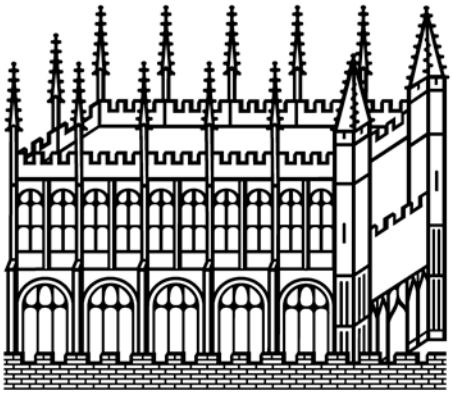


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

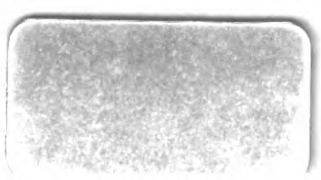
For more information see:

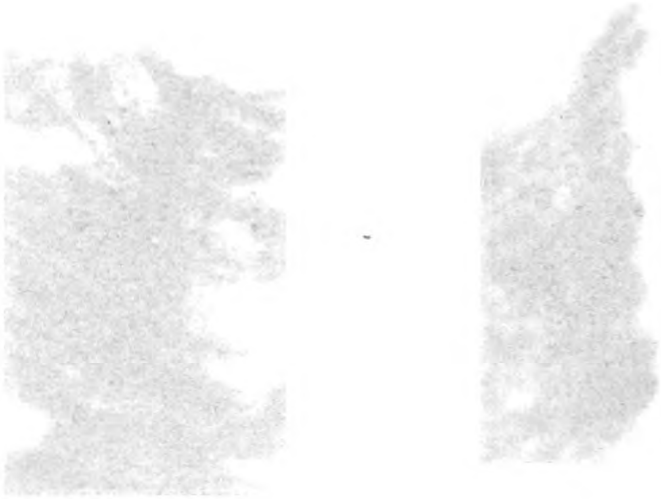
http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

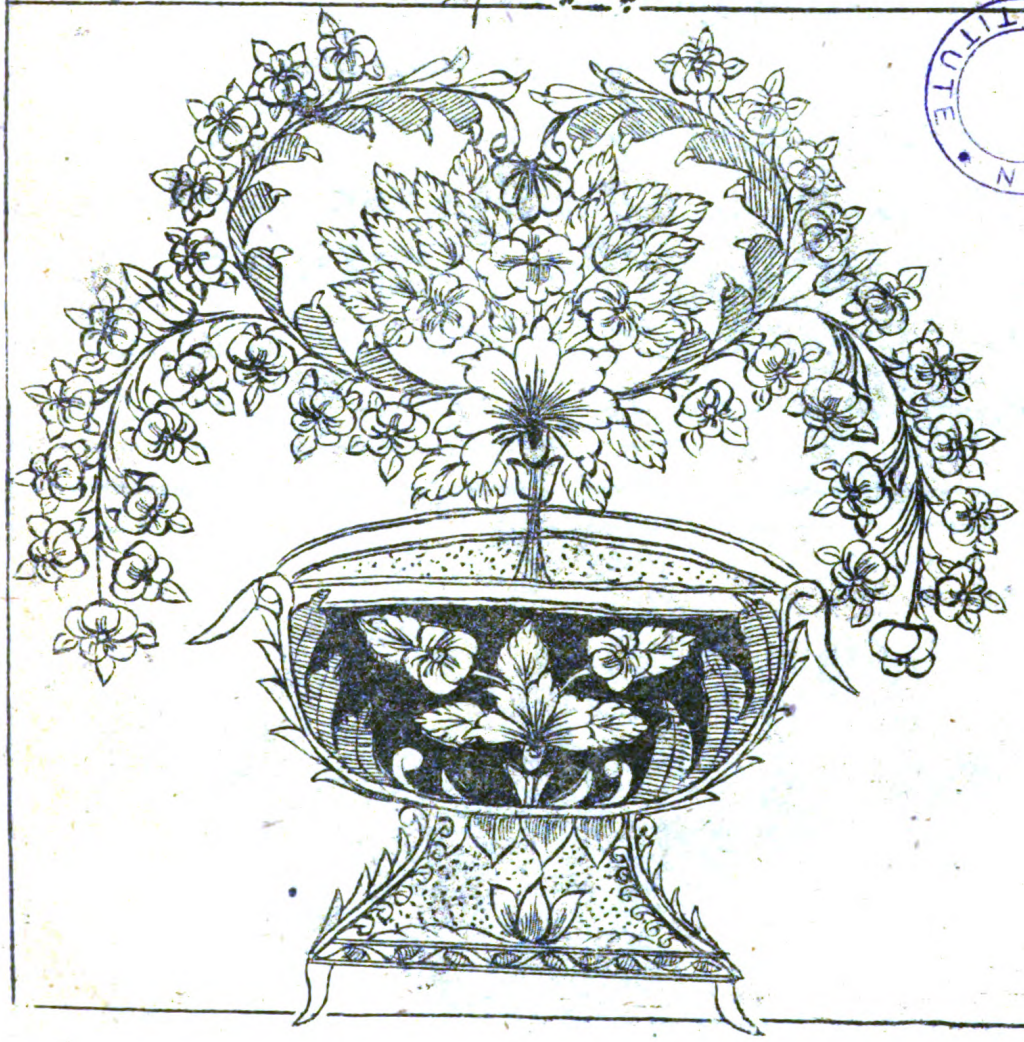






خاتمۃ الطبع اگرچہ ہر فسانہ کا رنگ جداگانہ ہی + اور لذت سخن سرائی ہر سخنور کا ڈھنگ سوہانہ ہے ہر ایک نے اپنی اپنی قوت سخنوری کا ظہور دکھایا ہی + نونہالان مضامین سخن سنجی کا ایک باغ کھلایا ہی + مگر جو یہ مثنوی سحر البیان معروف بہ **مثنوی میر حسن** ہی جسکو شاعر نازک خیال سخنگوی شیرین مقال سرگروہ شعرا زمن **میر حسن** دہلوی نے زمانہ نواب صف الدولہ بہادر مین قصہ بدر منیر کو تصنیف فرما کر پیشکش کیا آج تک کوئی مثنوی اردو بندش کی اس خوبی و لطافت کے ساتھ تصنیف نہین ہوئی جیسا کہ خود شعر حضرت مصنف کا ہی شعر جو منصف سنینگے کہینگے سبھی + نہ ایسی ہوئی ہی نہو گی کبھی + اگرچہ یہ مثنوی بہت مطابع ہندوستان مین طبع ہو چکی ہے اور اس مطبع اودھ اخبار مین بھی کئی بار چھپی پر اس مرتبہ حسب اصرار و خواہش شائقین ہر ایک موقع اور محل فسانہ مین تصاویر حسب احوال عمدہ طور سے بنوا کر مرتب ہوئی اور تائید ایزدی سے اس صورت زیبا کے ساتھ مقام کانپور باہتمام جامع ستودہ خصال لالہ لشمیشر دیال مطبع نامی منشی نول کشور مین بماہ نومبر سنہ ۱۸۷۲ع مطابق ماہ ذالحجہ سنہ ۱۲۹۹ ہجری چھپکر حمائل گلوی مشتاقان ہوئی

اللہ تعالی پسندیدہ عالم فرماوے بمنہ وکرمہ



INDIAN INSTITUTE

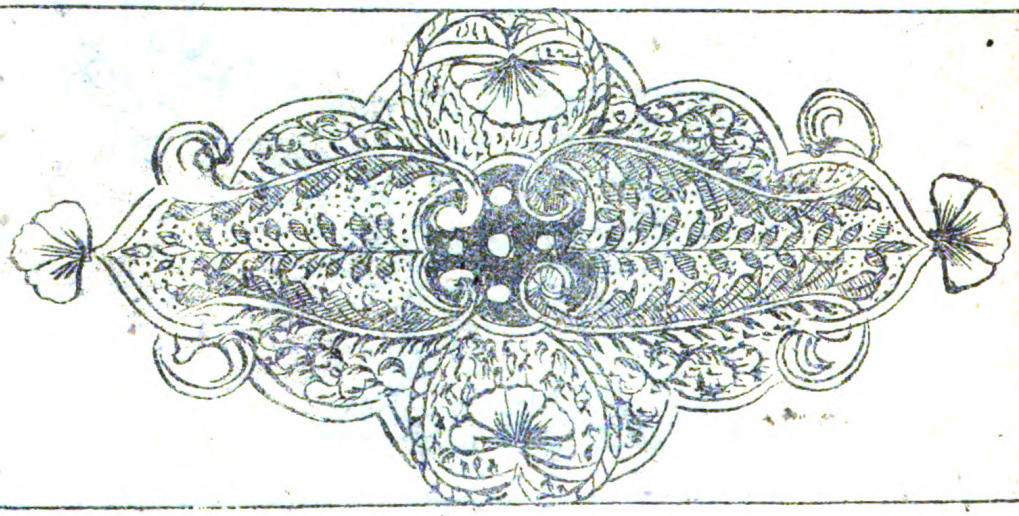
آغاز حال مصنف

آب و رنگ گلستان سخن میر حسن طبقۂ سادات عظام سے اور تحصیل علم اور فن شعر کی اوسکے خاندان مین قدیم الایام سے ہی چنانچہ مقبول الکونین میر غلام حسین ضاحک والد اس بزرگوار نے عربی مین شرح ملا مک اور فارسی مین استعداد تمام بہم پہونچائی تھی اور شعر فارسی اور ہندی اور ظرافت طبعی مین بھی کہ تخلص سے ظاہر ہی اوسے کمال رسائی تھی چنانچہ یہ رباعی فارسی نمایش شاہد استعداد اوس اوستاد کے لیے آرسی ہی رباعی

فریاد دلا کہ غمگساران رفتند	سیمین بدنان و گلعذاران رفتند	چون بو گل آمدند بر باد سوار	بر خاک چو قطرہ ہای باران رفتند

اور دادائی اسکے بھی بامداد الٰہی خوب علاوہ حاجی ہونے کے فضیلت مین خوب اودی اور اجداد اور امجاد اوس اوستاد نے انقلاب زمانہ اور مقتضاے آب و دانہ سے ملک ہرات مسکن قدیم اپنا چھوڑکر پرانی دہلی مین بود و باش اختیار کی چنانچہ مصنف اوسی دہلی مین پیدا ہوا اور عہد طفلی سے شعر گوئی پر شیدا ہوا پہلے شاہجہان آباد مین مصلح غزل کے میر درد صاحب تھے اور آخر مین بعد بربادی سلطنت اوس شہر کے کہ مصنف مع والد بزرگوار فیض آباد مین آکر آباد ہوا میرزا ضیاء الدین ضیا اصلاح دیتے تھے کبھی میرزا رفیع السودا سے بھی کہ ضیا اونکے ہم مشق تھے شورے کا اتفاق ہوا پھر تو رفتہ رفتہ غزل اور قصیدہ اور مثنوی بلکہ تمام اقسام سخنوری مین شہرۂ آفاق ہوا قصہ صلۂ مثنوی کا کہ نواب آصف الدولہ مرحوم نے ایک دوشالہ بلبوس خاص عنایت فرمایا تھا نزدیک و دور مشہور ہی سبحان اللہ ایسا ابر کرم پاکر سرسبزی نخل امید سے نہال نہونا فقط قسمت کا قصور ہی المختصر عہد آصفی مین اوس سلیمان اقالیم سخندانی نے بیچ غرۂ محرم سنہ ۱۲۱۳ ہجری کی سرای فانی سے رستہ ملک جاودانی کا لیا اور اوس گنج معانی کو عقب باغ نواب قائم علیخان بہادر واقع محلہ مفتی گنج من محلات بیت السلطنت لکھنو مین مدفون کیا والحمد للہ العزیز الملک العلام والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ الکرام واصحابہ العظام

تمت



وہ ماں جو بیٹے کو لگ کر گلے — یہ روئی کہ آنسو کی نالی چلے — بہوا در بیٹے کو چھاتی لگا — وہ دونوں کی دو ہاتھ سے بلا

ہوئی جان اور جی سے اوسپر نثار — پیا پانی اون دونوں پر وار وار — جگر پر جو تھے درد اور غم کے داغ — بجھے وصل سے ہجر کے وہ چراغ

سب آ اسمیں رہنے لگے مل ملا — پھر آئی چمن میں وہ گل کھل کھلا — وہ آنکھیں جو اندھی تھیں روشن ہوئیں — زمینیں جو تھیں رشک گلشن ہوئیں

زبس بار پایا ان کو بھی سہرے کا چاہ — دوبارہ اونھوں نے کیا اوسکا بیاہ — لکھوں گر میں اوس بیاہ کی دھوم دھام — تو پھر یہ کہانی نہو وے تمام

بنا اونکی تقدیر کا جو بناؤ — لگا اونھوں نے یہ سب دل کا چاؤ — وہ جیسی کہ اوس باغ میں تھی خزاں — بسے آکے پھر اوس میں سب گلرخاں

محل میں عجائب ہوئے مجرے — وہ مرجھا گل پھر ہوئے لہلہے — ہوا شہر پر فضل پروردگار — وہی شاہزادہ وہی شہریار

وہی گ اور وہ ہی چرچے تمام — وہی نازو انداز کی اپنے کام — وہی بلبلیں اور وہی بوستان — شگفتہ گل و مجمع دوستان

اونھوں نے جہاں میں پھر ایسے دن — ہماری تمھاری پھریں ویسے دن — ملیں سب کے بچھڑے ہوئے آشنا — بحق محمد علیہ السلام

ہوئی جیسے وہ شاد ہوں شاد ہم — رہیں شہر میں اپنے آباد ہم — رہے شاد نواب عالیجناب — کہ ہی آصف الدولہ جسکا خطاب

خوشی اوسکی ہی سرو باغ مراد — رہے روشن اوسکا چراغ مراد — بحق حسین و بحق حسن — رہوں شاد میں بھی غلام حسن

کرو انصاف داد کی ہی یہ جا — کہ دریا سخن کا دیا ہی بہا — زبس عمر کی اس کہانی میں صرف — تب ایسی یہ نکلی ہیں موتی سے حرف

جوانی میں جب بنگیا ہو نمیں سیر — تب ایسی ہوئے ہیں سخن دل پذیر — نہیں مثنوی ہی یہ اک پھلجھڑی — مسلسل ہی موتی کی گویا لڑی

نئی طرز ہی اور نئی ہی زبان — نہیں مثنوی ہی یہ سحر البیان — رہیگا جہاں میں مرا اس سے نام — کہ ہی یادگار جہان یہ کلام

ہر اک بات پر زور کو میں نے خوب کیا — تب اسطرح رنگین یہ مضمون کیا — اگر واقعی غور تک کیجیے — صلہ اسکا کم ہی جو کچھ دیجیے

غرض جسنے اسکو سنا یہ کہا — حسن آفرین مرحبا مرحبا — جو منصف سنیگے کہینگے یہی — نہ ایسی ہوئی ہی نہو گی کبھی

مری ایک مشفق ہیں مرزا قتیل — کہ ہیں شاہراہ سخن کے دلیل — سنی مثنوی جب یہ مجسی تمام — دیا اسکی تاریخ کو انتظام

دبس شعر کہتے ہیں وہ فارسی — اونھوں نے شتابی اوٹھا کر قلم — یہ تاریخ کی فارسی میں رقم

تاریخ طبعزاد مرزا قتیل

بر تفتیش تاریخ این مثنوی — کہ گفتش حسن شاعر دلہوی — زدم غوطہ در بحر فکر رسا — کہ آرم بکف گوہر مدعا

بگوشم ز ہاتف رسید این ندا — برین مثنوی باد ہر دل فدا — ۱۱۹۹ھ

تاریخ طبعزاد مصحفی

میان مصحفی کو جو بھایا یہ طور — اونھوں نے بھی کر فکر از راہ غور — کہی اسکی تاریخ یوں بر محل — یہ تبخانہ چین ہی بے بدل — ۱۱۹۹ھ

تاریخ فخر الدین باہر کی

سنی جب باہر نے یہ مثنوی — تو محظوظ ہو فکر تاریخ کی — یہ مصرع پڑھا دل میں کر فرح — ہی اس مثنوی کی یہ نادر طرح

خبر یہ ہوئی جیکہ ماں باپ کو — کیا گم اونھوں نے وہیں آپ کو — بس دل تو تھا یاس ہی سے بھرا — یہ سن ہاتھ اور پا گئی تھرتھرا

لگے رونے آپسمیں زار و زار — کہا ہائے ہمکو نہیں اعتبار — ملا ویسے ہمسے ہمارا حبیب — یہ دشمن نہیں اپنے ایسی نصیب

یہ ہوگا کوئی دشمن ملک و مال — سو ہمیں آپ ہی ہوئے ان گرفتار حال — کوئی اسکا وارث تو آخر نہیں — وہی لیکے جاوے یہ جھگڑا کہیں

کہا سب نے صاحب چلو تو سہی — یہ بیٹا تمہارا وہی ہے وہی — اگر سنا جیکہ بیٹے کا مارا گیا — چلا پھر تو روتا ہوا آنگے پاؤں

وہ آتا تھا جیسے کہ بیٹا اودھر — پڑی باپ پر جو یکایک نظر — چلا سکے بل بے تحمل جہان — گرا پاؤں پر کہکے یہ باپ سے

خدا نے دکھائے قدم آپکے — سنی یہ صدا جو ہیں اس ماہ کی — تو اس غم رسیدہ نے آکر وہی

تصویر بیطیر کی باپ کے قدم پر گرنیکی



اوٹھا سر قدم پر سے چھاتی لگا — لپٹ کی گھڑی نو فلک خوب سا — کہے تو کہ آنسو کا لشکر چلا

ملے پھر تو آپسمیں وہ خوب سے — کہ یوسف ملے جیسے یعقوب سے — یہ گل کر کھلے اور وہ بلبل کھلے

ہوئی شاد و خرم صغیر و کبیر — چلے لیکے نذریں امیر و وزیر — نئے سر سے آباد بستی ہوئی

بڑی دھوم سے اور بڑی آن سے — بجاتی ہوئی نوبتیں شان سے — ہوئی جا کی داخل اودھی باغ میں

زنانی سواری اوتر وا کے ساتھ — پکڑ اوس گل نوشگفتہ کا ہاتھ — لیے ساتھ اپنے وہ غنچہ دہان

کہ اتنے میں آگے نظر جو پڑی — تو دیکھا کہ ہے راہ میں ان کھڑی — گرا اس کے پاؤں پہ بے اختیار

چنائی نبات اوسکو اس گھات سے — کہ ڈبکا دیا ہر گھڑی بات سے
اوٹھائی ڈولی اوسکی آنکھوں سے یون — کریں نوش بادام شیریں کو جون
گھر سے اوٹھائی ڈولی اسطرح — کہ ہان ہون نہین کی نہین جسطرح
یہ ظاہر کی تکرار تھی بار بار — وگرنہ دل اوس پاس نہ تھا شاد
وہ سب ہو چکی جبکہ رسم و رسوم — سوار یکی ہونے لگی پھر تو دھوم
کھڑے سبکا لاچار منہ دیکھنا — کہ یارب یہ کیا ہے جہان بیٹھنا
نکلتے وہ جانا محل سے جہیز — کہ جون چشم سے اشک ہو موج خیز
وہ جو درد مندی سے ہین آشنا — وہ شادی کا لیتے ہین غم سے مزا
چلے لیکے چندول صندل کہار — کیا دو طرف سے زر و سیم نثار
ادھر اور ادھر اہی سہرا کو تھیر — وہ اک چاند سا منہ دکھا بیٹھیر
دکھاتا ہوا حشمت و عظم و شان — لیے ساتھ ساتھ اپنی نوبت نشان
پھر اگھر کو اپنے قدم باقدم — سواری لگا گھر مین ہونے فراہم
ہوئی وہ جو ہوتی ہی رسم و رسوم — کہ ظاہر مین تھی یہ بھی درکار دھوم
وہ نجم النسا تھی جو رخت و زیور — کیا اوسکے والد نے بیطیر
سو مین تجھسے کہتا ہون اک التجا — کہ تو اوسکو فرزند مین اپنی لا
پریزاد تھا وہ جو فیروز شاہ — دیا اوسکو نجم النسا سے بیاہ
وہی سب تجمل وہی سب رسوم — ہوئی تھی جو کچھ بیاہ مین دھوم دھام
اوسیطرح اوسکو بیاہا غرض — جو کچھ قول تھا سو نباہا غرض
ہوئین متصل یہ جو دو شادیان — بسین ایک جا چار آبادیان
خوشی سے لیے عزت و حال و مال — چلے شہر کو اپنے وہ حال حال
رضا اون سے لیکر اوسی آن مین — گئے شاد و خرم پرستان مین
تمام اس غم سے مت ہو جیو سنیئے ریش — کہ ہم تم سے ملتے رہینگے ہمیشہ

زبس دل تو تھا اوسکا ہر جا پھنسا — سبھی جا سے اوسنے چپکی کر لی
وہ مصری کی مٹی سے اوٹھائی ڈلی — ڈلی وہ جو ہونٹونکی تھی لب تلی
نہین اور ہان کا عجب غل پڑا — ذرا پالون پڑکے اوٹھا دی اڑا
کہ باتین وہ مصری کی لیان ہونگی مین — عجب طرح کی رنگ رلیان ہونگی مین
وہ دولھن کی خصمت وہ رونیکا وقت — سحر کا وہ ہونا وہ ٹونیکا وقت
وہ ماں باپ کا اور رونا جدا — وہ دولھن کا رو رو کے ہونا جدا
کہ جانا ہی اکدن یونہین جان کو — یہان موت ہی اہل عرفان کو
بٹھایا محافی مین آخر کو لا — وہ دولھا نے دولھن کو گود مین لیا
سو موتی اوسنھون نے نچھاور کیے — کھڑی تھے جو ان چشم کو زر کیے
کہ جون صبح ہووے بلند آفتاب — سوار اپنے گھوڑی پہ ہو کر شتاب
اور آگے وہ خورشید عالم پناہ — وہ پیچھے تو چندول مین شمع ماہ
ڈرا یہان اوسکی تھی عقل و گہ — غرض اسطرح جب دولھن کو لیا
پریزاد کا بیاہ چوتھی کے ساتھ — اوٹھایا اوسی دھوم مین لگتے ہاتھ
مرا بھائی ہی یک فیروز شاہ — کہا باپ کو اوسکے اے خیر خواہ
کیا حال پیارے پہ بند اوسنے — غرض ہر طرح کر رضامند اوسنے
اوسی شان سے اور اوسی فوج سے — اوسی دھوم سے اور اوسی فوج سے
برابر رہی چہل دن رات مین — وقیقہ نچھوڑا کسی بات مین
برآئے دلون کے مطالب تمام — خدا رات لایا اوسنھون کی جو کام
وہ آشفتہ بلبل چمن کو پھرے — بھرے دن تو اپنے وطن کو پھرے
فلک پر سے ہو مثل خورشید دنگ — وہ نجم النسا اور وہ فیروز شاہ
کہ گو تم اودھر اور ہم ادھر گئے — یہ اقرار چلتے ہوئے کر گئے
یہ ادھر لیے اپنا لشکر چلے — تسلی وہ دیکر اودھر کو چلے

اور شان بیطیر کی بدر منیر کو اپنے وطن لیجانے اور مان باپ سے ملاقات کرنے مین

پلا ساقیا آخری ایک جام — کہ ہوتی ہی اب یہ کہانی تمام
کیا جبکہ خلعت نے فتنیش حال — اور آنکھ اوسنے دیکھا وہ بدر کمال
وہ نزدیک پہونچے جب اوس شہر کے — پڑا شہر مین یک بیک یہ غل
کیا پاس جا خیمہ اک نہر کے — کہ غائب ہوا تھا سو آیا وہ گل

تماشا ہونکی یہ کثرت کہ بس — ملی ایک سے ایک بیش و پس — دو زانو زری پوش بیٹھی تمام — شراب خوشی کی کیے دو تن جام
وہ دولھا کا مسند پہ جا بیٹھنا — برابر رفیقون کا آ بیٹھنا — طوائف کا اوٹھانا اک انداز سے — دکھانی وہ آصورتین ناز سے
کرون راگ اور ناچ کا کیا بیان — قدیمی کسی قسط کا سا سمان — وہ ارباب عشرت کا آسمین مل — جمانا کھڑے راگ کا وہ کنول
وہ امین کی تانین ادھر اور ادھر — ملے سُر طنبورون کے بایکدگر — اور اس صف سے اک چھوکری نکل — جتانا ہنر اپنا پہلے پہل
اوٹھانا وہ ٹھوکر کو دہی دو تال — وہ بوٹا سا قد اور کمر کی چال — کبھی پرلونکی دکھاتی ادا — کہ جون لوٹکر ہو وہی بجلی ہوا
کبھی گت پھری نا جنا دو تین — کہ تیور اکے عاشق گرمی سوں چین — ادھر کی تو یہ گت وراد سکا یہ بھاؤ — ادھر اوٹ مین نایکہ کا بناؤ
کھڑے ہو کی دو گھونٹ جھک کو دی — چپا پان اور رنگ ہونٹونپہ دے — انگوٹھی کی دی سامنے آرسی — وہ صورت کو دیکھ اپنی گلزار سی
اولٹ آستین اور مہر کا چاک — بنا کنگھی اور کر کو ابرو درست — جھٹک دامن اور ہو کی چالاک و چست
دوپٹی کو سر پر اولٹ اور سنبھل — یکایک وہ صف چیر آنا نکل — پکڑ کان اوگھونگر و نکوا وٹھا — پہن پانو مین اپنی سر سے چھوا
ادھر اور ادھر رکھی کاندھی پہ ہاتھ — چلی نازچی آنا سنگت کے ساتھ — فتح چند کی ہاتھ کی مروٹ ایک — لجائی ہوئی چاندسی صورت ایک
کبھی ناچنا اور گانا کبھی — رجھانا کبھی اور بتانا کبھی — خوش آوازیون سے وہ گانا خیال — دکھانا ہر اک دم مین اپنا کمال
وہ شادی کی مجلس وہ گانیکا رنگ — وہ جی کی خوشی اور وہ دل کی ترنگ — وہ پھولونکی گہنے کناری کی ہار — وہ بیٹھی ہوئی رنڈیونکی قطار
وہ بیڑونکے بیتے پڑی ہر طرف — غم دل جسے دیکھ ہو برطرف — ادھر کا تو یہ رنگ تھا اور یہ راگ — محل مین ادھر تو ڑیان اور سہاگ
وہ گھر بیسی شادی مبارک وہ دھول — وہ ٹونی علونی وہ میٹھے سی بول — اوترنے کی وان سد ھنونکی کھین — کھلین پھول جیسے چمن در چمن
گلے مین پہنانا وہ سہنس ہنسکے ہار — شاست پھولونکی چھڑیونکی مار — وہ آپسکی رسمین وہ آپسکے چاؤ — وہ آپسکی رسمین وہ آپسکے چاؤ
قہاقہی ہنسی شور و غل تالیان — سہانی سہانی نئی گالیان — غرض کیا لکھون تا مجھین نہین — نہ دیکھیگا عالم کوئی یہ کہین

داستان نکاح ہونا منیظیر کا ساتھ بدر منیر کے اور شادی بحم النسا کی پریزادی اور رخصت ہوا اسمین

چھکایون نشے مین بہت سا پلایا — مجھے بد بے اب مے کے شربت پلا — کسی پر نہ ایسا ہو جو بار ہون — کہ پھر مین گلے کا تری ہار ہون
ہوا جب نکاح اور پٹے ہار پان — پلا سبکو شربت دیی ہار پان — اوٹھا پھر تو نوشاہ بعد از نکاح — محل مین بلانے کی ٹھہری صلاح
چلایون وہ دولھا دولھن کو طرف — اوڑی جیسے بلبل چمن کیطرف — وہانتک پہونچتے ہوی کیا کہون — ہوئی دل لگی لاکھ بہر شگون
ہوا لیکن اوسوقت دونا مزا — کہ دولھا دولھن جب ہوی ایکجا — عروسی وہ گہنا وہ سوہا لباس — وہ منہدی سہانی وہ پھولونکی باس
ملا سرخ جوڑی پہ عطر سہاگ — کھلے ملکی آپسمین دونو کی بھاگ — دکھا مصحف اور آرسی کو نکال — دھرا بیچمین سر پہ آنچل کو ڈال
تھا وصل اسطرح کا دھیا نمین — خدا ہی کیا آن کی آن مین — عجب قدرت حق نمایان ہوئی — جسے آرسی دیکھ حیران ہوئی
وہ جلوہ یکا ہونا وہ شادی کی دھوم — وہ آپسمین دولھا دولھن کی سوم — کسینے پسائی سر و بنج آن کر — کوئی گالیان دے گئی جانکر
سہاگا گئی کان کو کوئی لگا — گئی کوئی دولھن کی جوتی چھپا — وہ شیرین جو بیٹھی تھی شیرین بنی — نبات اوسکی چینی بنی کو بنی

داستان بے نظیر اور بدر منیر کے بیاہ کی اور اوسکے تجمل مین

ہوئین برطرف سب دل آزردیان — لگین ہونے شادی کی طیاریان
بلا شگفتیون کو بتا سال و سن — مقرر کیا نیک ساعت کا اون
کدھر ہے تو اے ساقی گلبدن — کہ آوین لیے اپنے سب ساز کو
وہ اسباب شادی کا تیار ہو — چڑھا بیاہ ہینے وہ مہ شب فروز
محل سے نکل جب ہوا وہ سوار — کہ باہر ہے تقریر سے یہ بیان
وہ دولھا کے اوٹھتے ہی اک غل پڑا — کوئی ہاتھیونکو بھانے لگا
لگا کہنے کوئی ادھر آئیو — نہ لانے پہ میانے کے مارا کہین
کوئی پالکی مین چلا ہو سوار — کوئی مانگے تانگے پہ بیٹھا کہین
سپاہ اور قضیے کھڑے کرنے لگے — گرجنا وہ ڈھوسونکا مانند رعد
وہ شہنائیونکی سہانی دھنین — اور اہل نشاط اونپہ جلوہ کنان
وہ طبلونکا بجنا اور اونکی صدا — وہ موتی کا سہرہ جواہر نگار
ٹھسک کر وہ گھوڑونکا چلنا سنبھل — کہ ہو سبز مینا جنھونپر نثار
دو رستہ جو روشن چراغان سے — پڑھے شعر نوری کی دیوان سے
چراغون کے تر پہ لیے جا بجا — کوئی دال موٹھ اور سلونے کوئی
تماشائیونکا جدا اک ہجوم — گرجنا وہ ڈھوسونکا دونکو نکے ساتھ
براتی ادھر اور ادھر خوب رو — کہ تا چرخ پہونچی صدا اونکی چیر
وہ آرایش اور گل کی نمک — کہی تو کہ تنکے کی اوجھل پہاڑ
دو رستہ برابر برابر وہ تخت — کھلے جسطرح لالہ نور باغ
جہانتک نظر آدمی اونکی قطار — ستارونکا پھٹنا پٹاخونکا شور
اوڑایا ستارونکو جو آگ نے — ہر اک رنگ کی جس سے دونی بہار
دھوان چھپ گیا نور مین نور ہو — کہ جون نور کی مشتعل ہون بہار
زری پوش سر دار سب یکدگر — زمین و زمان بھر گیا نور سے
جب آئی وہ دولھن کے گھر برات — دھری نخلخے گرد عنبر سرشت
کھڑی بادلونکے وہ خیمے بلند — تمامی کی عالم کا چوکور فرش
بلورین دھرے شمعدان بیشمار — دھرے ہر طرف جھاڑ بلورکے

بلا مطربان خوش آواز کو — کہ آوین لیے اپنے سب ساز کو
بڑی خواہشونسے جب آیا وہ رن — چڑھا بیاہ ہینے وہ مہ شب فروز
کروں اوس تجمل کو کیونکر عیان — کہ باہر ہے تقریر سے یہ بیان
کوئی دوڑ گھوڑونکو لانے لگا — کوئی ہاتھیونکو بھانے لگا
کسینے کسیکو پکارا کہین — نہ لانے پہ میانے کے مارا کہین
جو کثرت مین دیکھا کہ گاڑی نہین — کوئی مانگے تانگے پہ بیٹھا کہین
سواروں کے گھوڑے بھڑکنے لگے — گرجنا وہ ڈھوسونکا مانند رعد
جنھین گوش سہرہ مفصل سنین — ہزارون تمامی کی تخت روان
یہ گانا کہ اچھا بنا لاڈلا — وہ نوشہ کا گھوڑی پہ ہونا سوار
ہما کی وہ دونون طرف مور چھل — وہ فانوسین آگے زمردنگار
پتنگے خوشی سے غزلخوان ہوے — ہوا دل جو روشن چراغان سے
اور اونمین وہ بازاریونکی صدا — کوئی پان بیچے کھلونے کوئی
پتنگے گرین جون چراغ پہ چھوم — کھڑکنا وہ نوبت کا باجونکے ساتھ
وہ آواز قرنا اور آواز بوق — وہ کاکی پیادے اور اونکی نفیر
وہ ہاتھی کہ دو دیو تھے جنگ کے — وہ ابر کی ٹٹی وہ مینے کی جھاڑ
کسی پر کنول اور کسی پر درخت — وہ رنگین دخت اور وہ شمع و چراغ
طلسمات کی سی ہوا ہر بہار — انارونکا دغنا بھچیے کا زور
تو ہاتھی لگی بن ہلے بھاگنے — وہ مہتاب کا چھوٹنا بار بار
سیاہی اوڑی شب کی کافور ہو — سراسر وہ ہر طرف مشعل کے جھاڑ
پھرین برق کیطرح ایدھر و ادھر — کہی تو کہ تردیک اور دور سے
کھلون و انکی عالم کی کیا تجھسے بات — ہوا اونکی صحبت کی رشک بہشت
کرین عالم نور جسکو پسند — عجب مسند اک جگمگی اور فرش
چڑھین مہم کی تیان چار چا — نئے رنگ کے اور نئے طور کے

حیا سے نہ کی بات تک کچھ کہا — ولے جی سے قربان اوسپر ہوا — وہ بن بھن کے آپسمین ہنسنے لگے — سمجھ راز دل اپنے کہنے لگے

خوشی سی ہوے بسکہ سرسبز دل — لگے سبزیان پینے آپسمین مل — ضیافت بہم ملکے کھانے لگے — وہ غم کھانے اونکے ٹھکانے لگے

چھپے عیش و عشرت وہ کر دیر سے — پہ غیرونکی چرچے سے ڈرتے رہے — اگرچہ ہر اک وصل سے شاد تھا — ولی ہجر کا غم اونھین یاد تھا

یہ ٹھہرا کہ نکلے وہ دو ماہرو — کہ اس بات کو کیجیے ایک سو — غضب ہے جو یونہین دو بار ارہین — چھپے کب تلک آشکارا رہین

سہی ہے یہ تکلیف آرام کو — یہ ناکامیان ورنہ کس کام کو — نصیب اسطرح سے جو یاری کرین — عیان کیون نہ ہم خواستگاری کرین

جب آپسمین یہ مشوری ہوگئے — ادھر اور ادھر ملکے دو دو گئے — وہ نجم النسا اور وہ بدر منیر — کچھ اک کر بہانہ وہ دونون مشیر

رہین گھر مین پھر جاکی مان پاکی — کہ دیکھینگے اب ہم قدم آپکے — نکل بے نظیر اور وہ فیروز شاہ — کسی شہر مین رکھکے فوج و سپاہ

کرا سباب سب سلطنت کا درست — پھر آئے اوسی جا پہ چالاک و چست — وہانکا جو تھا شاہ انجم سپاہ — جسے لوگ کہتے تھے مسعود شاہ

نامہ بھیجنا بے نظیر کا مسعود شاہ کو خواستگاری مین بدر منیر کی

کیا نامہ یون ایک دسکو رقم — کہ ای شاہ شاہان دای فخر جم

فریدون مثال و سکندر نژاد — مراد جہان و جہان مراد

جہان شجاعت زمان کرم — لی آئی ہین مجھکو مری یان نصیب

جواب نامہ بے نظیر کا ملک مسعود شاہ سے

نوازش سے اپنی کرم کیجیے — غلامی مین اپنی مجھے لیجیے — کہ وابستہ یو ہین ہین کار جہان

جہان پر ہی روشن کہ مین ماہ ہون — ہمیشہ سی ہی راہ و رسم شہان — کہ ہی نام میرا شہ بے نظیر

ملکزادہ ابن ملک شاہ ہون — ہر اک مجھسے واقف ہی برنا و پیر

بیان سب کیا ماضی و حال کا — تجمل لکھا فوج و اموال کا — جتا کر بہت عجز اور انکسار — لکھا یہ بھی اک حرف آخر کی بار

کہ جو ہو وے برعکس شرع شریف — وہ ہی اپنے مذہب مین اپنا حریف — اگر مانے خیر تو مانے — نہین آپ آیا ہمین جانیے

گیا یہ جو مسعود شہ کو پیام — سنا اور پڑھا خط کا مضمون تمام — سمجھ اسکا مضمون مسعود شاہ — کہ اتنی ہی فوج اور اتنی سپاہ

اگر جنگ ہو تو بڑی جنگ ہو — اور آخر یہی ہی زمانے کا حال — کہ پیوند ہوتے ہین باہم نہال

نہ تازی یہ کچھ رسم پیوند ہے — ہمیشہ سی عالم بروبند ہے

لکھا نامہ اوسکی یہ اک در جواب — پس از نعت احمد شہ انبیا

کہ عاقل کو نکتہ لگے ہی کتاب — نہین اپنے نزدیک ہم دور مین

کہ نامہ تمھارا جو سربستہ تھا — شریعت کی عالم مین مجبور ہین — نہین تنگ و بد پر تمھین اپنی غور

وہ راز نہان اپنے ہاتھون کھلا — ابھی گھر سی نکلے ہو لڑکون کے طور — وگرنہ گھمنڈ آپ کا کیا ہی یہ

اگر ہم کبھی اپنی دعوی پہ آئین — تمھاری فلک کو نہ خاطر مین لائین — کہ ہرگز بنرل نخواہد رسید

کسی پاس دولت یہ رہتی نہین — سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہین — ولے کیا کرین رسم دنیا ہی یہ

ترا بس ہمکو ہی پاس شرع رسول — سوا اسکے کرتی ہین ہم قبول — خلاف پیمبر کسے رہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

کہا اچھی سی تاریخ ٹھہرایئے — دیا حکم ہمنے تمھین آئیے — گیا ایلچی لیکے نامہ اودھر — اوڑی ہر طرف یہ خوشی کی خبر

سنی یہ جو نامی کی گفت و شنید — ہوئی شاہزادی کو گویا کہ عید — اوسیدن سے ہوئی لگا راگ و رنگ

عجب طرح سے زیست کرتا رہا — تری جان سے دور مرتا رہا — خدا ہی نے تجھسے ملایا مجھے — اوٹھا قبر سے پھر جلایا مجھے

دیا شاہزادی نے ور و جواب — کہ مین نے بھی اک شب یہ دیکھا تھا خواب — تری داغ کی دل مین جو بو گئی — مین اک رات روتی ہوئی سو گئی

تو کیا دیکھتی ہون کہ صحرا ہی ایک — اور اوس دشت و بر مین کوان سا ہی ایک — صدا اونسی آتی ہی بدر منیر — ادھر آ کہ یان قید ہی بے نظیر

مین ہر چند چاہا کرون تجھسے بات — ولی کی گئی وان نہ کچھ مجھسے بات — مری جان کو اوسطرف ڈھل گئی — اوسیدم مری آنکھ پھر کھل گئی

عجب اوسگھڑی مجھپہ گذری اتفاق — کہ دل اور جگر ہو گیا میرا شق — اوسیدن سے یہ حال ہیو نجامرا — کہ مرتی رہی نام لے لے ترا

نہ ہوتا تھا گو کوئی تیری خبر — ولی تھا تری غم سے دل کو اثر — گذرتا تھا واں تجھپہ جو صبح و شام — وہ اندھیر تھا مجھپہ روشن تمام

پہ کہتی مین کس سے یہ درد نہان — کہ اوس وقت کرتی تھی مین زیست کی — کہ اوس زیست کر نیسے مرتی تھی مین

اسی غم مین رہتی تھی لیل و نہار — کہ کیونکر ملاوے گا پروردگار — مری شکل پر رو کے نجم النسا — گئی اسطرح حال اپنا بنا

پھر آگے تو معلوم ہی تمکو سب — کہ ہم تم ملے پھر اوسیکے سبب — یہ اسنمین کہہ حال دل رو دیا — وہ کہنے کو سوئے تھے بس سو اوٹھے

جو باتی مین بچھڑی ہوی ایک جا — اوسمین بند باتو نمین آتی ہی کیا — پریزاد نجم النسا وان جدے — الگ اپنی باتو نمین مشغول تھے

کٹی رات حرف و حکایات مین — سحر ہو گئی بات کی بات مین — شب وصل کی جو سحر ہو گئی — تو سوتون کو گویا خبر ہو گئی

چھپا ماہ نے اپنے منہ پر نقاب — اوٹھا بستر خواب سے آفتاب — صبوحی کو اوٹھا ہی جیسے مدام — شراب شفق سے بھری اپنا جام

لیے روز کو ساتھ آنے لگا — وہ سو تو نکو شب کے جگانے لگا — ہوا چشم واجب وہ مژگان دراز — سپید و سیہ مین ہوا امتیاز

کیا عقدہ صبح اوسدم جو کھلا — نکل آئی ادھر اودھر سے وہ گل — اوٹھی جبکہ آپسمین گلفام وہ — گئی باری باری سے حمام وہ

دوبارہ کیا سب نے اپنا سنگار — چمن مین نئی سے آئی بہار — وہ جو گن ہوئی تھی جو نجم النسا — جمی گرد وہ اپنے تن کی چھڑا

نہا دھو کے نکلی عجب آن سے — کہ الماس نکلی ہی جون کان سے — نکل آئی بدلی سے جسطرح دھوپ

دلے آگ اوسنے لگائی یہ اور — کہ پوشاک کی سرخ لالی کی طور — لیا سرخ لاہی کا جوڑا پہن

تمامی کی سنجاف اوسپہ لگا — طلا کی طرح سے دیا دمکا — اوسی رنگ کے تھے سا کا سب لباس — تصور مین ہو سرخ جسکی قیاس

بھبھو کا ساتن اور منہ کی دمک — کہ جون شعلہ آتش ہی اوٹھی بھڑک — نکیلی وہ اوٹھی ہوئی چھاتیان — بھری پنی جوبن مین اندلاتیان

گلے کی صفائی وہ کرتی کا چاک — تراوٹ کی انگیا کسی ٹھیک ٹھاک — وہ کنچن سی دیہ سمین کچھ لیان لال لال — بھری رنگ سے قمقمے کی مثال

نلاہٹ وہ بھٹنی کی اوس سے نمود — کہ جون سرخ چہری پہ خال کبود — کیے تو لی اپنے منہ پر نقاب — شفق مین چھپے جون مہ و آفتاب

بنت گرد اوسکی یہ کیونکر پھرے — کہ وان گو کھرو لہر کھا کھا گری — وہ پاجامہ سبز کمخواب اور — دوپٹا بنارس کا سورج کی طور

جواہر سجا اپنی موقع سے نکل — ترشح مین ہو جیسے نمدہ گل — وہ کنگھی کھچی اور وہ ابرو کھچے — ہر اک آن مین اپنی ہر سو کھچے

کھچوی وہ چوٹی زری کا موباف — کہ جون بود کی بعد شعلہ ہو صاف — عروسانہ اوسنے کیا جو لباس — تو آئی لگی خون کی اوسمین باس

بنی جبکہ اس نگنہ رشک حور — چلی آئی فیروز شہ کے حضور — پریزاد تو قتل ہی ہو گیا — کہی تو کوئی جان سے کھو گیا

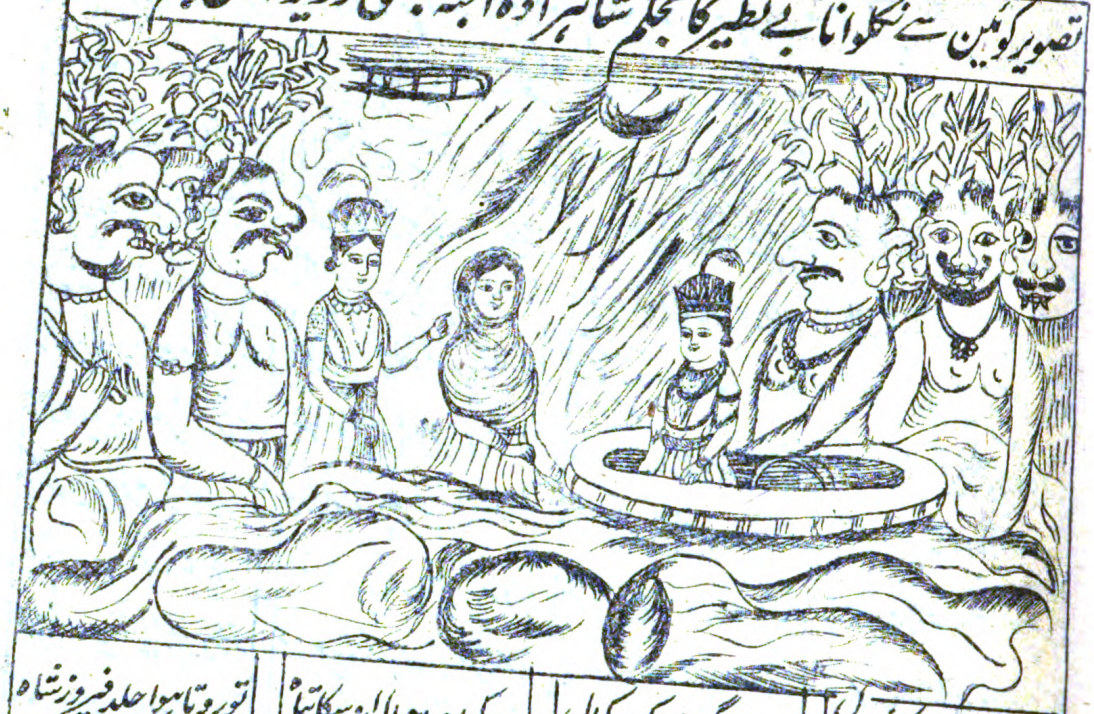
ذرا پوچھ لیجو تو اس بات کو — کہ وہ رو برو اوسکے ہو یا نہو — یہ سنکر شتابی گئی وہ نگار — لیا جا کی آہستہ اونکو پکار
چھپائے ہوی لا اٹھایا وہان — وہ خلوت کا جو تھا قدیمی مکان — پھر اوس سے یہ پوچھا کہ اے منظیم — کہے تو چلی آئے بدر منیر
کہا خیر ہی تجھکو رشک چمن — چھپے ہی کہین بھائی سی بھی بہن — مرا جان و مال اوسپہ قربان ہے — کہ اوسکے سبب سے مری جان ہے

داستان منظیر اور بدر منیر کے ملنے کی اور اوسکے باپ کو بیاہ کا رقعہ لکھنے مین

مری منہ سی ساقی ملا دی شراب — مجھے اس سے پردہ ہی کس بات کا — کہ ملتے ہین باہم مہ و آفتاب
یہ سن حسن کے باتین وہ پردہ نشین — چلی آئی واان نازنین سے نازنین — حیا سے پھر آکر جو بیٹھی وہ پاس — پھر آ گئے اوسکو ہوش و حواس
نظر سے نظر جو ملی ایک بار — کیے چشم نے لعل و گوہر نثار — اودھر چشم خونین اودھر چشم نم — اودسے اسکا غم اور اسے اوسکا غم
نہ وہ رنگ اوسکا نہ وہ اوسکا حال — تن زرد و زرد اور رخ لال لال — بہم وہ خزان دیدہ گلزار سے — ملے جیسے بیمار بیمار سے
عجب صحبت آپسمین اوسدم ہوئی — کہ ایسی کبھی صحبت بہت کم ہوئی — وہ نجم النسا اور وہ شہ وزر — حیا سے کیے اپنی نیچی نگاہ
سر شک محبت بہانے لگے — اس احوال پر حیف کھانے لگے — اور اک طرف کو شاہزادہ بٹھا — لگا رونے آنکھون پہ رکھکر رومال
وہ مجروح دل تھی جو بدر منیر — لگی کھینچنے اپنی آہون کے تیر — چھپا منہ کو اوس طرف سے نازنین — لگی کرنے تر دامن و آستین
پڑی غم کی باتین جو آدھ میان — یہ روئی کہ لگ لگ گئین ہچکیان — غرض دیر تک ملکر روتی رہے — جدائی کی داغونکو دھوتی رہے
رخ زرد پر اشک گلگون بہا — بہار و خزان کو کیا ایک جا — کلیجون پہ جو داغ تھی بیشمار — آنکھون سے اونکی دکھائی بہار
پھر آخر کو نجم النسا وہ شریر — لگی کہنے سنتی ہے بدر منیر — کیا چاہتی ہی تو اب قہر کیا — زیادہ نہ بن اپنی الفت حیا
مگر تیری خاطر یہ رویا ہی کم — کہ تو اور رو رو کی دیتی ہی غم — در اتن مین آنی دی اسکے تو ان — ابھی اسکو رونے کی طاقت کہان
یہ مردہ سا لائی ہو نمین اسلیے — کہ دیکھے سی تیری شتابی جیے — وہان مین نے اسکی نہین کی دوا — کہ ہے خانہ یار دار الشفا
نی آئی ہی اسکو محبت کی دھن — جیا ہی فقط تیری ملنے کی سن — اسے وصل کی اپنی دار و بلا — کسیطرح اس بیجان کو جلا
بس اب کچھ خوشی کی کرو گفتگو — خدا پھر نہ تکلوے رولائے کبھو — نہین خوشنما پاس آئے ہوئے — رہین وہ جنے منہ تھتھائے ہوئے
یہ سن ہنس پڑی سب وہ آپسمین مل — پڑین جسطرح پھول گلشن مین کھل — بہم پھر تو ہونے لگے اختلاط — اچنبی لگی دل سی عیش و نشاط
شب آدھی گئی جب تو خاصہ منگا — عجب چہل سی سب نے آپسمین مل — کیا نوش حسب تمنای دل
پھر آخر کو دو دو جدا ہو گئے — الگ خوابگاہونمین جا سو گئے — اوٹھاتی تھے جو جو کہ رنج و ملال — ہوی اس مزی مین وہ خواب و خیال
الگ ہو کے لیٹی جو وہ ماہرو — ہوئی لیٹے لیٹے عجب گفتگو — وہ گذرا ہوا یاد کر کر کی حال — لگے رونے آنکھونپہ دھر کر رومال
کہا شاہزادی نے احوال سب — کہ یون مین اندھیر مین دیا کیا — کنوئین مین جو گذرا تھا رنج و تعب — کنوئین مین تن اپنا ڈبویا کہا
نہ پہونچا کوئی میرا فریاد رس — وہ تاریک خانہ مرا گھر رہا — سدا میری چھاتی پہ پتھر رہا — نہ امید میری نہ وہ یاس تھی
محبت نے یہ چاشنی اور دی — کہ میرے تئین جیتے جی گور دی — زمین سے نکلنے کی کب آس تھی — فلک کے مجھے ہاتھ سے یاس تھی

اوتارا وہین لا درختو تمین تخت — دوبارہ کھلی اون بختو کی بخت — اکیلی اوتر وانسے آئی ادھر — لیے سوگ بیٹھی تھی وہ جدھر
یکایک جو آوہ قدم پر گری — تو جھجکی وہ شہزادی اور کچھ ڈری — پھر آخر جو دیکھا تو جوگن ہے یہ — مری درد غم کی پروگن ہے یہ
کہا میری نجم النسا تو ہی جان — ارے تیری صدقے مری مہربان — ہمین تیری ملنے کی لب آس تھی — کہ جیتے سے اپنی ہمین باس تھی
بہت اوسنے چاہا کہ ہووے کھڑی — کھڑی ہو تے ہو تے وہین گر پڑی — کہا بار غم سے افاقت نہین — ارے کیا کروں مجھ مین طاقت نہین
بلائین لگی لینے نجم النسا — لگی گرد پھرنے برنگ صبا — اوسے شاہزادی کا تھا حال یاد — جو دیکھا تو یان اوس سے کچھ ہی زیاد
نہ گھر کی وہ رونق نہ اوسکا جمال — گلون سے لگا دل تلک پائمال — پڑی سارے بید اشت دیوار و در — محل کو جو دیکھا تو ٹوٹا سا گھر
تھا صین جو تھین یان وہ نازنین — سو میلی کچیلی کہین کی کہین — نہ چوٹی گندھی اور نہ کنگھی درست — جو چالاک تھی بنگی وہ بھی سست
ہر اک اپنے عالم مین دیکھو تو دنگ — اوڑا رنگ چہرہ کا مثل طبنگ — نہ آپس کی چہلین نہ وہ چہچہے — نہ گانا بجانا نہ وہ قہقہے
غم آلودہ ہر ایک زار و نزار — نہ آرام جی کو نہ دل کو قرار — جو بیٹھین تو رونا جو اٹھین تو غم — غرض بیٹھتے اوٹھتے اوسپر ستم
چمن سارا ویران سا ہین پڑی — شجر گل کے اک جھاڑسی ہین کھڑی — جو خود ہی تو حیران و بیمار سی — کہ جون رنج و شیشے کی ہو آرسی
نہ تاب و توان اور نہ ہوش و حواس — یہ دیکھا اوسکا احوال نجم النسا — جلی شمع کیطرح آنسو بہا
ولیکن محل مین پڑی جب یہ دھوم — سنی ایک نے ایک سے یہ خبر — مبارک سلامت ہوئی ہر نگر
کوئی خیمے کیطرح کھلنے لگی — کوئی دوڑ کر اوس سے ملنے لگی — ٹکے کوئی صدقے کے لانے لگی — کوئی سر سے روئی چھوانے لگی
کوئی آئی باہر سے گھر سے کوئی — ادھر سے کوئی اور ادھر سے کوئی — حقیقت لگی پوچھنے آکوئی — لگی کرنے آپسمین چرچا کوئی
ہوا سر پہ اوسکے زبس ازدحام — لگی کرنے گھبرا کے سبکو سلام — کہا بیٹھو کل کھونگی مین حال — کہ اب وہ کی ماندگی ہے کمال
وہ انبوہ جب کچھ ہوا برطرف — تو پھر دیکھ نجم النسا کی طرف — کہا شاہزادی تو آتی نہین — ادھر اپنی تشریف لاتی نہین
چلو چلکے آرام تک کیجیے — کچھ اک قصہ کہنا ہی سن لیجیے — گئی جبکہ خلوت مین ہر مہ منیر — کہا مین لے آئی ترا بے نظیر
یہ سن ایکدم تو وہ غش کر گئی — کہے تو کہ حیرت مین آ مر گئی — تعجب سے پوچھا کہ سچ مچ ہے یہ — دیا چھیڑنے کو مری کچ ہے یہ
کہا مجھکو سوگند اس جان کی — غلط کہنے والی مین مہا بان کی — نشاط و خوشی کی خبر یک بیک — نہین منہ پہ کہہ بیٹھتی بید ٹھک
کہا کیونکہ لائی کہا اسطرح — وہ سب کہدیا حال تھا جسطرح — ترا قیدی جا کر چھڑا لائی ہون — اور اک اور بند ہوا اوڑا لائی ہون
کہا پھر وہ دونون کہان ہین کہا — درختو تمین اونکو رکھا ہی چھپا — عجب وقت مین ہین ہوئی تھی جدا — کہ دلبر کو تیرے دیا لا ملا
مگر ایک یہ آپڑی بے بسی — کہ مین تیری خاطر بلا مین پھنسی — سو اب ایک کو تو لے آتی ہون مین — ہوا دوسرے کو بتاتی ہون مین
یہ سن شاہزادی ہنسی کھلکھلا — کہا کیون اوڑاتی ہے نجم النسا — ارے ایک ہی تو بڑی قہر ہے — کہین تو ہی امرت کہین زہر ہے
چل اب چو چلے بس زیادہ نکر — اونہین جا کی جلدی لے آتو ادھر — بغیر از کسیکے رہی ہوگی تو — کہا پھر پرزاد کے روبرو
کہا وہ تو ایسا دوانہ نہین — وہ اس بات کو کیا کہیگا نہین — اگر دل مین کچھ تیرے وسواس ہے — نہین دور وہ بھی تری پاس ہے

تصویر کوئین سے نکلوانا بے نظیر کا بحکم شاہزادۂ اجنہ مسمی وزیرزادی نجم النسا



وہ ناخن جو تھا اوسکی مشکل ہاں
سو وہ ہو گئی بڑھکے بدر کمال

بٹھا تخت پر اپنے اوسکو وہاں
تو آیا وہ بیٹھی تھی جوگن جہاں

چل اب تو کہ مین اوسکو لایا یہاں
یہ سنتے ہی گھبرا کے بولی کہان

کہا چل کہان ہی بتا تو مجھے
ذرا اوسکی صورت دکھا تو مجھے

یہ کہہ اور لی ہاتھ مین اوسکا ہاتھ
تو آیا وہ جوگن کو واں ساتھ ساتھ

جسے ڈھونڈھتی تھی یہ سو یہ وہی وہی
کہا ہان ہے ہات وہی ہی وہی

کہ اس تخت کے گرد اک دم پھرون
بلائین مین دل کھولکر اسکی لون

کہا اوسنے تب اپنی جوتی دکھا
اری دیو تو کیون دوانہ ہوا

یہ وہ تخت کی گرد پھرنے لگی
بلا اوسکی دی لیکے گرنے لگی

وہ دیکھی جو نک آنکھ اوٹھا بینظیر
تو نجم النسا ہی یہ دخت وزیر

کہا تیری غم نے دوانہ کیا
کہ عالم سے اپنے بگانہ کیا

بیان حال دونون جو کرنے لگے
دُر اشک سے چشم بھرنے لگے

یہ حسن بینظیر اپنے دلسوز سے
لگا شاد ہونے اوسی روز سے

اوسی تخت پر بیٹھکر وہ اودھم
کہ تھا نقش مطلوب اونکا بہم

پڑھی حرف مطلب جو کچھ سوچکر
تو بی کسر بیٹھے مثلث کی گھر

یہ دیکھا جو احوال اوسکا تباہ
تو روتا ہوا جلد فیروزشاہ

رکھا تخت اک جا پہ اوسکا چھپا
کہا پھر یہ جاکر کہ نجم النسا

وہ انی تھی از بس وہ اوس نا ڈگی
نہ سرکی رہی سدھ نہ کچھ پا گئی

کہا رہ کی چلیو ذرا تھم رہو
کہ شادی بڑی ہی کہ مین غم نہو

گیا آپ اوس تخت پر بیٹھ اور
دکھایا اوسے اور کہا کر تو غور

یہ کہہ اور اوس تخت کی پاس آ
کہا اسی پر بیٹھ اور تو اوٹھ ذرا

کہا اوسنے ہنسکر بھلا دیکھ تو
تو اس بات پر میرے صدقے نہو

غرض وہ پریزاد نیچے اوتر
کھڑا ہو گیا تخت سے ہوا ودھر

گلے لگکے رونے لگی زار زار
کیا اپنے تن من کو اوسپر نثار

کہا تو کہان اور کہان یہ لباس
کہان تجھ ایسے لوگ

بغل کھولکر پھر تو اوسمین مل
وہ رویا کیے دیر تک متصل

کہی سرگذشت اوسنے اوسدم تمام
کہ اسطرح پہونچی ہو تم تخت تک

چلے دوسرے دن وہ نزدیک شام
چلے تخت پر بیٹھ اوپر کی راہ

وہان اوسکو لائی وہ دخت وزیر
وہان جوگن وہ فیروزشاہ اور وہ

مربع نشین تھی جو بدر منیر
وہان اوسکو لائی وہ دخت وزیر

وہ چوکی کے جو دیو تھے جابجا — لگا پوچھنے کسکی ہے یہ صدا — کہا ماہرخ کا ہی قیدی یہان — کوئین مین پڑتا ہی اک نوجوان

وہ تحقیق کر اور دوانکا بھید — اوڑا شہر کو اپنے دیو سفید — کیا جاکے فیروزشہ کو سلام — سن آیا جو کچھ تھا سنایا کلام

داستان پیغام بھیجنے مین فیروزشاہ کی ماہرخ کو

کہا میرا مجرا ہی اب لائیے — جو دینے کہا ہی سو دلوائیے

یہ معمول تھا دان کے انعام کا — جواہر کے اوسکو نیے پر لگا

یہ بھیجا پھر اوس ماہرخ کو پیام — بجھاتی ہی گھر مین تعشق جتا

تجھے باپ کو گر لکھون تیرا حال — یہی ہی کہ پھولونکون پرستان کو

ترا رنگ غیرت سے اوڑتا نہین — لگی رکھنے انسان پر تو نظر

بھلا چاہتی ہی تو اوسکو نکال — لیا نام اوسکا تو پھر تو نہین

گیا ماہرخ کو یہ فرمان جب — کہوا وسکو لیجاہی یانے کوئی

اگر اب مین لاگو ہون اوسکی کبھی — کہ اسکا پرستان مین چرچا نہو

مری باپ کو پھر نہو وے خبر — چلا اپنی گھر سے جہان تھا وہ چاہ

سر چاہ پر جب وہ پہونچا رفیق — کسیطرح چھاتی سی تھہر ٹلے

وہ پتھر جو تھا کوہ سا سنگ سام — تو اک نور چمکا شب ماہ سے

دیا پھینک وانسی اوسی شکل کا وہ — کہا اوس پریزادنی سکو یان

اندھر سی اوس چاہ کی اوسکا تین — کہ لیتی ہین بوسے سے جس نمط

نکالو امانت اسے اس نمط — سمجھیو اسے اپنی پتلی کا نور

داستان کوئین سے نکلنے مین منظیر کے

قدح بھر کے لا ساقی بے تمیز — مے لالہ گون سے دکھا لالہ زار

گلابی جھمکتی پلا دے مجھے — منازل کو اپنی پھر سے بر محل

کوئی دیو تھا وان سکندر نژاد — کہ فوارہ جون آبکو دی اوچھال

نی آیا وہ جون خضر سو گھات سے — کہ نکلا وہ سنبل سی مانند گل

اندھر سی نکلا وہ روشن بیان — کہ بیمار ہو نزع مین جسطرح

زبس اوپر آنی کا تھا اوسکو غم — گرا جیسے نکلے ہی تیلا کہین

نہ آنکھو نہین طاقت تن مین توان — وہ جوڑا جو تھا سبز نیلا ہوا

وہ سر مین جو تھا اوسکے سنبل کے بال — نتھا خون کا رنگ بھی درمیان

بدن سے رگونکی تھی اش ہب نمود — خزان دیدہ ہو جسطرح برگ گل

بلا سے اگر آن رہتی نہین — کہ اب بن کہے جان رہتی نہین — غرض ایکدن بات یہ ٹھان کر — لگا گھات پر اپنی وہ آن کر

تھا اوسگھڑی کوئی ایدھر اودھر — اکیلی پڑی اوسکو جوگن نظر — گرا پانون پر اوسکے بیاختیار

گرا اسطرح سے قدم پر جو وہ — تو کہنے لگی مسکرا اوسکو وہ — کہ ہی آج یہ کیا خلاف قیاس — گرا اتنا تو ہو کیون بے حواس

کسینے ترا دل ستایا کہین — ویا جی کو تیرے لبھایا کہین — مرے بیٹھنے سے اذیت ہوئی — کہ مہمانیونکی مصیبت ہوئی

فقیرون سے آسان نہ ہو تو خفا — اذیت مگر جسے پاتا ہے تو — کہ اب پانون پر پڑ اوٹھاتا ہی تو

لگا کہنے رو رو کے فیروز شاہ — کہ بس بس یہی تو کہو گی نہ واہ — یہ باتین نہین اب گوارا کہین

ستائی ہوی کو ستاتی ہو کیا — جلے دل کو ناحق جلاتی ہو کیا — ہوئین تم نہ واقف مرے حال سے — خدا مین ہا جان اور مال سے

تم اپنا سا مجھکو سمجھتی رہے — بھلا تمکو اب یاں کوئی کیا کہے — غرض اپنی عالم مین تم فرد ہو

کہا اوسنے کہ شتاب اپنا حال — کہ تو کیون گیا اسکو پاوٗ ٹپال — کہا تب پریزاد نے میر سے — کہانتک کہون از دل کو نہان

بھلا ہجر مین کب تلک ہو تحمل — غلامی مین اپنی مجھے کر قبول — جو میری کہانی سنے غور سے

مطالب اگر میری برلاوے تو — تو شاید مراد اپنی بھی پاوے تو — جو کچھ آپ سے ہو سجا لایئے

کہا اوسنے یہ ہی مری داستان — کہ شہر سراندیپ ہی اک مکان — کہ بیٹی ہی ایک اوسکی مانند ماہ

جہانمین ہی بدر منیر اوسکا نام — مین رہتی ہون خدمت مین اوسکی مدام — کہ فردوس کا ہی وہ چشم و چراغ

جدا باپ سے تھی وہ اوسجا مقیم — سدا سیر کرتی تھی بیخوف و بیم — ہمیشہ سی ہمراز تھی اور مشیر

جدا ایک دم اوس سے ہوتی نہ تھی — سلائی بغیر اوسکی سوتی نہ تھی — برنگ چمن رہتی تھی باغ باغ

کسیطرح کا غم نہ تھا دھیان مین — ترقی خوشی کی تھی ہر آن مین — کہ اک شخص مارد ہوا ایک رات

کہانتک کہون اوسکا قصہ تمام — نہ تھا آدمی نور کا تھا ظہور — گئے ایک دو نون وہ اوسپہ اوس شاہزادی کا دل

ولے عاشق اوسپر تھی کوئی پری — محبت مین تھی اوسکی وہ بھی بھری — کہین وانکی آنی کی سنکر خبر

ویا قید مین اوسکو ڈالا کہین — کہ مدت سے اوسکی خبر کچھ نہین — سو مین کھوج مین اوسکی جوگن ہوئی

پریزاد آپسمین تم ایک ہو — اگر تم ذرا کھوج اسکا کرو — تو شاید مدد سی تمھاری ملے

دل آباد ہو جی کو آرام ہو — تمھارا بھی اس کام مین کام ہو — کہا تب پریزاد نے ہاتھ لا

کہا پھر یہی کچھ نہین مین جبین — لگی ہنسکے کہنے نہین ری نہین — یہ سن قوم کوہ اپنی اوسنے بولا

کہ جاکو تو ڈھونڈھو کر و مت کہی — کہ ہی اک پرستان مین قید آدمی — جو تم مین سے لاویگا اوسکی خبر

یہ سن اپنے سردار کا وہ کلام — تجسس مین پھرنے لگی صبح و شام — ہوا ایک کا ناگہان وان گذر

وہ رونا جو تھا نالہ و آہ سے — تو کچھ اوسکو آئی صدا چاہ سے — کہا کچھ تو ملتا ہی یان سے سراغ — کہ آتی ہی یان بو سے گلزار باغ

ہوئے مین بیتاب اونگلیان تون دوان — کہ ہاتھون سے اوسکے ہوا دل روان — روان دوان کر دیا جان کو — رولایا ہر اک جن و انسان کو

ہوا حال پر اوسکا یہ کچھ تباہ — وہ عاشق جو تھا اوسکا فیروز شاہ — کبھی سامنے آکے کرتا نظر — کبھی دیکھتا چھپ کے ادھر اودھر

ستون کے کبھی اوٹ مین ہو کے وہ — کھڑا دیکھتا اوسکو رو رو کے وہ — کبھی ادھر اودھر سے پھر پھر کے آ — پیچھے اوسکے پھرنے کی لیتا بلا

وہ گو کچھ نہ سنتی نہ کہتی اوسے — کنکھیون سے پر دیکھ رہتی اوسے — نظر اوسکی جب آن پڑتی ادھر — تو یہ اور کی طرف کرتی نظر

اس آن و ادا پر وہ فیروز شاہ — دل و جان سے کرتا تھا ہر لحظہ — اگر کوئی جوگن کی کرتا ثنا — تو کھا رشک کہتا کہ پھر تجھکو کیا

غرض تھی یہ صحبت کہ مین کیا کہون — یہی دل تھا اوسکا کہ دیکھا کرون — بجی پہلی صحبت مین دل اسی مین — کہ غش کر گئی وہ جو تھی نازنین

سراہا پریزاد کے باپ نے — کہا کی دیا جوگی جی آپ نے — اسی طرح ہر شب کرم کیجیے — مری بزم رشک ارم کیجیے

مقدم ہمارا رچھانا کرو — ہمین اپنا معشوق جانا کرو — یہ گھر بار ہی آپ ہی کا تمام — ہوی آج سے ہم تمھارے غلام

تکلف کو موقوف کر دیجیے — جو کچھ تمکو درکار ہو لیجیے — کہا اوسنے مطلب نہین کچھ ہمین — تمھارا مبارک رہی گھر تمھین

کہان تم کہان ہم ہوا یہ سبب — یہ تھی بات سب آب و دانہ کے ہاتھ — یہ کہہ اٹھ سے اوٹھی وہ جوگن ادھر — دیا تھا جہان اوسنے رہنے کو گھر

لگی رہنے اوسمین شب و روز وہ — سمجھ تمھین کچھ کچھ دل افروز وہ — کہا اپنے جی سے کہ سنتا ہی جی — نہ گھبرائیو اپنے دل مین کبھی

یہ بنیم کہ تا کردگار جہان — وریں آشکارا چہ دارد نہان — غرض اسطرح اوسکا معمول تھا — کہ اوشا مرپریونکی خدمت مین جا

پہر رات تک ہنستی اور بولتی — ہر اک بات مین قند تھی گھولتی — بجانے مین سبکو رجھاتی تھی وہ — پہر کے بجے گھر مین آتی تھی وہ

وے کیا کہون حال فیروز شاہ — کہ تھی تن بدن اوسکی حالت تباہ — نہ دنیا کی اوسکو نہ دین کی خبر — اسیکے تصور مین شام و سحر

اوسی شمع کی گرد پھرنا اوسے — پتنگے کے مانند گرنا اوسے — وہین کاٹتی اوسکو اوقات سب — بہانے سے ہر کام کی روز و شب

اسیطرح اوقات کھونا اوسے — سدا بین سن سنکی رونا اوسے — ہر اک تان مین اوسکو لیتی لبھا — وہ جوگن بھی سو سو طرح کر ادا

ولی کچھ بھی پاتی جو حسن طلب — تو عاشق پہ غصہ وہ کرتی غضب — کبھی خوش کیا اور گیا گا دو اس — کبھی دور بیٹھی کبھی اوسکے پاس

کیا اوسنے پر دہ مین جب کچھ سوال — دوانہ کیا اوسکو باتون مین ٹال — کبھی تکتی نظرون سے گھائل کیا — کبھی میٹھی باتون سے مائل کیا

کبھی ٹیڑھی نظرون سے مارا اوسے — کبھی سیدھے دل سے پکارا اوسے — کبھی ہنسکے دیکھا ذرا خوش کیا — کبھی ہو کے غمگین ناخوش کیا

کبھی منہ چھپایا دکھایا کبھی — کبھی مارڈالا جلایا کبھی — لٹونمین کبھی دل کو لٹکا لیا — کبھی ساتھ باتون کے چھٹکا دیا

وہ ہر چند آنکھین دکھاتی رہی — یہ نظرون سے دل کو لبھاتی رہی — بچارا پریزاد وہ سادہ دل — ادائین یہ انسان کی متصل

اسیطرح مدت گئی جب اوسے — چڑھی گرمی عشق کی تب اوسے — نہ منہ پر وہ عالم رہا اور نہ نور — گئی تن مین دل ہو گیا چور چور

جگر خون ہو آنکھون سے آیا نکل — گیا دل سب اندر ہی اندر پگھل — یہ دی پردہ دل سے جی نے صدا — کہ ہی صبر کی اپنے بس انتہا

جو کہتا ہی اوس سے تو کہہ حال دل — کہ اب تنگ سے اپنا احوال دل — سنبھلتا ہی اب بھی ظالم سنبھل — نہین کوئی دم مین چلا مین نکل

ملا کر تو اب دست افسوس کو — پڑا رہ لیے ننگ و ناموس کو — یہ سن جی کا پیغام مجبور ہو — کہا اپنے نزدیک کو دور ہو

نظر کرکے حسن اوسکا غش آگیا — عشق کی عالم مین بس مر گیا — یہ سمجھا بناوٹ کا کچھ بھید ہے — لگا کہنے جوگی جی آویس ہے

پڑا تم پہ ایسا کہو کیا بجوگ — لیا واسطے کسکے تمنے یہ جوگ — کدھر سے تم آئے کہان جاوگے — دیا اپنی ہمپر بھی فرماوگے

وہ سمجھی کہ اسکا دل آیا ادھر — خس و خار ہے عشق ہمسن آگ ہے — سدا عشق اور حسن مین لاگ ہے

دلے راگ ہے اور راگنی ہوا — کہ دونون طرف آگ دی ہے لگا — کہا ہنسکے جوگن نے ہر بول ہر — جہان ہے تو آیا چلا جاو ادھر

کہا تب پریزاد نے واہ جی — بہت گرم ہین آپ اللہ جی — نہ روکھی ہو اتنی بھلا جاوگے — ذرا بین سنکر چلا جاوگے

کہا ہوسوی سے اپنے کہو — فقیرونکو چھیڑو نہ بیٹھے رہو — یہ دو دو لطیفے جو باہم ہوے — اسی لطف مین یہ تو بیدم ہوے

گیا بیٹھ آسامنے ریت مین — رہا کھیت یہ تو اوسی کھیت مین — نظر حسن پر گاہ گہ مین پر — سمرا پا دل اوس لعبت مین پر

رہا تن بدن کا نہ کچھ اوسکو ہوش — بنا گل وہ جوگن جو نقش پا چشم و گوش — ہوا غم مین جوگن کے یہ بھی اسیر

نہ سدھ بدھ کی لی اور لی راہ کی — جب آئی ذرا سدھ تو پھر آہ کی — یہ رویا کیا سامنے بیدھڑک

ادھر تان پر بین کی تھی بہا — وہ ہی اپنی کاندھی پہ جب اوسنے بین — اوٹھی اسکی انگڑائی زہرہ جبین

پریزاد نے تب پکڑ اوسکا ہاتھ — شتابی بٹھا تخت پر اپنے ساتھ — زمین سے اوڑا آسمان کے تئین — وہ کتنا کہا کی نہین پر نہین

نہ مانا اور اوڑا اوڑایا اوسے — پرستان مین لاکر بٹھایا اوسے — یہ مژدہ گیا باپ پاس اپنے کر — کہا عرض کرتا ہو تمین آپ سے

یہ جوگی جو ہین ایک صاحب جمال — ذرا بین سنیے اور انکی خیال — بہت آپ دنسی اوٹھائینگے حظ — بہت بین سے اوسکی پائینگے حظ

کہا اوسنے بابا بہت خوب ہے — ہمیشہ سے راگ اپنا مرغوب ہے — کہا آؤ جوگی جی بیٹھو ادھر — کرو روشن اپنے قدم سے یہ گھر

کھلے بخت مٹی کے اور باپ کے — سرون پر ہمارے قدم آپ کے — بہت اوسکی تعظیم و تکریم کی — جگہ ایک پاکیزہ رہنے کو دی

داستان فیروز شاہ کی مجلس آرائی اور جوگن کے بلانے مین

پلا مجھکو ساقی محبت کا جام — کہ دھانو نہین ہوا دن تمام

یہ جوگن جو بیٹھی بروگن ہوئی — رکھہ انڈیلکے منہ پر شتابی سے مل — نکل

دکھاتی ہوئی سوز دل دور سے — اوڑاتی ہوئی رال کو نور سے — وہ پہونچی پرستان مین جا حال حال

ہوئی شب کو وہ بزم انجم فروز — چھپا رشک سے اوسکے پرتو مین روز — بلایا اوسے جسکی تھی چاہنا

پریزاد سارے ہوی جمع وان — کہ دیکھین تو جوگن کا چلکر سمان — سو مجلس مین آئی لیے اپنی بین

بہت منتون سے بلایا اوسے — بڑی عزتون سے بٹھایا اوسے — سمان بین کا ہمکو دکھلائیے

کہا کچھ بجانا نہین اپنا کام — ہر اک طرح لینا ہمین ہر کا نام — وی کیا کرین اب ہوے ہین اسیر

کہا جوگی صاحب یہ کیا بات ہے — کرم آپ کا ہمپہ دن رات ہے — نہین جسمین راضی ہو تم کہو تمین

کہا اسطرح سے جو فرماوگے — تو ہان بندگی ہی مین کچھ پاوگے — یہان تک بجائی کہ دیوار و در

یہ کہہ اوسنے اور بین کاندھی پہ دھر — نظر جو پڑی دان سورے ہوے — گیا اہل مجلس کا جو دل بہل — تو جوان شمع اشک آئی اسکی نکل

کوئی پھول سی دشتابی شراب — کہ شہر مطالب کے پہونچون شتاب — وہ دار و پلا دل کو جو راس ہو — کہ جینے کی بیمار کو آس ہو

مسبب کے اسباب دیکھو خدا — کہ قدرت مین اوسکی ہی کیا کیا مچا — سفید و سیہ اوسکے ہی اختیار — بنایا ہی اوسنے یہ لیل و نہار

جہان مین ہی اندوہ و عشرت بہم — کہین صبح عیش و کہین شام غم — دورنگی زمانی کی مشہور ہے — کہین سانجھ یہ ہی اور کہین نور ہے

تضارا سہانا سا اک دشت تھا — کہ اک شب ہوا اوسکا وان گذر — وہ تھی اتفاقاً شب چاردہ — اداسی وہ بیٹھی وہان شب مہ

بچھی ہر طرف چاد نور تھی — یہی چاندنی اوسکو منظور تھی — بچھا مرگ چھالے کو اور لیکے بین — دوزانو سنبھلکر وہ ہر زہ جبین

کدارا بجانی لگی شوق مین — لگی دست و پا مارنی ذوق مین — کدارا یہ بجنے لگا اوسکی ہاتھ — کہ مہ نے کیا دائرہ لیکے ساتھ

بندھا اوسجگہ اسطرح کا سمان — صبا بھی لگی رقص کرنی وہان — وہ سنسان جنگل وہ نور قمر — وہ براق تھا ہر طرف دشت و در

وہ اوجلا سا میدان چمکی سی ریت — اوگا نور سی چاندتارون کا بھیت — خس و خار سارے جھمکتے ہوے

درختون کی سائے سے مہ کا ظہور — درختون کے پتے چمکتے ہوے — ہوا نور روسائی کا مکڑی جگر

گرے جیسے چلنی سی چھن چھن کے نور — ویا یہ کہ جوگن کا مُنہ دیکھکر — دل اپنی پہ سایے کی منظور کی

گیا ہاتھ سے مین سنکر جو دل — وہ صورت خوشی آئی جو اوس حور کی — لگی وجد مین بولنے واہ وا

گئے سایہ و نور آپس مین مل — درختون سے لگ لگکے باد صبا — تس اور مزا تم سنو اور یہ

ہوا بندھگئی یون و سنگھ کی اس اصول — بسیرا گئے جانور اپنا بھول — یہانتک تو عالم تھا اور طور یہ

کدارے کا عالم تھا یہ اوسگھڑی — کہ تھی چاندنی ہر طرف غش پڑی — نہایت طرحدار صاحب جمال — برس مین اکیس کا سن و سال

کہ تھا اک پریزاد فرخ سیر — جنون کے وہ تھا بادشہ کا پسر — اوسی خلق کہتی تھی فیروز شاہ

ہوا پر اوڑائی ہوی اپنا تخت — کسی طرف جاتا تھا فیروز بخت — کہ چشم فلک نے ندیکھا یہ نور

یکایک سنی بین کی جو صدا — وہان تخت لاکر اوسنے اپنا رکھا — جو دیکھی تو جوگن ہے اک رشک حور

تصویر جنون کے بادشاہ کے بیٹے کی مع دو جنون کے اور جوگن سامنے بین بجاتی ہوئی



زمرد کی مسند پہ وہ اس آن سے — وہ مسند ہے وہ تن اوسکا خاکستری — ہوئی حسن کی اور کھیتی ہری
اودی سبزہ و گل کے دیکھے اوسکو ہوش — وہ دونوں ہوئے اوسکی حلقہ بگوش — نظر کر صفائی کو اوس گوش کی — زمرد کو اوس گوش کی لو لگی
بڑھی کیون نہ ہر دم زمرد کی شان — جب ایسے کسی کے لگی جا کے کان — وہ موتی کی مالے وہ مونگے کے ہار — گل و نسترن کی چمن مین بہار
گلابی سی وہ نرگس شوخ رنگ — بھری جسمین لالا کی لالے کی رنگ — وہ قشقہ کھنچا سرخ ماتھے پہ یون — پڑی نور پر لعل کا عکس جون
ادا اوسکی دیکھی جو عاشق کبھو — قمر دیا کری خشم سے وہ لہو — یہ بین اور اوسکے کاندھے پہ تھی خوشنما — چلے جون کوئی مست شیشہ اٹھا
دیار محبت مین مہنگی تھی وہ — نہ تھی بین عشرت کی بہنگی تھی وہ — وہ تھے سب بحر آہنگ کے
سو وہ بین کاندھے پہ رکھے یون چلی — کہ لاوے کوئی جیسے گنگا جلی — ہر اک تار تھا بین کا رود نیل — وہ تھی ہند کے راگ کی سلسبیل
نہ عاشق ہوا اوسکی عالم پہ لوگ — دوانہ ہوا جو گ دیکھ اوسکا جوگ — بنی جبکہ جوگن وہ اس رنگ سے — لگے پھوڑنے دوست سر سنگ سے
وہ رخصت جو اسطرح ہونے لگی — تو وہ صاحب خانہ رونے لگی — وہ رو رو کے دو ابر غم یون ملے — کہ اسطرح سنا ون سے بھادون ملے
یہانتک بندھا اوسکے رونے کا تار — بہے پھوٹ دیوار و در ایکبار — کھڑی تھی وہ جوگن کی جوگر دکھل — وہ رو رو ہوئی شبنم آلودہ گل
نہ دیکھا کسینے جو کچھ اختیار — کہا حق کو سونپا تجھے دے سدھار — چلی اسطرح بیٹھ اپنی دکھا — اسیطرح دکھلا ہمین منہ پھر آ
کسینے کہا بھولیو مت مجھے — خدا کی قسم مین نے سونپا تجھے — کہا اوسنے خیر اب تو جاتی ہون مین — جو ملتا ہی تو اوسکو لاتی ہون مین
تمھین بھی خدا کو مین سونپا سنا — مرا بخشیو تم کہا اور سنا — جدا ہو گئی القصہ دونو کو چھوڑ — چلی اپنے گھر بار سے منہ کو موڑ
نہ سدھ بدھ کی لی اور نہ منگل کی لی — نکل شہر سے راہ جنگل کی لی — تن چاک چاک اور رخ گرد گرد
کہ شاید کوئی شخص ایسا ملے — کہ جس سے وہ شیدا کا شیدا ملے — جہان بیٹھکر وہ بجاتی تھی بین — تو سننے کو آتی تھے آہو چرین
بجاتی وہ جوگن جہان جو گیا — تو واں بیٹھتی خلق دھونی رما — اوسے سنکے آتا تھا صحرا کو جوش — صدا سے درختون کو آتا خروش
گل نغمہ جو اوس سے گرد تھا ہزار — تو لیتا اونھین دشت و اس پر نثار — کہین حلقہ کہین بخت الخت — کھڑی ہو گئے گرد اوسکے سنتے درخت
بجاتی تھی جون جون وہ بن بن کے بین — خس و خار سنتے تھے بن بن کے بین — نظر جو کہ پڑتی تھی بوٹی جڑی — ہر اک عالم شوق مین تھی کھڑی
تماشا نہ دیکھا تھا جو یہ کبھی — دد و دشت غش ہو پڑے تھے سبھی — یہانتک کہ رہ مین جو تھے نقش پا — وہ بیٹھے تھے کان اپنے اودھر لگا
گل نغمہ ترکی یہ تھی یہ بہار — کہ صحرا کی گل اوسکے آگے تھے خار — سن آواز کی اوسکی شان و شکوہ — نکلنے لگی دب کے آواز کوہ
نہ پانی ہی سن شور اوسکا چلے — کنوئین کے بھی دل مین اوٹھ ولولے — نہ چشمے ہی کچھ آبدیدہ رہے — گریبان کر چاک دریا بہے
ہوا بلبل و گل کا یانتک ہجوم — کہ گرتی تھین ون لیان جھوم جھوم — تحیر کا تھا وان ہر اک کو مقام — زبان کا نکلتا تھا ہاتھو نسی کام
چمن کر دی پھر دی تھی جنگل کے تئین — بسائے تھی جنگل مین دنگل کے تئین — یہ ہر جا یہ تھا اوسکے دم سے طلسم — بندھا تھا اوسیدم قدم سے طلسم

داستان فیروز شاہ جنون کے بادشاہ کے بیٹے کا عاشق ہونا جوگن پر

شب و روز سرگشتہ مثل صبا — اسیطرح پھرتی تھی وہ جا بجا
کدھر ہے تو اے ساقی گلعذار — کہ صحرا سے ابر دل ہوا خار خار

یہ کہہ اوسنے رو رو اتار اسنگار — کیا اپنی پشواز کو تار تار — اگر بیان کو مثل گل چاک کر — دیا خاک پر پھینک اودھر ادھر

پھر آئے جو کچھ اوسکو ہوش و حواس — سجا تن پہ جوگن کا اوسنے لباس — پہن سیلی اور گیروا اوڑھ لیس — چلی بن کے صحرا کو جوگن کا بھیس

کئی سیر موتی جلا راکھ کر — بھبھوت اپنے تن پر ملی سر بسر — پہن ایک لنگا ندی باف کا — وہ پردہ سا کر اوس تن صاف کا

زری کے دوپٹے سی چھاتی کو باندھ — بدن کو چھپایا اور گاتی کو باندھ — زمرد کی مندرے لگا کان مین — کہ جو سبزہ گل ہو گلستان مین

گلے بیچ ڈالی پنے مالونکی تئین — پریشان کر اپنے بالونکی تئین — زری کا بنا حلقہ سر پر رکھا — کیا سنبلستان کو جگمگا

لٹین دیکے بل دوش پر چھوڑ دین — وہ باگین سی شبدیز کی موڑ دین — مے غم سے آنکھونکو کر لال لال — رکھا چشم مین جن کو کجلا کمال

زمرد کی سمرن کو ہاتھو نمین ڈال — اور اک بین کاندھے پہ اپنے سنبھال — جو منکی تھی من کے اوسے کر دست — پہن اپنی موقع سی چالاک و چست

چلی بنکے جوگن وہ باہر کے تئین — دکھاتی ہوئی حال ہر ہر کے تئین — تف سوز دل کا عیان منہ سے حال — اوڑاتی چلی اپنی آہ سے دھوئیں

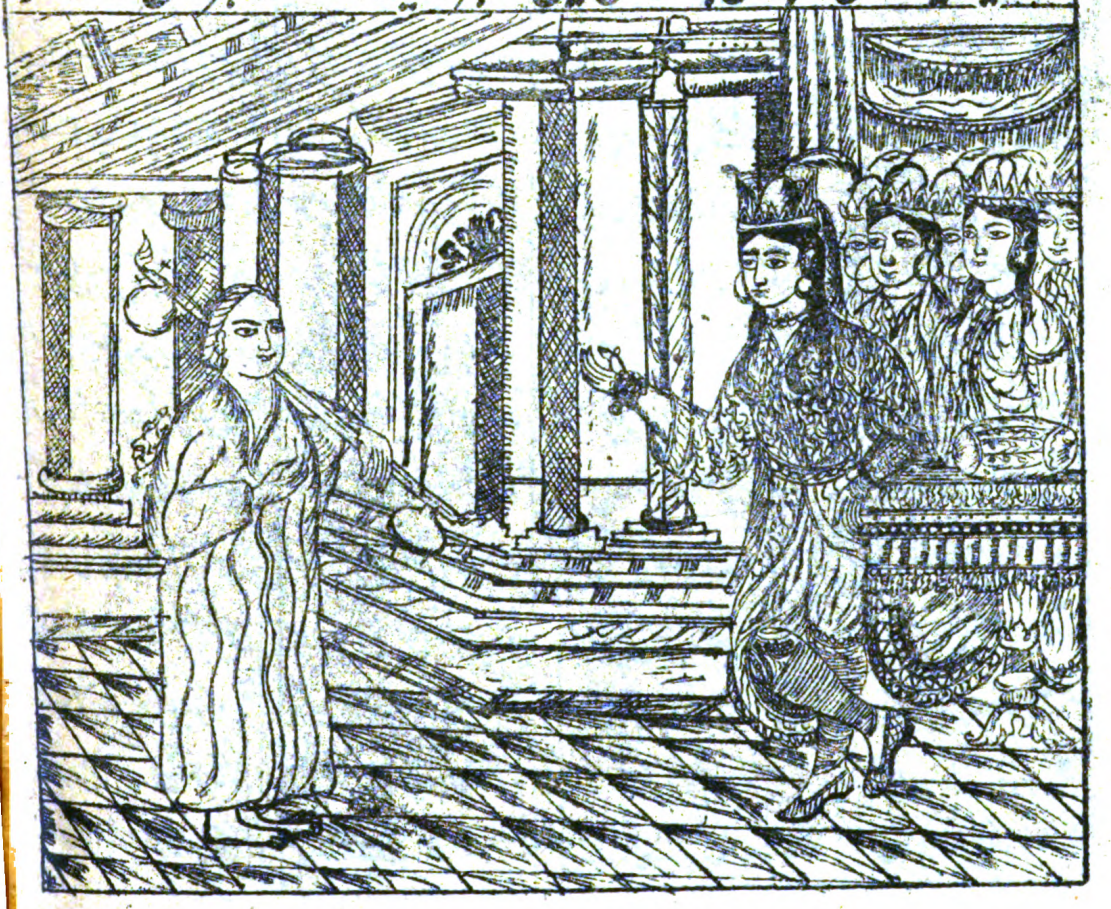
اوس آئینہ رو کا کرون کیا بیان — صفا راکھ سے اور چمکی وہان — کری حسن کو کسطرح کوئی مانند — چھپے ہے کہین خاک مین آدمی جا چاند

غرض حسن نے اور جلوی دیے — وہ موتی کی سیلی وہ تن کی دمک — شب تیرہ مین کہکشان فلک — چھپائے کو سوانگ اوسنے جو جو کیے

کہ جوگن بنی کوئی بیٹی کرے — زمانے کو بھائی جو اوسکی ادا — تو اس رات پردون کو صدمے کیا — زری کا وہ حلقہ سر اوپر دمکے

کہے سنبلہ مین گیا آفتاب — یہ برق اور یہ ابر سیہ ہے اگر — تو دامان عشاق ہونگے تر — کری جو کہ تقویم دل سے حساب

تصویر وزیر زادی کا جوگن بنکر تلاش مین شاہزادے کے سامنے شاہزادی اور خواصوں کے



نہ ملنے کی دکھ اوسکی سب مین سے
بھلا اپنے جی سی وہ جیتا ہے
یہ کہہ حال دل اپنا رونے لگی

خواب دیکھنا بدر منیر کا منیظیر کو گوئین مین اور جوگن بنکر نکلنا نجم النسا کا اوسکی تلاش مین

گئی مندکری مار آخر کو لپٹ
کہ آخر یہ دنیا ہی خواب و خیال
گہر آنسو ونکے پرونے لگی

پلا ساقیا جام جم سی وہ مل
کہ دشمن بھی دیکھے یہ حال خراب
پھر پھوٹ کے کوئی یہ بدر منیر لپٹ

کسیکے تو آکام فرخندہ حال
فقط اک کف دست میدان ہے
کہ غائب کا احوال ظاہر ہو کل

قضا نے دکھایا عجب اوسکو خواب
کئی لاکھ من کی ہی اک سل پڑی
تو دیکھا پھنسا اوسکو جنجال مین

نہ انسان ہی وہ ان جیوان ہے
کرون کیا کہ ہی مجھپہ قید گران
کہ رستم جسے دیکھ ہو جائے فق

گوئین کا ہی منہ بند اور اوس سے اڑی
پر اس قید مین بھی ترا دھیان ہے
کہ اوٹھتا ہی آہو کا نسے دھوان

مین بھولا نہین تجھکو اے میرجان
تو اس قید غم سی چھڑا دی مجھے
ترے چاہ غم مین ہوا ہون اسیر

تو اپنی جو صورت دکھا دی مجھے
جیون مین اگر تیرے آگے مرون
فقط تیرے ملنے کا ارمان ہے

تجھے کاش اسوقت مین دیکھ لون
ولیکن یہ ہی خام میرا خیال
یہ غم ہی کہ تجھکو نہو وے خبر

کوئی دم کا مہمان ہون آجکل
یہ سن واردات شہ منیظیر
نہین وصل ممکن بغیر از وصال

یہ ہرگز میسر نہ آئی اوسے
یکایک گئی آنکھ اسنی مین کھل
جو چاہے کرے بات بدر منیر

نہ وہ چاہ دیکھا نہ ہمراز وہ
صدا اپنے یوسف کی سن خواب سے
بھری اشک رخسار پر اوڈھل

پڑی گوش مین پھر نہ آواز وہ
ڈھلے منہ پہ آنسو ہوا بسکہ رنج
اوٹھی باؤلی جان بیتاب سے

کہا گو کسی سی نہ اوسنے یہ بھید
وہ مہتاب سا چہرہ ہو زرد زرد
چھٹے چاندنی مین ستارونکے گنج

مگر وہ نکیلی جو تھی تیز سی
سراپا ہوا شکل اندوہ و درد
تو منہ پر ہوائی سی چھٹنے لگی

جلین اوسکی آہونی کل صورتین
ہوئین اشک خونین سی گلرنگ سی
نکلنے لگے اوس سے شعلے ہزار

کسی سی کسیکو جو ہوتی ہی لاگ
بغیر از کہے اور لگتی ہے آگ
چھپائے سے آتش چھپے ہی نہین

کہا اوسنے رو رو کی احوال خواب
رولایا اونھین پر مجھے غم کی تاب
بڑی خدمتونمین سرافراز تھین

لگی کہنے وہ یون نہ آنسو بہا
ترے واسطے مین نے اب دیکھا ہا
ہوئی بیقراری تب اوسکو کمال

جو باقی رہا کچھ مرے دم مین دم
تو پھر آکی یہ دیکھتی ہون قدم
تو یون جانو مجھپہ صدقے ہوئی

کہا شاہزادی نے سن اے رفیق
ہوئی مین تو اس چاہ غم مین غریق
کہ ہی وہ پری اور انسان تو

رسائی تری ہوگی کیونکر وہان
مجھے بھی ہے ہاتھ سی میرجان
کہ ہوتا ہی تجھ سے مرا غم غلط

وگرنہ مین رک رک کے مرجاؤنگی
اسیطرح جی سی گذر جاؤنگی
بڑی اب تو اپنی ہی سر پر بلا

مین اس عشق کا یہ سمجھی نہ تھی دل
ترے غم سے آنی لگا مجھکو ہول
اس اندوہ کا مجھکو جانا نہین

بدن کو جو دیکھا تو زار و نزار — کسیکو کوئی جیسے دیوے دشنام — فلک کیطرف دیکھا اور شکر کر — لگی دل کو بہلانے ادھر اودھر

زبان پر تو باتین دل اوداس — پراگندہ حیرت سی ہوش و حواس — نہ منہ کی خبر اور نہ تن کی خبر — نہ سر کی خبر نے بدن کی خبر

اگر سر کھلا ہی تو کچھ غم نہین — جو گرتی ہی میلی تو محرم نہین — جو مسی ہی دو دنکی تو ہی وہی — جو کنگھی نہین ہے تو یون ہی سہی

جو سینہ کھلا ہی تو دل چاک ہی — غم آلودہ صبح طرب ناک ہی — نہ منظور سرمہ کا جل سی کام — نظر مین وہی تیرہ بختی کی شام

ولیکن یہ خوبون کا دیکھا سبھا — کہ بگڑے سے دونا ہو ونکا بناؤ — نہین حسن کی اسطرح بھی کمی — جو بگڑی ہی بیٹھی تو گویا بنی

غرض بے ادائی ہی مان کی ادا — بھلونکو سبھی کچھ لگے ہی بھلا — جو ماتھے پہ چین جبین غم سی ہی — تو وہ بھی ہی اک موج دریای نے

وہ آنکھین جو روئین ہین بس پھوٹ پھوٹ — تو گویا کہ موتی بھری کوٹ کوٹ — تب غم سی یون تمتمائی ہین گال — کہ جون رنگ لالہ ہو وقت زوال

گریبان سینے پہ ہے جو کھلا — تو گویا وہ ہے صبح عشرت فزا — نقاہت سے چہرہ اگر زرد ہے — ولیا آہ ہونٹونپہ کچھ سرد ہے

داستان بیقراری بدر منیر کی منظیر کے فراق مین اور نجم النسا کی تسلی دینے مین

ادا سے نہین یہ بھی عالم جدا — ستم ہی ستم ہی ستم ہی ستم — جہان بیٹھنا آہ کرنا اوسے — کہ ہی چاندنی اور ٹھنڈی ہوا

پلا ساقیا ساغر بے نظیر — کسیکو کبھی دیکھہ دھوڈالنا — خواصون کو بالا بتانا اوسے — پھنسی دام ہجران مین بدر منیر

وہ حسن و جوانی اور اوسپہ یہ غم — کبھی خون آنکھون سے رو ڈالنا — اکیلی درختون مین جانا اوسے — بہانا نراکت پہ دھرنا اوسے

ولے اون دختون مین جسمین وہ ماہ — شرشام چھپ چھپ کے کرتا نگاہ — اوسی چھاؤنمن بیٹھہ کرتی تھی شام — سو وہ بھی پھر دن سے آوان مدام

گیا اسطرح جب مہینا گذر — کہ وہ ماہ مطلق نہ آیا نظر — اور اوسکا اودھر تنگ گھٹنے لگا — جگر خون ہو مژگان پہ بٹنے لگا

لگی رہنے تب جان بیتاب مین — لگا فرق آنے خور و خواب مین — محبت کا سودا سا ہونے لگا — جنون تخم وحشت کا بونے لگا

سر کنج لگا پاس ناموس ننگ — لگی عقل اور عشق مین ہونے جنگ — خموشی اوٹھانے لگی دل مین شور — جتانی لگی ناتوانی بھی زور

یہ احوال دیکھہ اوسکا دخت وزیر — لگی جھلکے کہنے کہ بدر منیر — تو وہ ہی کہ سبکی تئین دی وقوف — کدھر دل گیا تیرا ای بیوقوف

مسافر سی کوئی بھی کرتا ہی پریت — مثل ہی کہ جوگی ہوے کسکے میت — اری چار دنکی ہین یہ آشنا — ملا دل کو آخر کرین ہین جدا

گئے آسمان گہ زمین کے ہین تا — جہان بیٹھی جاسین ہین کے ہین تا — تو بھولی ہی کس بات پر ای بوا — خبر لی دوانی تجھے کیا ہوا

سنو جانی اپنی یہ جو کوئی مرے — تو دل بہلا اپنا بھی صدقے کرے — اگر آپ پر کوئی شیدا نہو — تو پھر چاہیے اوسکی پروا نہو

وہ خوش ہوگا اپنی پری کو لیے — عبث شاد سپہ بیٹھی ہو تم جی دیے — تمہاری اوسے چاہ ہوتی اگر — تو اب تک وہ تمکو نہ آتا نظر

لگی کہنے تب وسکو بدر منیر — کہ سنتی ہی ای میری دخت وزیر — لسیکی بدی تو نکر عیب ہے — کہ اوسکا خدا عالم الغیب ہے

وہ اپنے دلونسی تو ہی نیکذات — ہوئی اوسپہ کیا جانیے واردات — ہوا قید یا آنے پایا نہ وہ — گئے اتنے دن اب تک آیا نہ وہ

پری نے سنی ہو نہ یان کی خبر — نہ باندھا ہوا وسکو کسی شیدین — کیا ہو اوسکا تئین قید مین

دیا ہو نہ پھینک وسکو کہ تمام مین — پریستان سے بھی نکالا نہو — کسی یو کی منہ مین ڈالا نہو

عجب تا ل پڑتی تھی انداز سے — کہ بیکل تھی ہر تان آواز سے — وہ تھی گتکری یا لڑی نور کی — مسلسل تھی اک پھلجھڑی نور کی

گل و غنچہ کیطرح محبوب تھی — کھلی اور مندی دل کی مرغوب تھی — غرض کیا کہون اوسکا مین ماجرا — عجب طرح کی بندھ گئی تھی ہوا

وہ گانے کا عالم وہ حسن بیان — وہ گلشن کی خوبی وہ نکا سمان — گھڑی چار دن باقی اوسوقت تھا — سہانا ہر اک طرف سایہ ڈھلا

درختونکی کچھ چھاؤن اور کچھ وہ دھوپ — وہ ڈھانونکی سبزی وہ سبزہ کا روپ — پڑے ہوے پوستون پر تمام — رو پہلے سنہرے ورق صبح و شام

وہ لالے کا عالم ہزار بیکار رنگ — وہ آنکھو نکو ڈوری نشے کا ترنگ — گلابی سا ہو جانا دیوار و در — درختون سے آنا شفق کا نظر

وہ چادر کا چھٹنا وہ مانیکا زور — ہر اک جانور کا درختونپہ شور — وہ سرد ہی اور آب روان — وہ مستی سی پانی کا بہنا وہان

وہ اوڑتی سی نوبت کی تھی دھی صدا — کہین دور سے گوش پڑتی تھی آ — وہ رقص بتان اور ستھری الاپ — وہ گوری کی تانین وہ طبلونکی تھاپ

وہ دل سینا ہاتھ پر دھرکے ساتھ — اوچھلنا وہ دامن کا ٹھوکر کے ساتھ — نہ انسان ہی کا ہوا اسمین بند — ہوے محو سنکر چرند اور پرند

غرض جو کھڑے تھی کھڑے رہ گئے — اڑی جسجگہ سو اڑے رہ گئے — جو پیچھے تھے آگے نہ وہ چل سکے — جو بیٹھے سو بیٹھے نہ پھر ہل سکے

لگی دیکھنے آنکھ نرگس اوٹھا — گلون نے دیے کان اودھر لگا — لگے ہلنے آوجد مین سب درخت — کھڑی رہگئے سر دھو کر سخت

درختون سے گرنے لگے جانور — بنے مثل آئینہ دیوار و در — ہوئے مہر سے سنگپارے پگھل — بھرا اشک سے بلبلونکا چمن

ہوئی سہر سی سنگپارے پگھل — پڑی ساری فوارے اوسکی اوچھل — عجب آگ کو بھی دیا ہے اثر — کہ ہو جاے پتھر کا پانی جگر

بندھا اسطرح کا جو اوسجا سماں — ہوا سب کے دل کا عجب حال آن — ولیکن جو کچھ دل گیون پر گیا — کہ بن آئے ہر اک وہان مر گیا

لگا تھا رسن عشق کا اوسکو پھیر — لگی کھینچنے آہ بدر منیر — بندھا اوسکو عاشق کا اپنے خیال — لگی رونی آنکھونپہ دھر کر رومال

کہین کا کہین لے اوڑا اوسکو رنگ — ہوا سے ہوئی اور دونی وہ آگ — لگی کہنے ہی ہی پہ دیکھو نہین منیر — نہو پاس میرے وہ یاد شن بخیر

وہ جانے کہ ہو جسکے کچھ دل کو لاگ — کہ معشوق بن سب ہے گلزار آگ — بھلا کیونکہ جی اوسکا خوشحال ہو — کہ ہجران کا غم جسکے دنبال ہو

جگر مین اگر آہ کی سول ہو — لگے خار کیسا ہی گو پھول ہو — درختون کا عالم سی کیا ہو نہال — جسے یاد شمشاد کی ہو کمال

کری گلشن و گل پہ کیا وہ نظر — جسے اپنے گل کی نہو کچھ خبر — چھپر کھٹ پہ جا کر گری منہ چھپا — یہ کہکر اوٹھی وان سے وہ دلربا

خوشی کا جو عالم تھا ماتم ہوا — ورق کا ورق ہی درہم ہوا — سب اوٹھتے ہی بس اوسکے جاتی رہین — طوائف کہین اور نحوا کہین

مری عقل اس جا پہ حیران ہے — کہ یارب یہ کیسا گلستان ہے — ہر اک وقت ہی اسکا عالم جدا — جو چاہو یہ پھر ہو تو امکان کیا

کبھی ہی خزان اور کبھی ہی بہار

داستان بینظیر کی غم ہجر سے بدر منیر کی بیقراری مین

پلا ساقی اک جام مجھکو شتاب — کہ پردہ مین شب کے گیا آفتاب — شب ہجر کی پھر علامت ہوئی — غرض عاشقونپر قیامت ہوئی

گری جب چھپر کھٹ پہ وہ رشک حور — سبھونکو کہا تم رہو دور دور — اکیلی وہ روتی لگی زار زار — اوسی اپنی عالم مین بے اختیار

گرے چشم سے اوسکی اتنے گہر — کہ دھویا اوسی آب سے منہ سحر — کہ رو دھو کے مین رات کاٹی تمام — صبوحی تو دی ساقی لعل فام

ہوا آفتاب الم جو طلوع — اودا سی کا ہونے لگا دن شروع — ذرا آئنہ لیکے دیکھا جو رنگ — تو جون آئینہ رہگئی وہ بھی دنگ

نشے مین وہ آکے بیٹھنا — وہ چھپ تختی پہ کی کو دیکھ بیٹھنا — خواص ایک حقہ لیے تھی کھڑی — کہ لالی کی پتی تھی اوسمین پڑی

وہ شیشہ کا حقہ مرصع کا کام — مغرق زر سیکا وہ نیچہ تمام — وہی ایک اوسپر پڑا تھا پیچ — یہ سب اوسکے آگے تھا گویا کہ ہیچ

لب نازکی اوپر وہ مہنال دھرے — نکالے تھی پردے سے دو جگر — ادھر اور ادھر پھر تھی نگاہ — کسیکی کوئی دیکھتے تکتا ہو راہ

خواصین کھڑی اوسکی گرد و پیش — جو تھین اپنی عہدے پہ حاضر بیش — کوئی مورچھل لے کوئی پیکدان — کوئی پی چنگیر اور کوئی پاندان

رسیلی چھبیلی بنی تنگ و چست — لباس اور زیور سے ہر اک درست — کھڑی تھی وہ اتنے مین کیا ادب — اسی شرم سے پر قیامت غضب

وہ آنکھین کہ کرتی تھین چیدہ نگاہ — اودھر غش مین آتی تھی سب کی نگاہ — گئی ہمدم اوسکی جو تھی پاس پاس — بچھا دی بہ کرسیان سو بسو

برابر برابر ادھر اور ادھر — وہ گرداوسکی بیٹھی تھین یا کہ گرد — سماں اوس گھڑی کا کہون کیا مین آہ — ستارو نمین تھا جلوہ گر ایک ماہ

عجب حسن تھا باغ مین جلوہ گر — کہ ہر گل کی تھی اوسکے منہ پر نظر — چمن اوس گھڑی بر سر جوش تھا — گل و غنچہ جو تھا سو بے ہوش تھا

زبس عطر مین تھی وہ ڈوبی ہوئی — دو بالا ہر اک گل کی خوبی ہوئی — معطر ہوا اور گل کا دماغ — کہ مہکا تمام اوسکی خوشبو سے باغ

پڑا عکس اوسکا جو طرف چمن — ہوا لالہ گل اور گل نسترن — درخشندہ پیرا اوسکی پڑی جو جھلک — زمرد کو دی اور اوسنے چمک

ہوئی اوسکے بیٹھے سے گلشن کی جب — گیا اوڑ صبا کا بھی صبر و شکیب — چمن نے جو اوس گل کی دیکھی بہار — ہوا دیکھ اپنے گلون کو نگار

گل و غنچہ و لالہ آپسمین مل — لگے کہنے اس باغ کا ہو دل — گئی جی سے بلبل کے گلشن کی چاہ — ہوئی سرد کیطرح قمری کو آہ

ہوی وان کے آئینہ و دیوار و در — وہ مہ سب کے دل مین ہوئی جلوہ گر — کہ اتنے مین کچھ چمین جو آگیا — اوسے لگی کہنے وہ دلربا

ارے ہے کوئی یان سے جائیو — مری عیش بانی کو لے آئیو — عجب وقت ہے اور عجب سماں — کہ ہے دو گھڑی آکی مجھ پر یہان

خفا ہون مرا جی بھی مشغول ہو — کوئی دم تو داغ جگر پھول ہو — کسیطرح سے دل تو لگتا نہین — جلے ہے جگر دل سلگتا نہین

یہ سنتی ہی دوڑی گئی اک نگار — لیا عیش بانی کو اوسنے پکار — وہ آنے لگی کافر اس آن سے — کہ جانے لگا جی مسلمان سے

عجب چال سے وہ چلی نازنین — کہ مستی مین پانون کہین کا کہین — وہ خلقت کی گرمی وہ دومن بنا — نشے مین بھبھوکا سا چہرہ بنا

لٹین منہ پہ چھوٹی ہوئین بسر — کہ بدلی ہو جون منہ کی ادھر ادھر — وہ بن پونچھے ہونٹونکی مستی غضب — کہ منہ پر تھی گویا قیامت کی شب

فقط کان مین ایک بالا پڑا — کہے تو کہ تھا مہر کے ہالا پڑا — وہ پشواز اگرکی وہ نرگس کے ہار — وہ کمخواب کی بندر دمی ازار

بندھا سر پہ جوڑا پڑی زرد شال — کمر کی لچک اور رمشک کی وہ چال — وہ شبنم کی انگیا بنی تنگ و چست — کنار و نپہ مینا بنت کا درست

وہ ماتھی ہوئی چین پیشوار کی — وہ مسکی ہوئی چولی انداز کی — وہ منہدی کا عالم وہ توڑی چھڑے — وہ پانو نمین سونے کی دو دو کڑے

چلی واسنے دامن اوٹھاتی ہوئی — کڑی سے کڑی کو بجاتی ہوئی — عجب ایک عالم تھا بیساختہ — کہ عالم تھا اک اوسپہ دلباختہ

کئی کافر ایسی اور بھی دلنواز — لیے ساتھ ساتھ اوسکے سب اپنا ساز — چلین ایک انداز اور ناز سے — کھڑی ہو ان ہوئین ایک انداز سے

بر دوش پر جو تھا فرش اوسکے حضور — ادب سے وہان بیٹھیان ہٹکے دور — ہوا حکم گوری کا جو بر ملا — لیے ساز اپنے سبھون نے اوٹھا

دیا آسمان پر جو طبلونکو کھینچ — ہر اک تھاپ مین دل لیا سب کا کھینچ — لگی گانے پیہ وہ اس آن سے — نکلنے لگی جان ہر تان سے

تفول بھلا کچھ نکالا کرو — ذرا آپ کو تم سنبھالا کرو — یہ سن چپ ہی دل مین کھا پیچ و تاب — دیا کچھ نہ اسن بات کا پھر جواب
گئے اسپہ جب دن گئی اور بھی — بگڑنے لگے پھر تو کچھ طور بھی — دوانی سی ہر طرف پھرنے لگی — درختون مین جا جا کے گرنے لگی
ٹھہرنے لگا جان مین اضطراب — لگی دیکھنے وحشت آلودہ خواب — تپ ہجر گھر دل مین کرنے لگی — دُر اشک سی چشم بھرنے لگی
خفا زندگانی سے ہونے لگی — بہانے سے جا جا کے سونے لگی — تپ غم کی شدت سے وہ کانپنا — اکیلی لگی دن مُنہ ڈھانپ ڈھانپنا
نہ اگلا سا ہنسنا نہ وہ بولنا — نہ کھانا نہ پینا نہ لب کھولنا — جہان بیٹھنا پھر نہ اوٹھنا اوسے — محبت مین دن رات گھٹنا اوسے
کہا گر کسینے کہ بی بی چلو — تو اوٹھنا اوسی کے ہان جی چلو — جو پوچھا کسینے کہ کیا حال ہی — تو کہنا یہی ہی جو احوال ہی
کسینے جو کچھ بات کی بات کی — یہ دنکی جو پوچھی کسی نے کی — کہا گر کسینے کہ کچھ کھایئے — کہا خیر بہتر ہی منگوایئے
کسینے کہا سیر ہو کیجے ذرا — کہا سیر سے دل ہی میرا بھرا — جو پانی پلانا تو پینا اوسے — غرض غیر کے ہاتھ جینا اوسے
نہ کھانے کی سدھ اور نہ پینے کا ہوش — بھرا دل مین اوسکے محبت کا جوش — چمن پر نہ مائل نہ گل پر نظر — وہی سامنے صورت آٹھون پہر

غزل

نہفتہ اوسی سے سوال و جواب — سدا رو برو اوسکے غم کی کتاب
جو آجائے کچھ ذکر شعر و سخن — تو پڑھنا یہ دو تین شعر حسن

یہ کیا عشق آفت اوٹھانے لگا — مرے دل کو مجھسے چھڑانے لگا — ملا مت سے دلبر کو مجھسے خدا — نہین تو مرا جی ٹھکانے لگا
گنہ چشم خونبار کا کچھ نہین — مرا دل ہی مجھکو ڈبانے لگا — فلک نے تو اتنا ہنسایا نہ تھا — کہ جسکے عوض یون رلانے لگا
نہین مجکو دشمن سے شکوہ حسن — مرا دوست مجھکو ستانے لگا

غزل یا رباعی وہ یا کوئی فرد — اسی ڈھب سے پڑھنا کہ ہو جسمین درد — سو یہ بھی جو مذکور نکلے کہین — نہین تو کچھ اسکی بھی خواہش نہین

داستان بدر منیر کے غم و اندوہ کی اور عشق مین مبتلا ہونے کے بیان مین

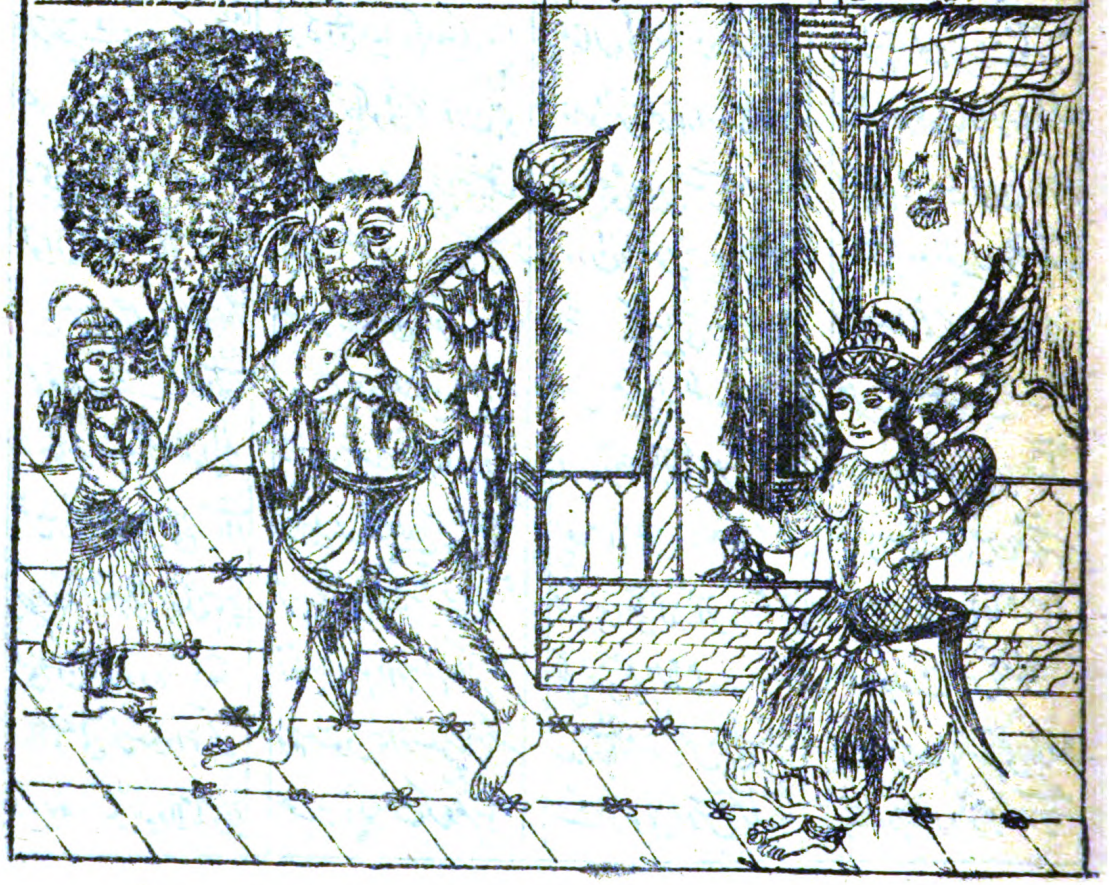
سبب کہ دل سی تعلق ہی سب — نہ دل تو پھر بات بھی ہی غضب
گیا ہو جب اپنا ہی جیوڑا نکل — کہان کی رباعی کہان کی غزل
نگاہی مین غنچے کی مجھکو شتاب — کہ دیکھو نہین کیفیت بوستان
حکایت کرون ایکدن کی رقم — ذرا جا کے دیکھون چمن کو ذری
مگر غنچہ سان کچھ کھلے میرا دل — ہوا پھر ہوئی اوسکو گلزار کی
پھرا کدن ہوا یہ کہ منہ ہاتھ دھو — وہ بیٹھی عجب آن سی دلربا
کہ زانو پہ اک پانون کو دھر لیا — زبان ثنا وصف مین جسکے لال
کنگھا اور فندق سی لا کے دیا — سنہری شفق جسکو ہو دیکھ دنگ
جواہر کے چھلے بھرے پور پور — پڑی تھی عجب ڈھب سے چوٹی حسین
خماری وہ انکھیان وہ انگڑائیان — وہ سینے سی اوسکی کچھ نکلا ابھار

مچلکا دیا تھا نہ تو نے یہی | بھلا اسکا بدلا نہ لوں تو سہی | پھر اجیسے را تو نکو دلشاد تو | کریگا دنوں کو بہت یاد تو
مزا چاہ کا دیکھ اپنی ذرا | جھکاتی ہوں کیسی کوئیں مین رہ بھلا | تجھے جی سے ماردن تو کیا اسمین عیب | ولی چاہتے تھے یہ تیری نصیب
کہ چاہ الم مین پھنساؤن تجھے | ہنسا ہی تو جیسا رولاؤن تجھے | یہ کہہ اور بلا اک پریزاد کو | کہا سینوا اسکی نہ فریاد کو
اسے کھینچتیا یان سے لیجا شتاب | وہ صحرا جو ہی درد و محنت کا باب | کوان وسمین جو ہی مصیبت بھرا | کئی من کا پتھر ہی اوسپر دھرا
اسے جاکے اوس چاہ مین بند کر | وہی سنگ پھر اوسکی مُنہ پر تو دھر | سر شام کھانا کھلانا اسے | اور اک جام پانی پلانا اسے
نہ یچ سوا اسکے جو کچھ کہے | یہی اسکا معمول دائم رہے | یہ سن یو اوس گل کے نزدیک آ | پکڑ ہاتھ اوسکا فلاخن اوڑا
گری اوسپہ جو آسمانی بلا | دل وحشی زنین کا ہوا ہو چلا | ہوا یون ہی اوس سخت وآزردہ کا | چلی آہ و نالی کی ساتھ اوسکی فوج
کہا دل یہ رتبہ جو کچھ آج ہی | یہی عشق کی جان معراج ہی | کیا بند پھر جاکے اوس چاہ مین | کوان وہ جو تھا قاف کی راہ مین
وہ یوسف کوئین مین ہوا جبکہ بند | ہوا اوس سے پستی کا رتبہ بلند | کھلے اوس کوئین کے یکایک نصیب | کہ آیا وہ اوسمین وہ لفریب
منور وہ گھر اوسکا سارا ہوا | کوئین کی وہ پتلی کا تارا ہوا | وہ اندھا پڑا تھا سو روشن ہوا | جوان اوسمین وہ سانت کا مین ہوا
ولی پانون جب اوسکا تر ہو گیا | کوان اوسکی اندوہ سبھی بھر گیا | زمین مین سمایا تحیر سے آب | گئے سوکھ آنسو کوئین کے شتاب
ہوا اونسی اوپر گئی کانپ کانپ | کنوئین نے لیا سنگ سے منہ کو ڈھانپ | دل وحشی زنین کا دھڑکنے لگا | جگر ٹکڑے ہو کر پھڑکنے لگا
اندھیری ہی اوجا نہ نکلا تھا جو | ہوا قید آ اوس اندھیر مین وہ | نکلنے کی سوجھی نہ واں اوسکو راہ | ہوا اوسکی آنکھو نمین عالم سیاہ
اندھیرے نے اوسکا کیا دم خفا | کہ جون لے سیاہی سی کیکو دبا | فغان کی بہت اور پکارا بہت | سر اپنے کو ہر طرف مارا بہت
پکارا وہ جس تس کو فریاد کر | نہ پہونچا کوئی کاروان بھی ادھر | نہ مونس نہ غمخوار اوسکا کوئی | نہ تھا جز خدا یار اوسکا کوئی
وہی چاہ تاریک اوسکا رفیق | وہی سنگ سر پر بجا ہی شفیق | ہوا بھی وان جس سے دمسار ہو | کوئین کی سنے کون آواز کو
کوان ہی مدام اوسکا ہمدم رہے | جو اوس سے سنے وہ بھی اوس سے کہی | کوان اوسکو پوچھے وہ پوچھے اوسے | اندھیرے سوا کچھ نہ سوجھے اوسے
سیاہی مین جیسی ہو کافر کا دل | صعوبت مین اوس سے جہنم خجل | نہ شب کی سیاہی وان دن کا نور | ابد ظلمت غم کا اوسجا ظہور
غم و درد و الفت کو کھا کھا کے جی | لہو پانی اپنا کنوئین مین ہے پی | اس اندھیر کو کیا لکھون اب مین آہ | قلم کے نکلتے ہین آنسو سیاہ
نہ تھا وہ کنوان تھا ستون الم | نشان شب آفت درد و غم | کرون مختصر یان سے اس غم کی بات | لگا رہنے اوسمین وہ آب حیات
نہین مخلصی سو جھتی اب اوسے | نکالے خدا دیکھیے کب اوسے | پھنسا اسطرح سے جو وہ بےنظیر | پڑی بیقراری مین بدر منیر
بہم دو دو لونمین جمع ہوتی ہی چاہ | تو ہوتی ہی دل کو تسلین دلاہ | قلق وان جو گذرا تو یان غم ہوا | رکا جی وہان یان خفا دم ہوا
کئی دن نہ آیا جو وہ رشک مہ | نظر مین ہوا اوسکی عالم سیہ | لگی کہنے نجم النسا سے ہوا | خدا جانے اوس شخص پر کیا ہوا
کہا اوسنے بی تمکو سودا ہی کچھ | وہ معشوق ہی اوسکو پرا ہی کچھ | خدا جانے کس شغل مین لگ گیا | مری چڑھ ہی آتا بھی ہو نا فدا
وہ رہ رہ کے تمکو دلاتا ہی چاہ | عبث آپکو مت کرو تم تباہ | سکے جو کوئی اوس سے رک جائے | جھکے آپسے وہ تو جھک جائے

ہوی دل جو دو نو کی آپسمین ملنے | لگی ہجر سے دل پہ آنے گزند | بندھا پھر تو معمول وسکا مدام | کہ ہر روز آنا اودھر فرقت شام
پہر رات تک ہنسنا اور بولنا | درِ حسن اور عشق کو کھولنا | کبھی ہجر سے اونکو ہونا ملول | کبھی وصل مین بیٹھنا پھول پھول

داستان خبر پانا ماہ رخ کا زبانی دیو کے عشق بینظیر اور بدر منیر سے اور قید کرنا بینظیر کو

پلا جلد ساقی مجھے بھر کے جام | کہ ہی چرخ بھی درپے انتقام | یہ ودل کو اک جا بیٹھنے نہین | کسیکا اسے وصل بھاتا نہین
یہ ہی دشمن وصل و دلسوز ہجر | کری ہی شب وصل کو روز ہجر | جدائی اونھونکی خوش آتی اسے | پھر اتنی بھی صحبت نہ بھائی اسے
کسی دیو نے دی پری کو خبر | کہ معشوق عاشق ہوا اور پر | یہ سنکر وہ شعلہ بھبھوکا ہوئی | لگی کہنے ہین یہ بلا کیا ہوئی
قسم مجکو حضرت سلیمان کی | ہوئی دشمن اب اوسکی مین جانکی | کہا دیو سی نے مجھے تو بتا | کہا وہ کسی باغ مین تھا کھڑا
کوئی نازنین سی تھی اک اوسکے ساتھ | کھڑی تھی دیے ہاتھ مین اُسکے ہاتھ | قضا را اوڑا مین جو ہو کر ادھر | وہ دونون مجھے وان پڑے تھے نظر
یہ اوڑتی سی اوسکو خبر سن پڑی | کہا دیکھی یا ون نے اسکو ذری | تو کہا جاون کچھ اوسے موت ہو | لگی ہی مری ابتو وہ سوت ہو
وہ آوے تو آگے مرے نا بکار | گریبان کو اوسکے کرون تار تار | یہی قول و اقرار تھا میری ساتھ | بھلا اوسکا دامن ہی اور میرا ہاتھ
ہماری بزرگون نے سچ ہی کہا | کہ ہین آدمی زاد کل بیوفا | غضبناک بیٹھی تھی یہ تو ادھر | کہ اتنے مین آیا وہ رشک قمر
اوسے دیکھ غصے مین وہ ڈر گیا | کہی تو کہ جیتے ہی جی مر گیا | بلا سی وہ دیکھ اوسکی پیچھے پڑی | کہا سن تو ای موذی مردنی
تجھے سیر کو مین نے گھوڑا دیا | کہ اوس مالزادی کو جوڑا دیا | الگ ہمسی یون رہنا اور چھوٹنا | یہ اوپر ہی اوپر مزے لوٹنا



داستان بے نظیر کے آنے کی اور باہم صحبت کرنے کی

پلا مجھکو ساقی شراب وصال — کہ اب ہجر سے تنگ ہے میرا حال — تڑپتا اودھر تھا جو وہ بے نظیر — ہوئی شام باری تو چھوٹا امیر

پر اوسنے بھی اتنا تکلف کیا — کہ اک نمین جوڑے کو دھانی رنگا — تمامی کی سنجاف سیکر درست — بنا جلد جلد اور پہن تنگ و چست

پہن لعل و یاقوت کی نورتن — وہ گل اسطرح ہو کے رشک چمن — فلک سیر پر ہو شتابی سوار — ہوا آسمان پر ہوا ایکبار

یکایک جو وارد ہوا اوسجگہ — کہ جسن جا خرامان تھی وہ رشک مہ — نظر نازنین کی جو اوسپر پڑی — ہوئی جا در خشونکی اوجھل کھڑی

کیا چھپکے عالم پہ اوسکے جو دھیان — تو دیکھا عجب رنگ سے وہ جہان — کہ دھانی ہی جوڑا گلی مین پڑا — چھپا سبزے مین جانو ماہی کھڑا

کہی تو کہ شب چاندنی آن کے — نکالا ہی منہ کھیت سے دھان کے — وہ حسن اور وہ پوشاک اور وہ شباب — زمرد مین جون جلوۂ آفتاب

سمان دیکھ اوس شعلۂ سبز کا — ہوئی اور جلنے کی دوفی ہوا — خواصین جو تھین دم بخود دھانکر — کہا ایک ہمراز نے آن کر

کہ اب کس طرف انکو لیجایئے — جہان حکم ہو جاکے بٹھلایئے — کہا وہ جو آراستہ ہی مکان — ادھر ہی تو دون ہو کی لیجاو ہان

کہے کے یہ جب اوٹھا کر نقاب — چھپا اوسکو وان لا بٹھایا شتاب — وہ بیٹھا جو خلوت مین آنبے نظیر — اور ایدھر سے آئی جو بدر منیر

اوسے دیکھ اوسنے تو پھر غش کیا — لباس اور زیور سے غش غش کیا — زلبس حوصلے نی جو تنگی سی کی — حیا عشق نی خانہ جنگی سی کی

پکڑ ہاتھ مسند پہ کھینچا اوسے — محبت کے رشتے سے ایچا اوسے — لگی کہنے ہی ہی مرا چھوڑ ہاتھ — یہ گرمی ہی جس سے ری اوسکے ساتھ

کہا ہای پیاری جلایا مجھے — ارے ظالم اکدم تو تو بیٹھ جا — ذرا میرے پہلو سے تکیہ لگا

تڑپتا ہی کب سے پڑا میرا دل — ذرا کھول آغوش اور مجھسے مل — غرض آخرش بعد راز و نیاز — وہ مسند پہ بیٹھی بصد امتیاز

ہوا پھر تو صہبا کے گلگون کا دور — ہوی اور ہی اوپر کچھ انکی طور — ہوی جب وہ بدمست و ماہر رو — لگی اونمین ہونے عجب گفتگو

کہ دستے جو نرگس کے تھی وان ہزار — لگے ڈھانپنے آنکھ بے اختیار — خواصین جو تھین بر محل تھین — بہانے سے ہر کام کی بٹ گئین

غرض رفتہ رفتہ وہ مدہوش ہو — چھپر کھٹ پہ لیٹی ہم آغوش ہو — لیا کھینچ اونھون نے جو پردہ شتاب — چھپے ایک جا دو مہ و آفتاب

لگی ہونے بی پردہ جو چھیڑ چھاڑ — در حسن کے کھل گئے دو کواڑ — لگے پینے باہم شراب وصال — ہوی نخل امید سی وہ نہال

لبون سے ملی لب دہن سی دہن — دلون سے ملے دل بدن سے بدن — گئین جسر تین دل کی ملال ہو — لگی آنکھ سے آنکھ خوشحال ہو

لگی جا کی چھاتی جو چھاتی کے ساتھ — چلے ناز و غمزے کی آپسمین ہاتھ — کسیلی گئی چولی آگی سی چل — کسیلی گئی چین سیاری نکل

غم و درد و دامن کشیدہ ہوئے — وہ گل نار سیدہ رسیدہ ہوئے — اوٹھے پیکے باہم شراب امید — کوئی سرخرو اور کوئی روسفید

چھپر کھٹ سی باہر کھا اپنے قدم — نکل آئے بھرتے محبت کا دم — نشے سے وہ لذت کی بیہوش ہو — گئے بیٹھ مسند پہ خاموش ہو

عرق مین ادھر عرق وہ جبین — کیے آنکھ نیچی اودھر نازنین — کہ اتنے مین ادھر سے باجا پہر — یہ بیٹھے تھے خوش ہو کی باہم ادھر

پہر کی وہ بجتے اوٹھا بے نظیر — ہوئی غم کی تصویر بدر منیر — نہ بولی نہ کی بات نہ کچھ کہا — نہ دیکھا اودھر آنکھ اپنی اوٹھا

کہا مجھسے پیاری نہ بیزار ہو — پھر آونگا بولی کہ مختار ہو — خفا اوسکی ہونیسے وہ نوجوان — گیا تو لے منہ پہ آنسو رواں

ستم تسبیہ سر سے کی تحریر سی — کھنچی ہاتھ کاری کی شمشیر سی — کہ جون امن شب شفق کی ہو ہاتھ
وہ پشواز اک ڈانک کی جگمگی — ستارونکی تھی آنکھ جسپر لگی — پڑی چاندنی سی مہ عیش کی
جو دیکھے وہ انگیا جواہر نگار — فرشتہ ملے ہاتھ بے اختیار — عیان مو بمو جس سے تن کی ضیا
ڈلک سرخ تیغے کی دو بھری ہوئی — گلابی سی گرد ایک دی ہوئی — ثریا سے تابندگی مین دو چند
پڑی پانون مین کفش زرین نگار — ستارونکی جسکے زمین پر بہار — سراپا جواہر کے دریا مین غرق
گٹھی ہوئی وہ ترکیب اور وہ بدن — وہ پوشاک و زیور کی آویزشین — چمین نثار قدرت مین بنجل مرا
بھری مانگ موتی سے جلوہ کنان — نمایان جبیں پر مین کہکشان — سحر چاند تارونکی جیسے چمک
ہوس ہو نہ دیکھے اوسکے زیور کو پھر — وہ بالی کی تابندگی زیر گوش — جسے دیکھ اوڑھائین بجلی کی ہو
وہ ہیرے کا بکمہ بصد آب و تاب — وہ صبح گلو مطلع آفتاب — کہ سورج کی آگی ہو جیسے کرن
وہ چھاتی پہ الماس کی جھلملی — رہے آنکھ سورج کی جسپر جھکی — رہین دل جہان سر ٹکتے ہوئے
وہ الماس کی ہیکل اک خوشنما — تصور رہے جسکا دل سے لگا — کہ جون گل سی ہو شاخ زیر بہمن
وہ پہونچی زمرد کی اور دستبند — نزاکت مین تھی شاخ گل کی پسند — سدا اشک خونین ہو جسپر نثار
وہ مینے کے پانونمین چھلے تھے کل — کہ آنکھون سے دل انکو دیتے تھے مل — وہ ڈوبا ہوا عطر مین اوسکا تن
زمین سے معطر ہوا تا فلک — زمانہ گیا اوسکی بو سے مہک — ہوئی مہر و مہ اوسکے منہ پر نثار
فلک تک گئی حسن کی اوسکی دھوم — کیا اسطرح سے جب اوسنے سنگار — تمامی کی پردے لگائے تمام
بچھا فرش اور کر جھپر کھٹ کو صاف — لیا ہاتھ مشاطہ نے اپنا چوم — نہ نکلین سیج لاکر چنے طاق مین
ولایت کی میوے دھرے ہر طرف — مرصع کا اوسپر اوڑھا کر غلاف — ہوا ہو گئی عطر دالان مین
دھری کیاریان اک طرف مشمش — کہ لیجائے بو اونکی گل پر نثار — وہ باہر کے دالان مین جا بجا
چھپر کھٹ کی پاس ایک مسند بچھا — چینی اک طرف ڈالیونکی قطار — قرینے سے اوسمین کھے پاندان
کئی عطر دان دان مرصع دھرے — اور اوسپر تمامی کے تکیے لگا — ظہوری نظیری کا کل انتخاب
دھری اک رکابی میں رشک چمن — انوکھی گڑھت کے کئی چوکھٹے — قرینے سے زیر چھپر کھٹ دھرا
دھرا اک طرف گنجفہ خوش قماش — پر از شعر سودا و میر حسن — کرین دیکھکر خشم جسے بادہ نوش
صراحی و ساغر شراب و کباب — دھری جو پڑا اک طرف کو قلم تراش — کہ چھوٹی نہین منہ لگائی ہوئی
کہا خاصہ پز کو خبردار کر — دھرا اوسپہ باقی ذکر انتخاب — خرامان ہوا سرو نوخاستہ
سر شام لی ہاتھ مین اک چھڑی — ولیکن چھڑی وہ کہ جگنو چھپی — کہ چھپ جائے سورج اوسے دیکھکر

مین صدقے ترے تجکو میر قسم — کئی ساغر اوسکو پلا دیدیم — یہ دیکھہ اوسکی منت سیالہ اوٹھا — اودھر سے پھر اُمنہ کو اور مسکرا
کہا بادہ نوشی سی ہو جسکو ذوق — پیے یہ پیالہ نہین اوسکا شوق — کہا شاہزادی نے ہنسکر کہ یون — پیون مے کسیکے نہوڑ جیسے کیون
غرض ہو کے آپسمین راز و نیاز — پیے دو پیالے بصد امتیاز — پھر آخر کو شہزادی نے بھی اوٹھا — دیا ساغر اوس مہ کی مُنہ سی لگا
جب آپسمین چلنے لگے جام مل — مندی غنچہ سان دل کھلے مثل گل — ہوئی یکدگر پھر تو تفتیش حال — لگے ہونے آپسمین قال و مقال
کھلا بند جسدم در گفتگو — جو ان نے حقیقت کہی مو بمو — کہی ابتدا سے جو گذری تھی سب — جتایا سب اپنا حسب اور نسب
پری کا بھی احوال ظاہر کیا — چھپے راز سے اوسکو ماہر کیا — کہا اک پہر کی ہی رخصت مجھے — زیادہ نہین اس سے فرصت مجھے
یہ سن دل ہی دل مین کہا ہنس — دیا شاہزادی نے اوسکو جواب — مرد تم پری پر وہ تمپر مرے — بس اب تم ذرا مجھسے بیٹھو پرے
مین اسطرح کا دل لگاتی نہین — یہ شرکت تو بندی کو بھاتی نہین — عبث تم سے دل لگا وے کوئی — بھلے چنگے دل کو جلاوے کوئی
بہے شمع سان کیون کوئی اشک سے — جلے کس لیے آتش رشک سے — یہ سن پانو پر گر پڑے بے نظیر — کہا کیا کرون آہ بدر منیر
کوئی لاکھہ جی سی ہو مجھپر فدا — مین تجھپر فدا ہون مجھی اوس سے کیا — کہا چل سر اپنا قدم پر نہ دھر — کسیکے مجھے جی کی کیا ہی خبر
یہ رمز و کنایے جو ہونے لگے — تو آپسمین ہنس ہنسکے رونے لگے — رہی دل ہی دل مین غرض دل کی دل — پہر بھر گئی اتنے عرصے مین رات
خبر رات کی سن اوٹھا بے نظیر — کہا اب مین جاتا ہون بدر منیر — اگر قید سے چھوٹنے پاؤنگا — تو پھر آج کی وقت کل آؤنگا
یہ مت سمجھیو ہو نمین آرام مین — کرون کیا پھنسا ہون عجب دام مین — دل اس جا سے اوٹھنے کو کرتا نہین — کوئی آپ سے جان مرتا نہین
کرم مجھپہ رکھیو ذرا میر جان — مین دل چھوڑی جاتا ہون اپنا یہان — یہ کہہ اوسطرف وہ روانہ ہوا — دل اس طرف اوسکا دوانہ ہوا
گیا اپنے معمول سے بے نظیر — پری ساتھ کاٹی وہ جون توں نکی رات — اوٹھا صبح ملتا ہوا اپنے ہاتھ
سمان شب کا آنکھو نمین چھایا ہوا — مزا دل مین سارا سمایا ہوا — اوٹھی جو کوئی وصل کا دیکھہ خواب — نہو وصل اور دل کو ہو اضطراب
نئی بات کا لطف پانا غضب — وہ پہلی پہل دل لگانا غضب — قلق دل پہ یعنی کٹی روز کب — ملے مجھسے شمع دل افروز کب
محبت مین لطف سیہ فام کی — لگا دیکھنے راہ پھر شام کی — وہ دن ہجر کا اوسپہ شامت ہوا — اوسے کاٹنا دن قیامت ہوا
ادھر کا تو احوال تھا اسطرح — کہا مین نے کر مختصر جس طرح — ذرا اب سنو تم اودھر کا بیان — ہوا طرف ثانی کا کیا حال آن
وہ شب اوسکو اندوہ غم مین کٹی — گھڑی جو کٹی سو الم مین کٹی — رہی صورت آنکھو نمین نجم یار کی — ہوئی یاد مین صبح رخسار کی
کچھہ امید دل مین کچھہ اک جی کو یاس — لبو پر ہنسی لیک چہرہ اودا س — لگا اوسکو باتو نمین نجم النسا — لگی کہنے جی چاہتا ہے مرا
کہ تو آج کر خوب اپنا سنگار — مجھے حسن کی اپنے دکھلا بہار — لگی کہنے چل ری دوانی نہو — کوئی چیز اپنی بگانی نہو
کرون کسکی خاطر مین اپنا سنگار — وہ ہی کون جسکو دکھاؤن بہار — غرض شاہزادی بہت دور تھی — یہ شکل اوسکو پہلے ہی منظور تھی
نہا دھو کے اس روز ایسی بنی — کہ دو دن کی سچ مچ ہو جیسی بنی — وہ مکھڑا کہ عالم وہ کنگھی کا رنگ — شب ماہ ہو دیکھکر جسکو دنگ
وہ مسی وہ اوسکے لب لعل فام — سواد دیار بدخشان کی شام — وہ آنکھو کا عالم وہ کاجل غضب — کہی تو پڑی رہ گیا تھا مین شب

کری سرخ جو کوئی اوسمین معاف — کری خون دل اپنا اوسکو معاف — کیا قتل گو اوسنے دل کو تو کیا — شفق کا نہین کام پر خون بہا
کہانتک کہون اوسکی چوٹکی کی بات — کہ تھوڑا ہی سو اونگ اور بڑی ہی رات — دیا شعر کو گرچہ ہر بار طول — ولیکن یہ ہو عرض میری قبول
بہت مو شگافی جو کی منے یان — گھٹانی کی جاگہ نہ تھی درمیان — نہ اس پر جو پوری نہ نکلی مثال — ہوئی ہی مری فکر مجھپر وبال
اب اس پیچ سے باہر آتا ہون مین — سمان ایک تازہ دکھاتا ہون مین — غرض وہ مڑی جب دکھا اپنی بال — تو گویا کہ مارا محبت کا جال
ادائین سب اپنی دکھاتی چلی — چھپا مونہ کو اور مسکراتی چلی — غضب مینہ پہ ظاہر لے دل مین چاہ — نہان آہ آہ اور عیان واہ واہ
یہ ہی کون کمبخت آیا یہان — مین اب چھوڑ گھر اپنا جاؤن کہان — یہ کہتی ہوئی آن کی آن مین — چھپی جا کے اپنے وہ دالان مین
دیا ہاتھ سے چھوڑ پردہ شتاب — چھپا ابر تاریک مین آفتاب — کہ اتنے مین آئی وہ دخت وزیر — لگی ہنسکے کہنے کہ بدر منیر
مجھے چوچلے تو خوش آتی نہین — ترے ناز بیجا یہ بھاتے نہین — مری طرف ٹک دیکھ تو ہاہی ہا — مثل ہی کہ من بھائے منڈیا ہلائے
کیا ہی اگر تو نے گھائل اوسے — تو مت چھوڑ اب نیم بسمل اوسے — ٹک اک خط اوٹھا زندگانی کا تو — مزا دیکھ اپنی جوانی کا تو
می عیش کا جام اب نوش کر — غم دین و دنیا فراموش کر — یہ حسن و جوانی یہ جوش و خروش — غفورست ایزد تو ساغر بنوش
کہان یہ جوانی کہان یہ بہار — یہ جوبن کا عالم رہے یادگار — سدا عیش دوران دکھاتا نہین — گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین
سبھی یون تو دنیا کی ہین کارزار — ولے حاصل عمر ہی وصل یار — خوشا وہ زمانہ کہ دو اک جگہ — کرین یکدگر جلوۂ مہر و مہ
کہان چاہ والے ہین یوسف عزیز — اری باولی چاہ مین کر تمیز — تری گھر مین آیا ہی مہمان غریب — یہ ہی واردات عجیب و غریب
شتابی سی مجلس کو تیار کر — تو اس گل سی گھر رشک گلزار کر — بلا ساقیان گل اندام کو — فگہ ساتھ گردش مین لا جام کو
شب و روز پی ملکے جام شراب — مہ و مہر کو رشک سے کر کباب — یہ سن سن کے وہ نازنین مسکرا — لگی کہنے اچھا بھلا ری بھلا
مین سمجھی ترا دل گیا ہی ادھر — بہانے تو کرتی ہی کیون مجھپہ دھر — لگی کہنی ہنس ہنسکے وہ ماہ وش — ہوئی تھی اوسی دیکھ مین ہی نوعشر
تمھین نے تو چھیڑ کا تھا مجھپر گلا — بھلا میری خاطر بلا لو شتاب — یہ آپسمین سرگوشی کی باتین ہوئین — اشارونکی باہم جو گھاتین ہوئین
بلا لائی جا اوسنے جس آن کے تئین — کیا میزبان میہمان کے تئین — بلا اک مکان مین بٹھایا اوسے — محل کا سمان سب دکھایا اوسے

داستان ملاقات کرنا بدر منیر کا بمنظیر سے

پھر اوس نازنین نے بکلاوہ سکا ہاتھ — بٹھایا ہی لا آخر اوس گل کے ساتھ
پلا ساقیا مجکو صہبای عیش — ملی ہی نصیبون سے یان جای عیش — بہم ملکے بیٹھے ہین دو رشک مہ — قران مہ و مہر ہے اس جگہ
ہر اک برج رشک گلستان ہی آج — بہار وصال غریبان ہی آج — بزور اوسکو لا کر بٹھایا جو وان — نپوچھا و سگھڑی کی اوانکا بیان
وہ بیٹھی عجب ایک انداز سے — بدن کو چرائے ہوئی ناز سے — منہ آنچل سے اپنا چھپائے ہوئے — لجائے ہوئے شرم کھائی ہوئے
پسینا پسینا ہوا سب بدن — کہ جون شبنم آلودہ ہو یاسمن — گھڑی دو تلک وہ مہ و آفتاب — رہے شرم سی پای بند حجاب
اوٹھون کے رکی بیٹھنے سی خفا — ہوئی دل مین اپنے وہ نخم الحیا — گلابی کو لا اوسکے آگے دھرا — پیالی کو پھر جلد اوسنے بھرا
کہا شاہزادی کو بیٹھی ہی کیا — یہ پیالہ تو اس بت کی منہ سی لگا — ذرا میری خاطر سی بسم اللہ تو — لب لعل شیرین کو ٹک کھول تو

عجب پیچ سی پیچ مٹھے تھی دل — کہ ہر پیچ پر پیچ کھاتا تھا دل
وہ موتی کا لٹکن زمرد کی پٹڑ — لٹک جسکی زمینده دستار پر
اک الماس کی ہاتھ انگشتری — سراسر حنا دست و پا مین لگی
بدن آئنہ ساد مکتا ہوا — گل باغ خوبی لہکتا ہوا
قیافی سے ظاہر سراپا شعور — جبین پر بر ستا شجاعت کا نور
یہ عالم جو دیکھا تو غش کر گئین — وہ جتنی کہ آئین تھین سب بھر گئین
عجب سیر ہی سیر متاب مین — یہ عالم تو دیکھا نہین خواب مین
اوٹھا پاے گلگون کو جلدی نگار — نہ جائے کہین ہاتھ سے یہ بہار
گئی اوسجگہ جب وہ بدر منیر — اور اوسنے جو دیکھا شہ بے نظیر
غرض بے نظیر اور بدر منیر — گری دونون آپسمین ہو کر اسیر
تھی ہمراہ اک اوسکی دختر وزیر — نہایت حسین اور قیامت شریر
شتابی سی لا اوسنے چھیڑ کا گلاب — تب آئی تونہین فرصا اونکی تاب
وہ شہزادہ دل شدہ تو ٹھٹھک — وہین رہگیا نقش پا سا بھک
چلی اوسکے آگے سے منہ موڑ کر — کہ وہ نازنین کچھ جھجک منہ پھیر

داستان زلف اور چوٹی کی تعریف مین

وہ گدی وہ شانے وہ پشت کمر — کہ ہی محبوب دلکش تعریف مین
پلا ساقیا ساغر مشک بو — نہ دیکھا کسی رات مین یہ سماں
کرون اوسکے بالون کا کیا مین بیان — کنارے کا پیچے چمکتا مہتاب
وہ گنگھی وہ چوٹی گھنچی صاف صاف — کہ جون ابر مین برق کی ہو چمک
نمایان تھی یون اوٹھنی سی جھلک — مہ چودھوین مین چوٹی کا اوسکو سنگار
سنگار و نگین وہ سب سے ہی گوا تا — کہ اوسکی لٹک مین عجب آن ہے
گل و سنبل اوسپے سے قربان ہے — کہ ہی فی الحقیقت وہ کالی کا من
ولی ہاتھ آتا ہی اوسکا کٹھن — تس اوپر وہ چوٹی کا پڑنا وہان
وہ بیٹھے اوسکی شفاف آئینہ سان — بہت دل لیے اوسکی گنگھی نے ہا تھ
نظر ہی تھی دلونسی بس اوسکی ما — بھلے کو رکھا اوسنے ڈھیلا ہی پیچ
کشاکش مین تھا اور نہ جینا لو پیچ

ستارہ ہو جون صبح کا جگمگا — جواہر کا تکمہ گلے مین لگا
بھرین دند پر نور تن کی بہا — وہ گورا بدن صاف ترکیب دار
نمود جوانی ہر اک بات سے — عیان چستی و چابکی گات سے
جوانی کی شب اور رسمان پر مچل — اگر زلف کی اور کاکل کا بل
کہ ہر اول کسی پہ لگائی ہوے — لئے عشق کی تیغ کھائی ہوے
کہ ای شاہزادی صاحب جمال — شتابی سی جا کر کہا و اسکا حال
جو دیکھو گی آنکھون تو جانو گی تم — کہے سی ہمارے نہ مانو گی تم
چلی آؤ تم ان درختون کے پاس — نہین اور کچھ تم نہ کیجو ہراس
نظر سے نظر جی سی جی مل سکے دل — گئے دیکھتے ہی بہت آپسمین مل
نہ کچھ اپنے تن کی رہی سدھ اوسے — رہی کچھ نہ تن من کی سدھ بدھ اوسے
اوسے لوگ کہتے تھے نجم النسا — تھی بس تھی ستارہ سی وہ دلربا
گل شبنم آلودہ گریان سی — وہ اوٹھتے تو اوٹھی یہ حیران سی
کمر اور چوٹی کا عالم دکھا — کہ وہ نازنین کچھ جھجک منہ پھیر
وہین نیم بسمل اوسے چھوڑ کر — وہ چوٹی کا کولے پہ آنا نظر
کہ مستی مین دیکھیون رخ آفتاب — سر شام سی دی یہانتک شراب
اوجھنے سی جی جسکے سلجھا رہے — وہ زلفین کہ دل جسمین اوجھا رہے
کہ جون آخری شب ہو جھمکی کا رنگ — کہون اوسکی چوٹی کا کیا رنگ و ڈھنگ
دیا ہی گرہ دن کو دنبال شب — سمو با ف زری نے کیا ہی غضب
کہ اک نور ہی اوسکے پیچھے پڑا — نہو کیونکہ چوٹی کا رتبہ بڑا
شب و روز کو دی رکھا اوسنے گانٹھ — لڑی تھی دبس سحر سی اوسکی ساتھ
کہ وہ اک ستارہ ہی دنبالہ دار — اولٹ کر نہ دیکھی اوسنے ہوشیار
کہ جون ہو دے دریا پہ کالی گھٹا — کہون اوسکے عالم کا کیا ماجرا
کہ مشاطہ کا سر پہ احسان ہے — دل عاشق اوسپے سے قربان ہے
جو چاہی کرے وہ سیاہ و سفید — غرض حسن کا اوسکی ہی سب بھید

وہ ملکہ اسے دیکھ مہ داغ کھائے — وہ نقشہ کہ تصویر کو حیرت آئے — جو کچھ چاہیے ٹھیک سک سے مانگ — تراکت بھرا سیوتی کا سارنگ

کچھ اک تمکنت اور کچھ اک ناز پائین — غرض ہر طرح مین انوکھی پھبین — کرشمہ ادا غمزہ ہر آن مین — غرض دلبری اوسکی فرمان مین

تغافل حیا ناز و عشوہ غرور — ہر اک اپنے موقع سے وقت ضرور — تبسم تکلم ترحم ستم — موافق ہر اک حوصلے کی کرم

وہ ابرو کہ محراب ایوان حسن — جھکی شاخ نخل گلستان حسن — نگہ آفت و چشم عین بلا — مژہ دین صفدر کو اولٹ ہر ملا

در گوش جب وسکا تابندہ ہو — صدف کا دل صاف شرمندہ ہو — وہ بینی کہ جسکی نہین کچھ نظیر — ہی انگشت قدرت کی سیدھی لکیر

وہ رخسار نازک کہ ہو جاے لال — اگر اوسپہ بوسے کا گذرے خیال — نہین طب و بس کا یان کچھ حساب — بیاض گلو سب کے سب انتخاب

وہ ساعد وہ بازو وہ بر گول گول — برابر ہوا الماس کے جسکا مول — وہ دست خابستہ خوبی کا باب — شفق مین ہو جون پنجہ آفتاب

وہ بس مثل آئینہ تھا اوسکا ناف — کہے تو کہ تھی ناف عکس وقف — کمر کو کہون کیونکہ مین اوسکی ہیچ — نہ آوے نظر تو ہی قسمت کا پیچ

وہ زانو کہ آجاے گر اوسپہ ہاتھ — کہے عمر بھر ہاتھ زانو کے ساتھ — وہ ساق بلورین وہ انداز پا — پھری ہر سحر چشم و دل مین سدا

قد و قامت آفت کا ٹکڑا تمام — قیامت کرے جسکو جھک کر سلام — وہ اٹھکھیلیان اور وہ اوسکی چال — کہ دل جس سے عالم کا ہو پائمال

بنا کبک کیسی ہی گو چال لاے — کہان پر وہ رفتار کو اوسکی پاے — الگ چال اوسکی کوئی کیا چلے — یہ انداز سب اوسکے پاؤن تلے

عجب پشت پا صاف انگشت پا — کف پا دکھاوے سر پشت پا — مغرق جواہر سے اک جفت کفش — نہ وہ مفت پا بلکہ یا مفت کفش

یہ قدرت کا دیکھا جو اوسنے خیال — کہا شاہزادی نے یا ذوالجلال — درختون سے وہ دیکھتا تھا نہان — کسیکی نظر جا پڑی ناگہان

جو دیکھی تو ہی اک جوان حسین — درختونکی ہی اوٹ مین مہ جبین — یہ چرچا جو پھیلا تو ظاہر ہوا — ہر اک حال ہی اوسکے ماہر ہوا

یہ سن ایک سے ایک ان سبکی سب — پھر ان گل کل کیطرح غنچہ لب — جو دیکھین تو شعلہ سا روشن ہی کچھ — درختونکا روشن سا آنگن ہی کچھ

کسیسنے کہا کچھ نہ کچھ ہے بلا — کسیسنے کہا چاند ہی یا ن چھپا — کسیسنے کہا ہی پری یا کہ جن — کسیسنے کہا ہی قیامت کا دن

لگی کہنے ماتھا کوئی اپنا کوٹ — ستارا پڑا ہی فلک سے ٹوٹ — ہوئی صبح شب کا گیا اوٹھ حجاب — درختون مین نکلا ہی آیہ آفتاب

کسیسنے کہا دیکھیو اے بوا — کھڑا ہی کوئی صاف یہ مردوا — کسیسنے کہا یہ تو دلدار ہے — کسیسنے کہا کچھ یہ اسرار ہے

یہ آپسمین باتین جو ہونے لگین — اشارونسے کھاتین جو ہونے لگین — گئی بات یہ شاہزادی کی گوش — یہ سنتی ہی جاتا رہا اوسکا ہوش

کہا مین تو دیکھون یہ کیکر اوٹھی — گیا سنسنا جی تو ر ہکر اوٹھی — خواصون کے کاندھی پہ دھر اپنا ہاتھ — عجب اک ادا سے چلین ساتھ ساتھ

کچھ اک خوف سے ہول کھاتی ہوئی — دھڑک اپنے دل کی مٹاتی ہوئی — کئی ہد مین تھین جو کچھ کچھ پڑھین — دعا مین وہ پڑھ پڑھکی آگے بڑھین

گئین جب وہ کر کے دل اپنا کڑا — وہان جسجگہ تھے وہ باہم درخت — جو دیکھین تو ہی اک جوان حسین — کھڑا ہی وہ آئینہ سا سامنے جنین

سر کہنے کی دانسی نہ جاگہ نہ ٹھانون — دیے حیرت عشق نے گاڑ پانون — برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن — مراد ونکی راتین جوانی کی دن

نئی پشت لب سے مسی کی نمود — جسے دیکھ نیلا ہو چرخ کبود — گلے مین پڑا نیمہ شبنم کا ایک — بدن سے عیان نور عالم کا ایک

تمامی کی سنجاف جلوہ کنان — کہ جون عکس مہ زیب آب روان — طرحدار اک سر پہ پھنیتا سجا — تمامی کا پٹکا کمر سے بندھا

کھنچی ڈوری ہر طرف زرتار کی — لڑی چون کنار یکی ہون ہار کی — کہون کیا مین جھالر کی اوسکی پھبن — کہ سورج کی ہو گرد جیسے کرن
مغرق بچھی مسند اک جگمگی — یہ تھی چاندنی جسکے تھمون لگی — نہ پھولے سماتی تھے تکیے دھرے — کہ تھے وہ فقط حسن ہی سے بھرے
بلورین صراحی وہ جام بلور — دل دیدہ وقف تماشائے نور — زمین نور کی آسمان نور کا — جدھر دیکھیو اودھر سمان نور کا
انجمن ساری داؤدیونسی بھرے — جوانان شہ بوکے ہر جا پرے — ستارون کا مہتاب مین جال ہو — کہ چوتی کی پانہین قطبی ہون جون
اگر کیجیے سایہ اوپر نگاہ — تو ہی وہ بھی جون سایہ مہر و ماہ — کری ہی نگہ جس طرف کو گذر — بجز نور آتا نہین کچھ نظر
کرون کونسی حسن کو انتخاب — ہر اک آئینے مین وہی ماہتاب — نظر جسطرف جائے نزدیک و دور — وہی ایک مکھ کا ہی ہر جا ظہور
نکل اپنی وحدت سے کثرت مین آئی — وہی ایک نکتہ کہ جسکی کتاب — وہی نور ہی جلوہ گر جا بجا — نئے رنگ سے ہر طرف ماہتاب
حقیقت کی لیکن بصارت بھی ہو — کہ دیکھے نہ اسکے سوا غیر کو

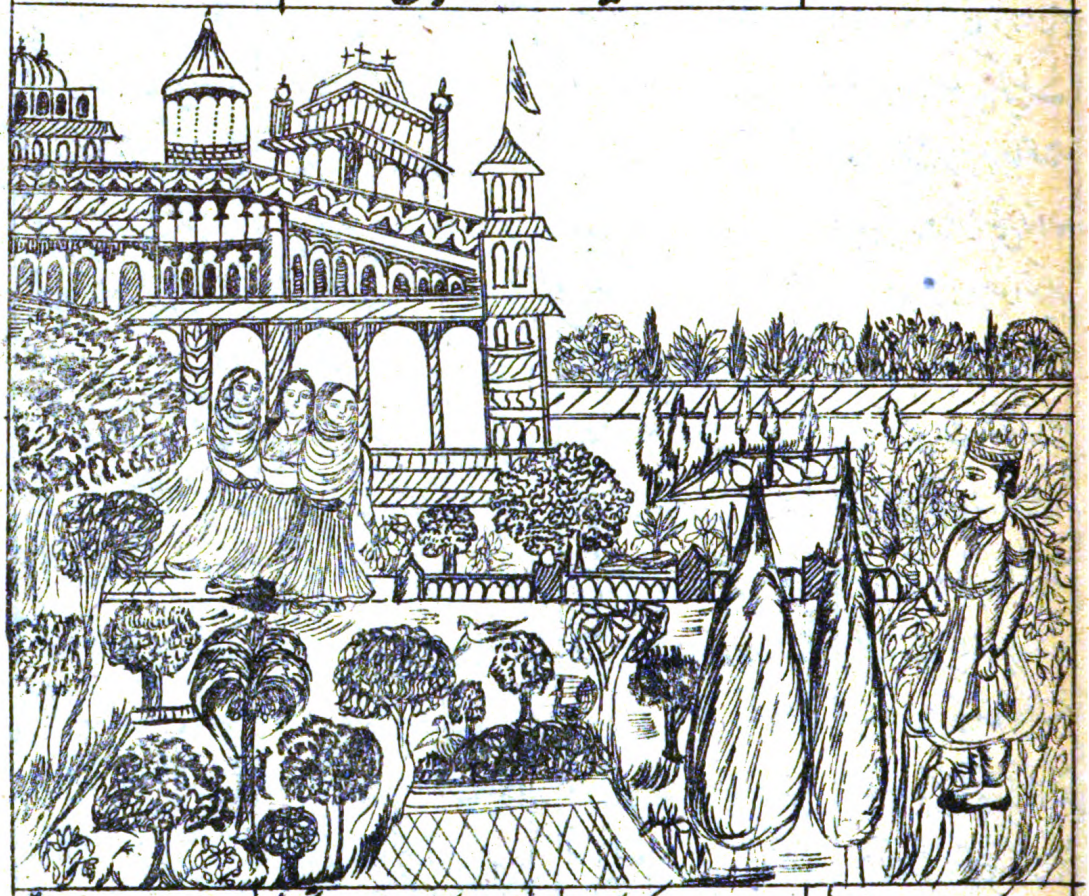
داستان تعریف بدر منیر اور عاشق ہونا منیر کا

گلابی مری سامنے ساقیا — مہ چار دہ کو دکھا کر پلا — نظر کام کر جائے نزدیک و دور
کرون اوس مکان کے مکین کا بیان — کہ ہی بعد خاتم نگین کا بیان — وہان دیکھی اک مسند آراستہ
برس پندرہ ایک کا سن و سال — نہایت حسین اور صاحب جمال — سر نہر بیٹھی تھی انداز سے
خواصین کھڑی ہیدھر اودھر تمام — ستارونکا جون ہالہ پر از دحام — دل اوس چاندنی پر لگائی ہوے
اودھر آسمان پر درخشندہ مہ — اودھر یہ زمین پر مہ چاردہ — لگے لوٹنے چاند سر لہر مین
نظر آئے اتنے جو اک بار چاند — زمانی کے منہ کو لگے چار چاند — کہ مہ رو جسکے تھا تھک رہا
کرون اوسکی پوشاک کا کیا بیان — فقط ایک پشواز آب روان — کہے تو وہ بیٹھی تھی موتی مین تل
اور اک اوڑھنی جون ہالہ حجاب — جسے دیکھ شبنم کو آوے حجاب — پڑی سر سے کاندھے پہ ڈھلکی ہوئی
گریبان مین تکمہ اک الماس کا — ستارہ سا مہتاب کے پاس کا — نیا باغ اور ابتدا کی بہار
جھلک تا بجانی کی دامن سے یون — کہ روشن ہو فانوس مین شمع جون — نظر سوچ مین ہے کہ میلی نہو
وہ ترکیب اور چاند سا وہ بدن — وہ بازو پہ ڈھلکے ہوے نور تن — وہ موتی کی مالے کہ عاشق کا سانس
وہ آنکھونکی مستی وہ مژگانکی نوک — کرن بھول کی اور وہ بانکی جھوک — سدا اشک غمدیدہ جسپر نثار
لگا دھکہ ہلکی چلا راست ایسا — وہ موتیکا دو لڑا وہ موتیکا ہار — رہے جس سے الماس کو مکلی
تلے اوسکے موتی لگے گرد کل — جڑاؤ وہ مکتی وہ چمپا کلی — کہ اوٹھتی تھی ہاتھو نسی جسکی فغان
جواہر سے مینے کی ہیکل جسد ہی — کہ جوان شبنم آلودہ ہو برگ گل — کہ جسکے قدم سے گہر پاہی زیب
کسیکے کہان ہاتھ وہ پانون آئی — جواہر جہان پانون پر پڑتی جا — سراپا مین اوسکی کرون کیا بیان
سب اعضا بدن کے موافق درست — سراپا اگر ہو زبان میر اتن — کجی جسجگہ چاہیے وان کجی
ہر اک کام مین اپنی چالاک و چست — جہان راستی چاہیے راستی

در و بام یک تخت ساری سپید
ہر اک طاق محراب صبح امید
مغرق زمین پر تمامی کا فرش
جھلک جسکی لی فرش سبز تا بعرش

زمین کا طبق آسمان کا طبق
سنہرے روپہلے ہون جیسے ورق
بلورین دھرے ہر طرف سنگ فرش
کہ جس سے منور رہے رنگ فرش

تصویر عمارت و باغ



گئی اوسکی عالم پہ چشم دم نگاہ
اور آئی نظر اوسمین اک رشک ماہ
طرح اوسکی ہرل کی مانوس تھی
کہ گویا وہ شیشے کی فانوس تھی

کہین دیکھہ اوسکی تئین ہوشمند
پری کو کیا ہیگا شیشے مین بند
ہر اک سمت وان نور کا ازدحام
لگے آپنے قد آدم تمام

لپیٹے ہوئے بادلونسی درخت
زمین ہوا صاحب تاج و تخت
ملبب وہ چوپڑ کی پاکیزہ نہر
پڑے چشمہ ماہ سے جسمین لہر

لب نہر پر صاف جو غور کی
تو پٹڑی تھی وہ ایک بلور کی
پڑی اوسمین فوارے چھٹتے ہوے
ہوا بیچ موتی سے لٹتے ہوے

مقرض پڑا اوسمین مقیش جو
گرا ماہ وان رشک سے پر زری ہو
ہر اک جا ستارے اوڑاوین گھٹے
لیے گود مقیش چھوٹی بڑے

غرض اپنی صورت سے تا دونکو توڑ
زمین کو فلک کا بنایا تھا جوڑ
ہوا مین وہ جگنو سی چمکین بہم
ملین جلوہ مہ کو زیر قدم

فقط چاندنی مین کہان طور یہ
زمانہ زر افشان ہوا زر فشان
زمین سے لگا تا سما زر فشان

گل و غنچہ زرین و تاج و خروس
خرامان زری پوش ہر سو وہ طوس
کرین دیکھکر مہر و مہ جنکو غش
ڈھلے ایک سانچے کی اک راس کے

کھڑا ایک نسرین زرنگار
کہ تھے جسکی جھالر پہ موتی نثار
جڑاؤ وہ استادی الماس کے

شراب و کباب و بہار و نگار — جوانی و مستی و بوس و کنار — نہ تھا اور کچھ غم تو اوسکو وہان — بغیر از غم دوری دوستان

اوسی غم مین گھل گھل کے مرتا تھا وہ — سدا شمع سان آہ کرتا تھا وہ — پری وہ جو تھی دل لگائی ہوئے — وہ بیٹھی تھی اوسکو اوڑائی ہوئے

وہ تھی نازنین بھی بہت عقلمند — نہ کھلنے سے کچھ اسکے ہوتی تھی بند — کہا ایک دن اوسنے اک دن نظیر — مری دام مین تو ہوا ہی اسیر

تو اک کام کر اک پہر بھر کہین — کہ پہونچے کہین تیری جی کو گزند — تو رک رک کے دل کو نکر اپنے بند — نہ پہونچے کہین تیری جی کو گزند

سر شام جاتی ہون مین پانی پہ — یہ گھوڑا مین لیتی ہون کل کا کہ — اکیلا تو رہتا ہی اسجا اداس — ولیکن یہ دے تو مچلکا مجھے

کہ گر شہر کیطرف جاوے کہین — تو پھر حال ہو جو گنہگار کا — وہی حال ہو تجھ پہ دلدار کا — کہا کیونکہ مین تجکو جاؤنگا بھول

سنے مجھے جو کہا تمنے سب بقبول — کہا ماہرخ نے کہ تھی تیری بخت — کہ بخشا تجھی مین سلیمان کا تخت

داستان گھوڑے کی تعریف مین

جو اوتر ہی تو کل اسکی یون جو ڑیو — جو برعکس چاہے تو وہان موڑیو

زمین سے لگا اور تا آسمان — جہان چاہیو جائیو تو وہان

کہون کیا مین اوس اسپ کی خوبیان — جو کہیے تو کہیے اوسے بارہا

پرندو چرین جون کب یہ محبوبیان — ذرا اکل کو موڑی فلک پر ہوا

نہ ٹاپ اوسکے نہ یار ہووے کبھی — نہ حشری نہ کمری نہ شب کور وہ

نکھاوے نہ پیوری نہ سووے کبھی — نہ وہ کہنہ لنگ اور نہ منہ زور وہ

نہ ہڈ ڈکھا نہ موتڑو نکا خلل — نہ ساپن نہ اگن نہ بھوزی نہ کاوڑ

نہ پیشانی اوپر ستارہ کا بل — ہر اک عیب سے وہ غرض ہیچ مطلق

یہ گھوڑا جو اس کل کی تھا شہرہ — فلک سیر تھا نام اوس خوش کا — اوسی رخش پر ہو کے جلوہ کنان

سر شام وہ بے نظیر جہان — وہی اک پہر سیر کرتا تھا وہ

داستان وارد ہونے مہ بے نظیر کے باغ مین مدر مہ میر کے

ہر اک طرف سے ہو گذرتا شتاب — کہ پھر قہر تھا ماہرخ کا عتاب

پہر جبکہ بیتا تو پھرتا شتاب — کہ ہوتا چلا ہی مراد مین کمند

کدھر ہی تو اے ساقی شوخ رنگ — اوٹھا سیر کو بے نظیر ایک رات

مری تو سن طبع کو پر لگا — کہ تھی نور مین چاندنی سی دو بہ دو

سنو ایکدن کی یہ تم وارداٹ — لگا شام سی صبح تک وقت نور

سہانا سا اک باغ آیا نظر — کہ دیکھون تو یان کوئی ہی یا نہین

وہ چمکی ہوئی چاندنی جا بجا — سفید ایک دیکھی عمارت بلند

جو دیکھا تو ایسا کچھ آیا نظر — ذرا چلکے اس سیر کو دیکھ لو

یہ عالم جو بھایا تو کوٹھے پہ آ — وہ نکھرا فلک اور مہ کا ظہور

یہ کہنے لگے اور تڑاد بے پاؤن وہ — چلا سایہ سایہ درختون کی آڑ

اوترا اپنے گھوڑے سے اور سر جھکا — لگا جھانکنے اوس مکان کی طرف

تھے اک طرف گنجان باہم درخت — درختون سے جون ماہ ہو جلوہ گر

لگا دانسے چھپ چھپ کے کرنے نظر — کہ لپٹے ہون جسطرح مستان سخت

جو دیکھی تو صحبت عجب ہے وہان — عجب چاندنی ہے عجب ہے سماں — عجب صورتین اور طرفہ محل — چلا دیکھتے ہی دل اوسکا مچل

لگا تکنے حیرت سے ہر ایک سو — نظر آئی وان چاندنی کی بہار — کہ آنکھ سونے کی خیرگی اختیار

نہ آتش کا خطرہ نہ بارش کا ڈر — نہ سردی نہ گرمی کا اوسمین خطر — ہری اور بھرے سب کٹہرے مکان — جہان چاہے جاکے رکھدین وہان

در خشندہ ہر سقف ایوان کی — ہو دیوار جیسے چراغان کی — زمین انکی ساری جواہر نگار — ادھر مین چمن اور ہوا مین بہار

کسیکو ہو جس چیز کا اشتیاق — نظر آئے وہ چیز بالائے طاق — جواہر کے ہی روح و خش و طیور — خرامان پھرین صحن مین دور دور

پھرین ونمین سارے وہ حیوان ہو — کرین رات کو کام انسان ہو — لگے ہر طرف گوہر شبچراغ — وہی دن کو گوہر وہی شب چراغ

بنائے ہوی جال باہم نہال — گل و غنچہ سب انکے دور از خیال — صدا آپ سے آپ گھڑیال کی — کہین ناچ کی اور کہین تال کی

رہے وانکے حجرون کا جو در کھلا — تو دنیا کے باجون کی آئے صدا — وگر بند کرو تبھی ایکبار — تو جون ارغنون اگ نکلین ہزار

مکانون مین محفل کا فرش و فروش — بخط سلیمانی اوپر نقوش — طلسمات کے پردے اور چلمنین — ارادے پہ دل کے اوٹھین اور گرین

خواصین پریزاد اوسمین تمام — پھرین گرد و گرد اوس پری کے مدام — سر اپا برنگ گل آبدار — سراپا برنگ گل آبدار

رکھا شاہزادی کا اوسمین پلنگ — سہ نہر بنگالہ مرصع نگار — قضا را کھلی آنکھ اوس گل کی جو — بنائی وہان شہر کی اپنے بو

نہ وہ لوگ دیکھے نہ وہ اپنی جا — تعجب سے اک اک کو تکتا رہا — اجنبے کا یہ خواب دیکھا جو وان — لگا کہنے یارب مین آیا کہان

تھی جس تھا وہ لڑکا تو سہمان بھی کچھ — ہوا کچھ دلیر اور حیران بھی کچھ — سرہانے جو دیکھی مہ چہاردہ — کہ ہی اجنبی سی وہ اک شمع رو

کہا کون ہی تو یہ کسکا ہی گھر — لی آیا مجھے کون گھر سے ادھر — پھر امنہ کو لی اور ادھر سے ادھر — دیا اوس پری نے یہ ہنسکر جواب

خدا جانے تو کون مین کون ہون — مجھے بھی تعجب ہی مین کیا کہون — پر اب گھر پہ تیرا ہی میرا نہین — تو آئی ہی تجھکو قضا و قدر

یہ گھر کو کہ میرا ہی تیرا نہین — پر اب گھر پہ تیرا ہی میرا نہین — ترے عشق نے مجھکو شیدا کیا — ترا غم مرے دل مین پیدا کیا

چھڑا کر ترا تجھسے شہر و دیار — یہ بندی ہی لائی ہی تقصیر وار — پری ہون نمین اور یہ پرستان ہے — یہان سب یہ قوم بنی جان ہے

کہان صورت بین کہان شکل انس — غرض قہر ہی صحبت انگیز جنس — پری کو ہوئی شادی اوس کو غم — یہ ناچار کیا کر سکے وہ صنم

کبھی یون بھی ہی گردش روزگار — کہ معشوق عاشق کی ہو اختیار — غرض دل کو جون تون لگایا وہان — کہا اوسنے جو کچھ کہا اوسکو ہان

ولیکن نہ عقل و نہ ہوش و حواس — رہے دیکھیونکی طرح وہ اودا س — کبھی اشک آنکھون نمین بھر لائی وہ — کبھی سانس لیکر کہے ہای وہ

وہ محلونکی پھلیں وہ گھر کا سماں — رہی روبرو دھیانمین ہر زمان — وہ شفقت جو ماں باپ کی یاد آئے — تو را تو انکو رو رو کی دریا بہائے

کبھی اپنی تنہائی کا غم کرے — کبھی اپنے اوپر دو عالم کرے — کبھی یاد جب اپنے ناز و نعم — فغان زیر لب وہ کرے دمبدم

بہانے سے دن رات سویا کرے — نہو جب کوئی تب وہ رویا کرے — غرض ہاتھ سے اوسکے یہ کیا تھا یہ پوشیدہ کام — کہ جون مرغ تڑپے اپنا جال مین

غرض ماہرو اوس پہ یکتا تھا نام — پدر سے کیا تھا یہ پوشیدہ کام — کبھی گھر مین رہتی کبھی ہتی دان — کہ تا راز اوسکا نہو وے عیان

وہ پریون مین از بسکہ تھی با شعور — نئی چیز لاتی تھی اوسکے حضور — عجائب غرائب پرستان کے — دکھاتی تھی ہر شب اوسے آن کے

سبے کھانے اور میوے اقسام کے — مہیا سب اسباب آرام کے — نئی کشتیان روز پوشاک کی — خوشا مدسدا جان غمناک کی

سبے سوانگ دانکی ہی راگ و رنگ — کہ تا دل لگے اور نہو جی تنگ — شرابون کے شیشے چھلاق مین — اگر ک وہ کہ نکلے نہ آفاق مین

عجب بحر غم مین ڈبویا مجھے — غرض جان سے تو ڈبویا مجھے — کرون اس قیامت کا کیا مین بیان — ترقی مین ہر دم تھا شور و فغان

لب بام کثرت جو کیسر ہوئی — تلے کی زمین سارے دیر ہوئی — شب آدھی وہ جسطرح سوتے کٹی — رہی تھی جو باقی وہ روتے کٹی

عجب طرح کی شب تھی میہات وہ — قیامت کا دن تھا نہ تھی رات وہ — سحر کی کیا جب گریبان چاک — اوڑانی لگے ملکے سب پہ خاک

اوٹھا شہر مین طرفہ شور و غل — کہ غائب ہوا اس چمن سے وہ گل — غم و درد سے دل جو سینکا بھرا — ہوا باغ سارا وہ ماتم سرا

گیا جبکہ وہ سرو سہی باغ سے — نظر پھول آنی لگے داغ سے — اکڑنا گئی سرو سب اپنا بھول — اوڑانی لگین قمریان سر پہ دھول

صدا ائی جب کوئی اوسنو نکی سنے — تو کو کو سوا اونکی جگر تک بھنے — ہوی خشک اور زرد سارے نہال — ثمر لگ کے پاؤن ہوے پایمال

ترانی سے بلبل کا جی ہٹ گیا — گلون کا جگر درد سے پھٹ گیا — تبسم گیا حزن سے غنچہ بھول — ہوا غم سے ازبس ہو یکے پھول

اوڑا فور نرگس کی آنکھون کا سب — ہوی بال سنبل کے ماتم کی شب — لب جوے اوڑنے لگی گرد گرد — گل اشرفی کا ہوا رنگ زرد

لگی آگ لالی کے دل کو تمام — دیا خاک مین پھینک عشرت کا جام — پڑا ماتم اوس باغ مین اسکہ سخت — ہوے نخل ماتم تمامی درخت

گری غم سے انگور مدہوش ہو — پڑی سارے سانپی سیہ پوش ہو — لگے تھے جو پتے درختون کے ساتھ — وہ ہل ہل کے ملتے تھے افسوس ہاتھ

وہ لبریز جو نہر تھی خوب — سو آنکھون کو وہ رہگی ڈبڈبا — اوچھلتے تھے فوارے جو اوسکے واں — گیا سب نکل اونکا تاب و توان

مژہ پر جو کچھ اشک تھے جھڑ گئے — غرض رو تے رو تے گڑھے پڑ گئے — ہوا حال چشمون کا یا تک تباہ — کیا رخت پانی نے اپنا سیاہ

کہان وہ کنوئین اور کہان آبشار — کوئی دل مین روتی کوئی ڈاڑھ مار — نہ بگلون کا عالم نہ وہ قہقہے — نہ وہ آبجوئین نہ سبزے ہرے

جہان رقص کرتے تھے طاؤس باغ — لگے بولنے واں منڈیر و زاغ — سہانی وہ چھائین جو دلفریب تھین — سو کیا ہو کہ اب دل لگی واں نہین

منقش جہان تھے و در نگین مکان — ہوی سب وہ جون بیدہ خونچہ کان — گلون کی طرح کھل رہی تھی جو دل — سو وہ سب خزان سے ہوی مضمحل

خزان کا الم دل مین جو اگرا — جگر برگ گل کیطرح جھڑ پڑا — نہ غنچہ نہ گل نے گلستان رہا — فقط دل مین اک خار ہجران رہا

وزیرون نے دیکھا جو احوال شاہ — کہ ہوتی ہے اب اسکی حالت تباہ — کہا گو جدائی گوارا نہین — ولیکن خدائی سے چارا نہین

نصیبون سے شاید ملے وہ شتاب — خدا جانے اب اسمین کیا بھید ہے — یہ کہتے ہین جیتونکو امید ہے

غرض وہ اسکی نزدیک کیا دور ہے — نہین ایک صورت پہ کوئی مدام — اوسیکی غرض ذات کو ہے قیام

داستان پریستان مین لیجانے کی

یہ کہہ اور شہ کو بٹھا تخت پر — بہر نوع رہنے لگے یکدگر

لٹایا بہت باپ نے مال و زر — ولیکن نپائی کچھ اوسکی خبر

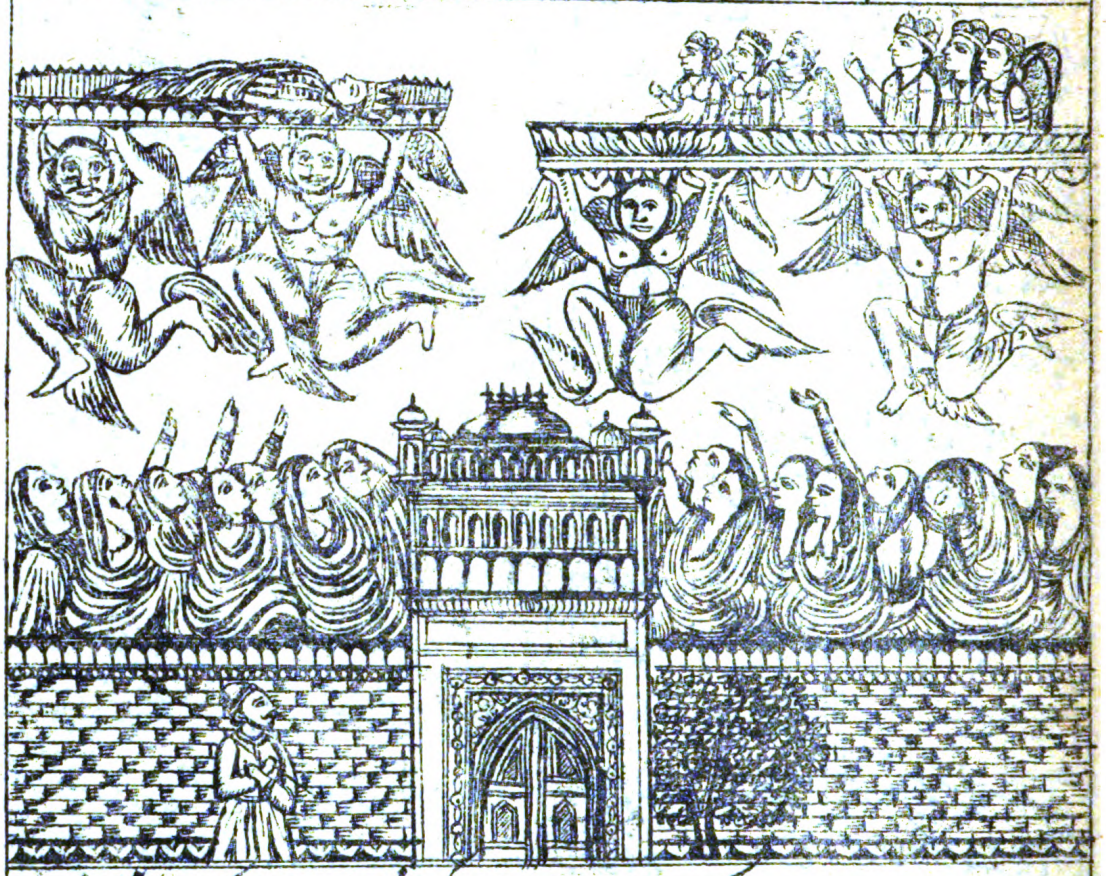
مجھے دیکھ کر کھوج اوسکا بتا — کروان اب پریستان مین جستجو

اوڑی جو پری وان سے لیکر اوسے — کہ جسکے گلو سے ہوتا رو و داغ

ریاحین و گل اوسمین انواع کے — نہ یاکی سے کوٹھی نہ یاکی سے گھر

مطلا منقش مشبک تمام — کہ زرد یکا جون زعفران پر ہوے

تصویر اوڑا لیجانے پری کی شاہزادے کو



داستان حالت تباہ کرنے ماں باپ کی شاہزادی کے غائب ہونے سے

شتابی مجھے سا نیا دی شہر | کہ یہ حال سنکر ہوا دل کباب | یہانتک تو قصہ مین چھوڑا یہان | ذرا اب سنو عمر دونکا بیان
کروں حال ہجران زدونکا رقم | کہ گذرا جدائی سے کیا اونپہ غم | کھلی آنکھ جو ایک کی ان نہین | تو دیکھا کہ وہ شاہزادہ نہین
نہ ہو وہ پلنگ اور نہ وہ ماہرو | نہ وہ گل ہو اور سجا نہ وہ بو | رہے دیکھ یہ حال حیران کار | کہ یہ کیا ہوا ہاے پروردگار
کوئی دیکھ یہ حال رونے لگی | کوئی غمسے جی اپنا کھونے لگی | کوئی بلبلائی سی پھرنے لگی | کوئی ضعف کھا کھا کے گرنے لگی
کوئی سر پہ رکھ ہاتھ دلگیر ہو | گئی بیٹھ ماتم کی تصویر ہو | رہی زرنگس سا کھڑی کی کھڑی
رہی کوئی اونگلی کو دانتون تلے | کسینے کہا گھر ہوا یہ خراب | طمانچون سی جون گل کیرنگ گال
نہ بن آئی کچھ انکو اسکے سوا | کہ کہیے یہ احوال بادشہ سے جا | گر خاک پر کہکے ہاے اسپر
کلیجہ پکڑ ماں تو بس رہ گئی | کلی کیطرح سے بکس رہ گئی | کیا خادمان محل نے ہجوم
کہا شہ نے واں کا مجھے دو بتا | غریز و جہان سے وہ یوسف گیا | دکھایا کہ سویا تھا وہ سیمبر
یہی تھی جگہ وہ جہان سے گیا | کہا ہاے بیٹا تو یان سے گیا | نظر تو نے مجھپر کی بے نظیر

کہا شہ نے ابتو گئے دن نکل — اگر یون ہے مرضی تو کیا ہے خلل — پر اتنا ہے اوس سے خبردار ہون — جنمون کی ہو چوکی وہ بیدار ہون

لب بام پر جب وہ سوئے صنم — کرین سورہ نور کو اوسپہ دم — تمھارا مرا بول بالا رہے — یہ اوس گھر کا قائم اقبال رہے

کہا تب خواصون نے حق ہی ہے اپنا — یہی ہے کہ ہم بھی رہین روسپید — پھرین حکم پر واں سے پھر شاہ کا — بچھونا وہین جاکے ماہ کا

تقضارا وہ دن تھا اوسی سال کا — غلط وہم ماضی مین تھا حال کا — سخن مولوی کا یہ سچ ہے قدیم — کہ آئی قضا کی ہوا حمق حکیم

پڑی اپنے اپنے جو سب عیش بیچ — نسمجھے زمانی کی کچھ اونچ نیچ — نہ دریافت تھی اس زمانی کے طور

کہ اس بیوفا کی نئی ہے ترنگ — یہ گرگٹ بدلتا ہی ہر دم مین رنگ — کہ ہر فرق صبحش نہ صندل نہ تخت

ندارد تعجب زنیرنگ دہر — کہ آرد زیک خفتہ تریاک زہر — کہ چارون طرف ماہ ہی جلوہ گر

شتابی سے اوٹھہ ساقی سیمبر — بلورین گلابی مین بھر کے جام — کہ آیا بلندی پہ ماہ تمام

داستان شاہزادی کے کوٹھے پر سونے کی اور پری کے اوڑا لیجانے کی

جوانی کہان اور کہان پھر یہ سن — مثل ہی کہ ہی چاندنی چار دن — تو پھر جانیو کہ اندھیرا ہے

وہ سونیکا جو تھا جڑاؤ پلنگ — کہ سیمین تنونکو ہو جسپر امنگ — اگر می کی دینے مین کچھ دیر ہے

کہ ہو چاندنی جس صفا کی غلاف — سراسر اوپنے وہ مقیش کے — کہ تھے رشک آئینہ صاف کے

گلابی چادر اک اوسپہ شبنم کی صاف — کسے اوپنے وہ مقیش کے — کہ جھومر نمین تھے جسکے موتی لگے

دھرے اوسپہ تکیے کئی نرم نرم — کہانتک کوئی اونکی خوبی کو پائے — جسے دیکھہ آنکھونکو آرام آئے

وہ گل تکیے اوسکی جو تھی رشک ماہ — کہ ہر وجہ تھی اونکو خوبی مین راہ — تو رخسار رکھہ اوسپہ سوتا تھا وہ

چھپائے سے ہوتا ہے حسن اوسکا ماند — کبھی نیند مین جیکو ہوتا تھا وہ — کہ جیسی ہون دو چشمون کے ایک سی

زبس نیند مین تھا جو وہ ہو رہا — دیے تھے لگا اوسکی پلکون پہ چاند — ہوئی دونون کے حسن کی ایک جت

ہوا اوسکے سونے پہ عاشق جو ماہ — بچھونے پہ آتے ہی بس سو رہا — وہ سویا جو اس آن ہے بے نظیر

وہ پھولونکی خوشبو وہ ستھرا پلنگ — لگا دی ادھر آہ نے اپنی نگاہ — وہ مہ اوسکے کوٹھے کا بالا ہوا

غرض سب کو وان عالم خواب تھا — جوانی کی نیند اور وہ سونیکا رنگ — جہانتک کہ چوکی کی تھے باری دار — ہوا جو چلی سو گئے ایک بار

غرض سب کو وان عالم خواب تھا — مگر جاگتا ایک مہتاب تھا — قضارا ہوا اک پریکا گذر — پڑی شاہزادی پہ اوسکی نظر

بھبوکا سا دیکھا جو اوسکا بدن — جلا آتش عشق ہی اوسکا تن — ہوئی لاکھہ جی ہی وہ اوسپہ نثار — وہ تخت اپنا لالی ہوا آوتار

جو دیکھا تو عالم عجب ہے یہان — منور ہی سارا زمین آسمان — دوپٹے کو اوسنے کی منہ ہی اوٹھا — دیا گال ہی گال اپنا ملا

اگرچہ ہوئی تھی زیادہ ہوس — ولیکن حیا نے کہا اوسکو بس — می عشق مین پھر یہ سوجھی ترنگ — کہ لیجیے اسکا امانت پلنگ

محبت کی آئی جو دل مین ہوا — وہان سے اوسی لے اوڑی لیجا — ہوا مین ستارہ سا چمکا دو چند

شب مہ مین وہ یون زمین سے اوٹھا — چلے شیر جسطرح سے جوش کھا — کہ اوسنے کا پہونچا فلک پر دماغ

غرض لیگئی آن کی آن مین — اوڑا کر وہ اوسکو بیابان مین — زمانی کی جیسی ہی پستی و بلند

بندھین پگڑیان طلائی کی سر اوپر — چمکا چوندھین جس سے آوے نظر — دوہاتھو نین سوئی کی موڑی کمر — جھلک جسکی ہر ہر قدم پر پڑے

وہ ماہی مراتب وہ سرو روان — وہ نوبت کا ڈولھا کا جیسے سمان — وہ شہنائیو نکی صدا خوشنما — سہانی وہ نوبت کی آوے صدا

وہ آہستہ گھوڑو نپہ نقارچی — قدم باقدم بالباسِ ندی — بجاتے ہوئے شادیانے تمام — چلے آگے آگے ملے شادوکام

سوار اور پیادہ صغیر و کبیر — جلو مین تمامی امیر اور وزیر — وہ نذرین کرتے جس جس نے تھین ٹھانیان — شہ وشاہزادی کو گذرانیان

ہوی حکم سی شاہ کی پھر سوار — چلے سب قرینے سی باندھی قطار — سجے اور سجائی سبھی خاص و عام — لباس ندی مین ملبس تمام

طرق کی طرق اور پرے کی پرے — کچھ ادھر اودھر کچھ دور کچھ پرے — مرصع کے سازون سے کوتل سمند — کہ خوبی مین رشکِ القدس سے وہ چند

وہ فیلونکی اور میکڈنبر کی شان — جھلکتے وہ مقیش کے سائبان — چلے پایہ تخت کے ہو قریب — بدستور شاہانہ بنتے جریب

سواری کے آگے پے اہتمام — لیے سونے روپے کے عاصے تمام — نقیب اور جلودار اور چوبدار — یہ آپسمین کہتے تھے ہر دم پکار

اوسی اپنے معمول و دستور سے — ادب سے تفاوت سے اور دور سے — دوجانب سے باگین لیے آئیو — بڑھی جائین آگے سے چلتے قدم

بڑھی عمر و دولت قدم باقدم — غرض اسطرح سی سواری چلی — کہے تو کہ بادِ بہاری چلی

تماشائیو نکا جدا تھا ہجوم — کہ ہر طرف تھی لاکھ عالم کی دھوم — دکانونپہ تھی بادے کی جھلک

منڈھے تھے تمامی سی دیوار و در — تمامی تھا وہ شہر سونیکا گھر — کیا تھا زبس شہر آئینہ بند — ہوا چوک کا لطف دوچند چند

رعیت کی کثرت ہجوم سیاہ — گذرتی تھی گڑ گڑ کی ہر جا بگاہ — ہوا اک سطح تھا جون زمین چمن

یہ خالق کی قدرت کا ملہ — تماشے کو نکلی زن حاملہ — تماشے کو نکلے وضیع و شریف

وحوش و طیور و ن تلک بے فضل — پڑی آشیانو نسی اپنے نکل — سو وہ آشیانی مین تڑپا کیا

زبس شاہزادہ بہت تھا حسین — ہوی دیکھ عاشق کہین و مہین — کیا اوسنی جھکجھک کے اوسکو سلام

دعا شاہ کو دی کہ بار آگہ — سدا یہ سلامت رہی مہر و ماہ — کہ روشن رہے شہر پر روگار

غرض شہر سے باہر اک سمت کو — کوئی باغ عشاقہ گاہ آیسمین تھا — رعیت کو دکھلا کے اپنا بسر

اوسی کثرت فوج سی ہو سوار — پھرا شہر کیطرف وہ شہریار — گئے اپنی منزل مین شمس و قمر

جہانتک کہ تھین خادمان محل — خوشی سی وہ ڈیوڑھی تک آئین نکل — لیا سب نے آپیشوا حال حال

بلائین لگین لینے سب ایکبار — کیا جی کو یکدست سب نے نثار — بندھا ناچ اور راگ کا وان سمان

پہر رات تک پہنے پوشاک وہ — رہا ساتھ سب کے طرب ناک وہ — پڑا جلوہ لیتا تھا ہر طرف

نظارے سی تھا اوسکی دل کو سرور — عجب عالمِ نور کا تھا ظہور — کہے تو کہ دریا تھا سیماب کا

ہوا شاہزادے کا دل بیقرار — یہ دیکھی جو وان چاندنی کی بہار — کہا آج کوٹھی پہ پچھے پلنگ

خواصون نے جا شاہ سی عرض کی — کہ شہزادی کی آج یون ہے خوشی — کہ بچھایا ہی عالم الغ بام کا

کیا غسل جب اس لطافت کا تن
اوڑھا کھیں لائے اودے ہاتھوں اپنے

نہا دھو کے نکلا وہ گل اسطرح
کہ بدلی سے نکلے ہے مہر سطلع

غرض شاہزادی کو نہلا دھلا
دیا خلعت خسروانہ پہنا

جواہر سراسر پہنایا اودے
جواہر کا دریا بنایا اودے

کڑے سی کنگن اور کلغی اور نورتن
کیا ایک سے ایک زیب بدن

مرصع کا پیچ جون موج آب
سنور بیشکل بخ آفتاب

وہ موتی کی مالا بصد زیب و زین
کہیں جسکو آرام جان دل کا چین

جواہر کا تن پر غجب تھا طہور
کہ ایک اک عدد اوسکا تھا کوہ طور

غرض ہو کے اس طرح آراستہ
خرامان ہوا سرو نوخاستہ

نکل گھر سے جسدم ہوا وہ سوار
کیے خوان گوہر کے اوپر نثار

زبس تھا سواری کا باہر ہجوم
ہوا جیکہ ڈنکا پڑی سب میں دھوم

برابر برابر کھڑی تھے سوار
ہزاروں ہی تھی ہاتھیوں کی قطار

تصویر سواری شاہزادہ منظیر جانب باغ



سنہری و روپہلی وہ عماریاں
شب و روز کی سی طرحداریاں

چمکتے ہوئی بادلی کے نشان
سواروں کی غٹ اور بانکوں کی شان

ہزاروں ہی اطراف میں پالکی
جھلا بور کی جسکی نالکی

کہاروں کی زربفت کی کرتیاں
اور اونکی بے پاؤں کی پھرتیاں

رکھا چھوٹتی ہی جو لکڑی پہ ہاتھ — کیا اپنے قبضے مین سب دسکا فن — ہوئین دست و بازو کی مضبوطیان — اوڑا مین گئی ہاتھ مین گھوڑیان

رکھا موسقی پہ جو کچھ کچھ خیال — کیے قید سب اسنے ہاتھ نمین تال — طبیعت گئی کچھ جو تصویر پہ — رکھے رنگ سب اوسکی مد نظر

کئی فن مین سیکھا یہ کسب قشنگ — کہ حیران ہوئے دیکھ اہل فرنگ — سو اان کمالونکی کتنے کمال — مروت کی خو آدمیت کی چال

رزالونسے نفرت دنسی نفرت اوسے — صداقت بلونسی ہی صحبت اوسے — گیا نام پر اپنے وہ دلپذیر — ہر اک فن مین سچ مچ ہوا بینظیر

داستان سواری کی تیاری کے حکم مین

پلا ساقیا مجکو اک جام مل — جوانی پہ آیا ہی ایام گل

فنیمت شمر صحبت دوستان — کہ گل پنجروزست در بوستان — تمرّی کھلائی کا گر ہو سکے — شتابی سی بولی جو کچھ ہو سکے

کہ رنگ چمن پر نہین اعتبار — یہان خرخ مین ہی خزان و بہار — پڑی جب کہ بارھوین سال کی — کھلی گل چھڑی تنکی سنجال کی

کہا شہ نی بگوا نقیبون کو شام — کہ ہون صبح حاضر سبھی خاص و عام — سواری تکلف سے تیار ہو — مہیا کرین جو کہ درکار ہو

کرین شہر کو ملکے آئینہ بند — سوار یکا ہو لطف جس سے دوچند — کہ نکلے گا کل شہر مین بینظیر — رعیت کے خوش ہون صغیر و کبیر

یہ فرما محل مین گیا بادشاہ — نقیبون نے سن حکم بی پی راہ — ہوئی شب بیا مے جام شراب — گیا سجدہ شکر مین آفتاب

خوشی مین گئی جلد جو شب گذر — ہوئی سامنے سے نمایان سحر — عجب شب تھی وہ جون سحر سے سفید — عجب روز تھا مثل روز امید

داستان حمام مین نہانے کی لطافت مین

گیا مژدہ صبح لے ماہتاب — اوٹھا سوج آنکھونکو ملتا شتاب

کہا شاہ نے اپنے فرزند کو — کہ بابا نہا دھو کے تیار ہو

پلا آتشین آب پیر مغان — کہ بھولی مجھے گرمی سرد جہان — اگر چاہتا ہی مری دل کو چین — ندینا وہ ساغر جو ہو قلقلین

کہ دورت مری دل کی دھوویگا — فضا شیشہ می کو دھوو ہوا کی لا — کہ سرگرم حمام ہی بے نظیر — گیا ہی نہانے کو بدر منیر

ہوا جبکہ داخل وہ حمام مین — عرق آگیا اوسکی اندام مین — تن نازنین نرم ہوا اوسکا کل — کہ جسطرح ڈوبی ہی شبنم مین گل

پرستار باندھی ہوئے لگیان — سہ دھرسی طاس لیکر وہان — لگین ملنے اوس گلبدن کا بدن — ہوا ڈبڈبا آپ سے وہ چمن

نہانیمین یون تھی بدنکی دمک — برسنے مین بجلی کی جیسے چمک — نظر آئی جیسے دو گلبرگ تر — لہو پر جو پانی پڑا سر بسر

ہوا قطرہ آب یون چشم بوس — کہی تو پڑی جیسے نرگس پہ اوس — ٹپکنے لگا اوس سے انداز حسن — لگا ہونے ظاہر جو اعجاز حسن

گیا حوض مین جب شہ بے نظیر — پڑا آب مین عکس ماہ منیر — وہ گورا بدن اوسمین اوسکی تر — کہے تو کہ ساون کی شام و سحر

تھی سی تھا بالونکا عالم عجب — نہ دیکھی کوئی خوبرو اوس سی شب — کہ جون بھیگتی جاے صحبت مین رات — کہون اوسکی خوبی کی کیا تجھسے بات

زمین پر تھا اک موجہ نور خیز — ہوا جب وہ فوارہ سان آب ریز — اوسے دیکھ پانیکو بیاختیار — کیا خاد مونن نے جو آہنگ پا

ہنسا کھلکھلا وہ گل نوبہار — عجب عالم اوس وقت زمین پر ہوا — اثر گدگدی کا جبین پر ہوا

ہنسا اوس ادا سی کہ سب ہنس پڑے — دعا مین لگے سینے بے اختیار — کہا خوش رکھے تجھکو پروردگار

کہ تیری خوشی سی ہی سبکی خوشی — مبارک تجھی روز و شب کی خوشی — نہ آوی کبھی تیری خاطر پہ میل — چمکتا رہے یہ فلک کا سہیل

کہین تخم پاشی کرین گود کر — نہیری جماوین کہین کھود کر — رہین ہاتھ جوئن مست گرد نمین ڈال
لب جو پہ آئینے مین دیکھہ قد — اگر نا کھڑی سرو کا جد نہ تد — ہرا مان صبا صحن مین چار سو — دماغون کو دیتی ہر اک گل کی بو
کھڑی نہر پر قاز اور قرقرے — لیے ساتھہ مرغابیون کے پرے — صدا قرقرونکی ہنسونکا وہ شور — درختون پہ بیٹھے منڈیرون پہ مور
چمن آتش گل سے دہکا ہوا — ہوا کی سبب باغ مہکا ہوا — صبا جو گئی ڈھیریان کر کی بھول — پڑی ہر طرف موسر پونکی پھول
وہ کیلونکی اور موسرپونکی چھاؤن — لگی جائین آنکھین لیے جسکا نان — خوشی سی گلونیسد البلبلین — تعشق کی آپسمین باتین کرین
درختون پہ برگونکی کھودی ورق — کہ لیین طوطیان بوستان کا سبق — سمان قمریان دیکھہ اوس آن کا — پڑھین باب بیسم گلستان کا
وہ اداٴیان اور مغلانیان — پھرین ہر طرف وسمین جلوہ کنان — خواصون کا اور لونڈیونکا ہجوم — محل کی وہ چہلین وہ آپسکی دھوم
تکلف کے پہنے پھرین سب لباس — رہین رات دن شاہزادی کے پاس — کنیزان مہر وکی ہر طرف ریل — چنبیلی کوئی اور کوئی راٴی بیل
رنگیلی کوئی اور کوئی شاہم و شب — کوئی چیت لگن اور کوئی کام دیب — کوئی کیتکی اور کوئی گلاب — کوئی مہرتن اور کوئی ماہتاب
کوئی سیوتی اور ہنس مکھ کوئی — کوئی دل لگن اور رتن سکھ کوئی — ادھر اور اودھر آتیان جاتیان — پھرین اپنے جوبن کو دکھلاتیان
کہین اپنے پیے سنوارے کوئی — اری اور سیلی پکارے کوئی — کہین چٹکیان اور کہین تالیان — کہین قہقہے اور کہین گالیان
بجاتی پھری کوئی اپنی کروی — کہین واہ وا اور کہین واچھڑے — کہین سعیت بوٹی کہین تار توڑ — دکھاوے کوئی گوکھرو موڑ موڑ
اداسے کوئی بیٹھی حقہ پیے — دم دوستی کوئی بھر بھر جیے — کوئی حوض مین جا کی غوطہ لگاے — کوئی نہر پر پانون بیٹھی ہلاے
کوئی اپنی طوطی کی لیوی خبر — کوئی اپنی مینا پہ رکھے نظر — کسیکو کوئی دھول مارے کہین — کوئی جان کو اپنی وارے کہین
کوئی آرسی اپنے آگے دھرے — اداسے کہین بیٹھی کنگھی کرے — مقابہ کوئی کھول مسی لگاے — لبونپر دھڑی کوئی اپنی جماے
ہوا اون گلونسی دوبالا سمان — اوسی باغ مین تھا وہ سرو روان — غرض لوگ تھے یہ جو ہر کام کے — یہ سب واسطے اوسکے آرام کے
پلا جب وہ اس ناز و نعمت کے ساتھہ — پدر اور مادر کی شفقت کے ساتھہ — ہوئی اوسکے مکتب کی شادی عیان — ہوا پھر اونھین شادیونکا سمان
معلم اتالیق منشی ادیب — ہر اک فن کی استاد بیٹھے قریب — پڑھانے لگے علم اوسکو تمام — کیا قاعدے سے شروع کلام
دیا تھا زبس حق نے ذہن رسا — کئی سال مین علم سب پڑھ چکا — پڑھا اوسنے منقول و معقول سب — معانی و منطق بیان و ادب
خبردار حکمت کی مضمون سے — غرض جو پڑھا اوسنے قانون سے — زمین آسمان مین پڑی اوسکی دھوم — لگا ہیئت و ہندسہ تا نجوم
کیے علم نوک زبان حرف حرف — اسی نحو سے اوسنے کی عمر صرف — عطارد کو آنے لگی اوسکی ریس — ہوا سادہ لوحی مین وہ خوشنویس
ہوا جبکہ نو خط وہ شیرین رقم — پڑھا کر لکھے سات سے نو قلم — لکھا نسخ و ریحان و خط غبار — لیا ہاتھہ جب خامہ مشکبار
عروس الخطوط اور ثلث و رقاع — خفی اور جلی مثل خط شعاع — شکستہ لکھا اور تعلیق جب — رہے دیکھہ حیران الے تالیق سب
کیا خط گلزار سے جب فراغ — ہوا صفحہ قطعہ گلزار باغ — کرون علم اوسکا کہانتک عیان — کہ ہی خوب اب مختصر یہ بیان
کمان کے جو در پی ہوا بے نظیر — لیا کھینچ چلے مین سب فن تیر — صفائی مین سو فارسیکان کیا — کیا جبکہ تو وہ یہ طوفان کیا

چلونگا تماشا تھا آنکھونکا جاں
نگہ کو وہان سے گذرنا محال

وہ دیوار اور در کی گلکاریاں
سنہری مغرق چھتین سارین

دیے ہر طرف آئینے جو لگا
گیا چوگنا لطف اوسمین سما

وہ مخمل کا فرش اوسکا ستھرا کہ بس
بڑھے جسکی آگے نہ پای ہوس

رہین الخلخی اوسمین دوش مدام
معطر شب و روز جس سے مشام

چمکتا تھا اسطرح ہر آن مین
چھپر کھٹ مرصع کا دالان مین

زمین پر تھی اسطور اوسکی جھمک
ستارونکی جیسے فلک پر چمک

کہ صندل کا اک پارچہ تھا عیان
زمین نکا کرون اوسکی کیا نمین بیان

سنی سنگ مرمر کی چوپڑ کی نہر
گئی چار سو اوسکے پانی کی لہر

کچھ اک درد دل اوسسے سینے وہی
قرینے سے گرداو اوسکے سرو سہی

کھول کیا مین کیفیت دار نست
لگائی رہین تاک دان می پرست

چمن سارا سیراب اور رو بہ بہے
ہوای بہاری سے گل لہلہے

زمرد کی مانند سبزے کا رنگ
روش پر جواہر لگا جیسے سنگ

گل اشرفی نے کیا زر نثار
روش کی صفائی پہ بے اختیار

چمن سے مہکا باغ گل سے چمن
کہین نرگس و گل کہین یاسمن

کہین رای بیل اور کہین موگرا
چنبیلی کہین اور کہین موتیا

گھڑی مے شاخ شبو کی ہر جا نشان
مدن بان کی اور ہی آن بان

جدی اپنی موسم مین سبکی بہار
کہین ارغوان اور کہین لالہ زار

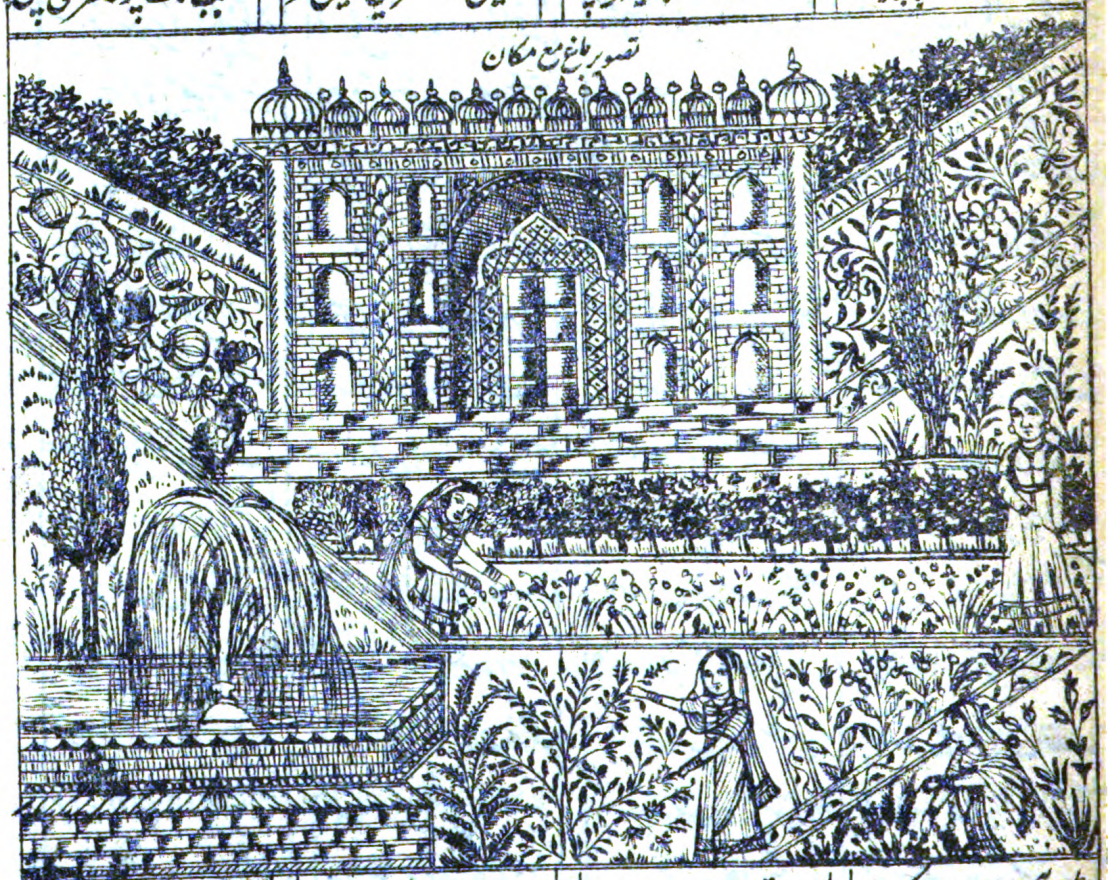
کہین جعفری اور گیند کہین
سمان شبو کا و دیونکا کہین

ہر اک گل سفید یسی مہتاب وار
عجب چاندنی مین گلونکی بہار

کھڑے سرو کیتکے چنپے کے جھاڑ
کہے تو کہ خوشبوئیونکے پہاڑ

عجب رنگ پر زعفرانی چمن
کہین نسرین نسترن

تصویر باغ مع مکان



پڑی آب جو ہر طرف کو بہے
کرین قمریان سرو پر چہچہے

اوسی اپنے عالم مین منہ چومنا
گلون کا لب نہر پر جھومنا

وہ جھکجھک کے گرنا خیابان پر
نشے کا سا عالم گلستان پر

چمن کو لگین دیکھنے بھالتین
لیے ہاتھ مین سیلچے مالتین

خواصونکو خوجونکو جوڑی دیکے — پیادی جو تھے اونکو گھوڑی دیکے — خوشی سی کیا یان تلک زر نثار — جسے ایک دینا تھا بخشے ہزار

کیا بھانڈ اور بھگتیون نے ہجوم — ہوئی آ کے مبارک کی دھوم — لگا کہنے چوپہ پر نی تمام — کہ اتنک ہین یون ہر نکارو کا نام

جہانتک کہ سازندی تھی ساز کے — دھنی دوست کے اور آواز کے — جہانتک کہ تھی گائیک اور رہت کا — لگے گانے اور ناچنے ایک بار

لگے بجنے قانون و بین و رباب — بہا ہر طرف جو ہے عشرت کا آب — لگی تھاپ طبلونکی ہر رنگ کی — صدا اونچی ہونی لگی چنگ کی

کما چونکو سازندگیون کو بنا — خوشی سی ہر اک اونکی تر بین ملا — لگا موم تارونپہ منہ چنگ کے — ملا سر طنبورون کے اور رنگ کے

ستارون کے پردے بنا کر درست — بجانے لگے سب وہ چالاک دست — گئی بائین کی آسمان تک گمک — اوٹھا گنبد چرخ سارا دھمک

خوشی کی زلس ہر طرف تھی بسط — لگے ناچنے اوسپہ اہل نشاط — کنارے کی جوڑی لچکتے ہوئے — وہ پانوونکی گھنگرو جھمکتے ہوئے

وہ بانکے چمکتے ہوئے کان مین — پھرکنا وہ نتھنی کا ہر آن مین — وہ گھنگھٹا وہ بڑھنا اداونکی سا — دکھانا وہ کھڑکے چھاتی پہ ہاتھ

کبھی دل کو پانو ونسی مل ڈالنا — نظر سے کبھی دیکھنا بھالنا — دکھانا کبھی اپنی چھب مسکرا — کبھی اپنی انگیا کو لینا چھپا

کسیکے چمکتے ہوئے نور تن — کسیکے وہ مکھڑے پہ نتھنی کی پھبن — وہ دانتونکی مسی وہ گلبرگ تر — شفق مین عیان جیسے شام و سحر

وہ گرمی تھی چہرے کی جون آفتاب — جسے دیکھکر دل کو ہو اضطراب — چمکنا گلو نکا صفا کے سبب — وہ گردن کے ڈورے قیامت غضب

کبھی منہ کی تئین پھیر لینا ادھر — کبھی چوری چوری سی کرنا نظر — دوپٹے کو کرنا کبھی منہ کی اوٹ — کہ پردے مین ہو جاے دل لوٹ پوٹ

ہر اک تان مین اونکو ارمان آ — کہ دل لیجیے تان کی جان آ — کوئی فن مین سنگیت کے شعلہ رو — یہ رم جوگ کچھ لیے پھرملو

کوئی ڈیڑھ گت ہی مین پانوں نکالے — کھڑی عاشقون کے دلونکو ملے — کوئی دائرے مین بجا کر پرن — کوئی دمدمے مین بجا پنا فن

غرض ہر طرح دل کو لینا اونھین — نئی طرح سی داغ دینا اونھین — کبھی مار ٹھوکر کرین قتل عام — کبھی ہاتھ اوٹھا لیوین گر تو تھام

کہین دھرپت اور رگیت کا شور و غل — کہین قول و قلبانہ و نقش و گل — کہین بھانڈ اور لویونکا سمان — کہین ناچ کشمیر پوربیا و ہان

مچیر ایکھاوج گلے ڈال ڈھول — بجانے تھے اوسجا کھڑے باندھ گول — محل مین جو دیکھا تو اک دھوم دھام — مبارک سلامت کی تھی دھوم دھام

پری پیکرون کا ہر اک جا ہجوم — وہان بھی پڑی عیش و عشرت کی دھوم — چھٹی تک غرض تھی خوشی کی سی بات — کہ وہ عید اور رات تھی شب برات

بڑھی ابر ہلی برسنے جمن لال — برس گانٹھ جس سال اوسکی ہوئی — دل بستگان کی گرہ کھل گئی

محل مین لگا پلنے وہ نونہال — ہوئی تھی جو کچھ پہلے شادی کی دھوم — اوسی طرح سے پھر ہوا دان ہجوم

بڑھایا گیا دودھ اوس ماہ کا — ہوئی بلکہ دونی خوشی کی ترنگ — وہان آنکھ کو نرگسون نے ملا

طوائف وہی اور وہی راگ و رنگ — وہ گل پانون سے اپنی خسن جا چلا — کہی ہر دے آزاد تب اوسکے تانون

داستان طیاری مین باغ کے

لگا پھرنے وہ سرو جب پانون پانون

خیال ارغوانی پلاسا قیا — کہ تعمیر کو باغ کی دل چلا — دیا شہ نے ترتیب اک خانہ باغ — ہوا رشک سے جسکے لالہ کو داغ

عمارت کی خوبی در و نکی وہ شان — لگے جسمین زر بفت کے سائبان — چھتین اور پردے بندھے رنگا رنگ — در و نپر کھڑی بست بستہ بہار

کوئی ڈور سے دیپہ اٹکا ہوا — کوئی گرد پہ خوبی سی لٹکا ہوا — وہ مقیش کی ڈوریان ہر بسر — کہ مہ کا بندھا جسمین تار نظر

نہ نکلے یہ باہر ہو برس تک مہ
کہا جان کی سب طرح خیر ہی
کچھ ایسا نکلتا ہی دیدھی مین اب
کہا شہ نے اسپر نہین اعتبار
خدا پر نہ بس اوسکو تھا اعتقاد
نکالا مراد و نکالا آخر سراغ
اوسی سال مین یہ تماشا سنو
جو کچھ دلپہ گذرے تھے رنج و تعب
خوشی سے پلا مجھکو ساقی شراب
گئے نو مہینے جب اوسپر گذر
نظر کو نہو حسن پر اوسکے تاب
خواصون نے خواجہ سراؤن نے جا
سکندر نژاد اور دارا حشم
یہ سنتے ہی مژدہ بچھا جا نماز
دوگانہ غرض شکر کا کر ادا
کہا جاؤ جو کچھ کہ درکار ہو
کہ نوبت خوشی کی بجاوین تمام
بنا ٹھاٹھ نقار خانی کا سب
دیا زیر کو پہلے بم سے ملا
بجے شادیانے جو وان اوسگھڑی
سرون پر وہ سر پیچ معمول کے
علکور و نمین نوبت کے شادی کی دھن
مچی جھانج ڈنی جو خوشی کی نوا
محل سے لگا تا بدیوان عام
دیی شاہ نے شاہزادے کی نا ون

رہے برج مین یہ مہ چاردہ
مگر دشت غربت کی کچھ سیر ہی
خرابی ہوا و سپر کیسکے سبب
جو چاہی کرے میرا پروردگار
لگا مانگنے اپنے حق سے مراد
دگائی ادھر لو تو پایا چراغ

داستان تولد ہونے شاہزادہ بی نظیر کی

کوئی دمنین بجتا ہی چنگ و رباب
ہوا گھر مین شہ کے تولد پسر
ادسے دیکھ بیتاب ہوا آفتاب
گئی تذرین گذرانیان اور کیا
فلک مرتبت اور عطارد رقم
کیے لاکھ سجدے کہ اے بے نیاز
وہ نذرین خواصونکی جو جونکی ہی
کہا شاہ نے جشن کا
نقیبونکو بلوا کے یہ کہدیا
خبر سنکے یہ شاد ہون خاص و عام
غلاف اونپہ بانات پر زر کا ٹانک
کہا زیر نے بم سے بہر شگون
بہم ملکے بیٹھے جو شہنا نواز
خوشی سے ہوے گال گل پھول کے
لگے لینے اوبجین خوشی سے نئی
ترہی اور قرنای شادیکی دم
نئے سر سے عالم کو عشرت ہوئی
چلے لیکے نذرین امیر و وزیر
امیرونکو جاگیر لشکر کو زر

کہا سنکے یہ شہ نے اونکے تئین
کوئی اوسپہ عاشق ہو جن و پری
ہوئی کچھ خوشی شہ کو اور کچھ الم
یہ فرما محل مین در آمد ہوئے
خدا سے لگا کرنے وہ التجا
سحاب کرم نے کیا جو اثر

کرون نغمہ تہنیت کو شروع
عجب صاحب حسن پیدا ہوا
ہوا وہ جو اوس شکل سے دلپذیر
مبارک تجھے اے شہ نیکبخت
رہے اوسکے تسلیم پر نگین
تجھے فضل کرتی نہین لگتی بار
تہنیت کیا شاہ نے جشن کا
کہو خانسامان سے تیار ہو
یہ مژدہ جو پہونچا تو نقارچی
غلاف اونپہ بانات پر زر کا ٹانک
کہا زیر نے بم سے بہر شگون
بہم ملکے بیٹھے جو شہنا نواز
لگے لینے اوبجین خوشی سے نئی
ترہی اور قرنای شادیکی دم
نئے سر سے عالم کو عشرت ہوئی
چلے لیکے نذرین امیر و وزیر
امیرونکو جاگیر لشکر کو زر

کہو جی کا خطرہ تو اسکو نہین
کوئی اوسکا معشوق ہوا سرتمی
کہ دنیا مین تو ام ہی شادی و غم
منجم وہان سے برآمد ہوئے
لگا آپ مسجد مین رکھنے دیا
ہوئی کشت امید کی بارور
رہا حمل اک زوجہ شاہ کو
مبدل ہوے وہ خوشی ساتھ سب
کہ اک نیک اختر کری ہی طلوع
جسے مہر و مہ دیکھ شیدا ہوا
رکھا نام اوسکا شہ بی نظیر
کہ پیدا ہوا وارث تاج و تخت
غلامی کرین اوسکی خاقان چین
نہو تجھسے مایوس امیدوار
اونھین خلعت و زر کا انعام دے
کہ نقار خانے مین دو حکم جا
لگا ہر جگہ بادلہ اور زری
شتابی سے نقارونکو سینک سانک
کہ دون دون خوشی کی خبر کرین اندون
بنا منہ سی پھر کی لگا اوسپہ ساز
اسانا لگا بجنے اور اوسگھڑی
لگی بھرنے زیل اور کھج مین ہم
کہ لڑکی کی ہونے کی نوبت ہوئی
لگے کھینچنے زر کی تو دی فقیر
وزیرونکو الماس و لعل و گہر

اسی بات کا اوسکی تھا دل پہ داغ — نہ رکھتا تھا وہ اپنے گھر کا چراغ — دونوں کا عجب اوسکے یہ پھیر تھا — کہ اوس روشنی پر یہ اندھیر تھا

وزیرونکو اک روز اوسنے بلا — جو کچھ دل کا احوال تھا سو کہا — کہ مین کیا کرونگا یہ مال و منال — فقیر یکا ہی میرے دل کو خیال

فقیر اب مجھے تخت کرون کیا علاج — نہ پیدا ہوا وارث تخت و تاج — جوانی تو میری گئی سر بسر — نمودار پیری ہوئی سر بسر

در یغا کہ عہد جوانی گذشت — جوانی مگو زندگانی گذشت — بہت ملک پر جان کھویا کیا — بہت فکر دنیا مین سویا کیا

نہ ہے بے تمیزی وہ جا اصلی — کہ از فکر دنیا و دین غافلی — نہو ذرہ تجھکو کبھی اضطراب — وزیرون نے کی عرض کا ہی آفتاب

فقیری جو کیجے تو دنیا کی سا — نہین خوب جانا او دھر خامی ہا — کرو سلطنت لیکن اعمال نیک — کہ تا دو جہا مین رہی حال نیک

جو عاقل ہون وہ سوچین ٹک رہین — کہ ایسا نہو وے کہ پھر سب کہین — تو کار زمین انکو ساختی — کہ بر آسمان نیز پرداختی

یہ دنیا جو ہی مزرع آخرت — فقیر ہین ضائع کرو اسکو مت — کہ وان جا کے آخر سمن بھی طیار لو — عبادت سے اس کشت کو آب دو

رکھو یاد عدل و سخاوت کی بات — کہ اس فیض سے ہی تمھاری نجات — سوا اسکا تردد بھی کرتے ہین ہم — مگر ہان یہ اولاد کا ہی جو غم

عجب کیا کہ ہووے تمھارے خلف — کرو تم نہ اوقات اپنی تلف — نہ لاؤ کبھی یاس کی گفتگو — کہ قران مین آیا ہے لا تقنطو

بلاتے ہین ہم اہل تنجیم کو — نصیبونکو اپنے ذرا دیکھ لو — ولے اہل تنجیم کو بھیجے خط — کہ ہین بر وسب وہ شہر کے گئے

نجومی و رمال اور برہمن — غرض یاد تھا جنکو اوس ڈھب کا فن — جو ہین بر وسب وہ شہر کے گئے

پڑا جب نظر وہ شہ تاج و تخت — دعا دی کہ ہون شہ کی بیدار بخت — کہا شہ نے مین تمسے کہتا ہون کام

کیا قاعدے سے ٹھہر کر سلام — مرا ہی سوال اوسکا لکھو جواب — نکالو ذرا اپنی اپنی کتاب

نصیبو نمین دیکھو تو میرے کہین — کسی سے بھی اولاد ہی یا نہین

یہ سنکر وہ رمال طالع شناس — لگے کھینچنے زائچے بیقیاس — لگا دھیان اولاد کا اوسکے ساتھ

جو پھینکین تو شکلین کئی بیٹھین ل — کئی شکل سے دل گیا اوسکا کھل — کہ ہی گھر مین امید کے کچھ خوشی

جماعت نے رمال کی عرض کی — کہ ہی گھر مین امید کے کچھ خوشی

یہ سن ہمسے ای عالمونکی شفیق — بہت ہمنے تکرار کی ہر طریق — تو ایک ایک نقطہ ہی فرد خوشی

بیاض اپنی دیکھی جو اس ل کی — تو ایک ایک نقطہ ہی فرد خوشی

ہی اس بات پر اجتماع تمام — کہ طالع مین فرزند ہی تیرے نام — زن و زوج کی شکل مین ہی فرح — بیا کر مے وصل کا تو قدح

نجومی بھی کہنے لگے در جواب — کہ ہمنے بھی دیکھی ہی اپنی کتاب — نحوست کے دن سب گئے ہین نکل — عمل اپنا سب کر چکا ہی زحل

ستارون نے طالع کی بدلی ہین طور — خوشی کا کوئی دن مین آتا ہی دور — تو دیکھا کہ ہی نیک سبکی نظر

کیا پنڈتون نے جو اپنا بچار — تو کچھ اونگلیون پر کیا پھر شمار — نظر کی جو تسدیس و تثلیث پر — تولا اور برچھیک پر کر نظر

کہا رام جی کی ہی تجھپر دیا — جنم تیرا شاہ کا دیکھکر — تولا

پیندرمان سا بالک تیرے ہوگا — سکلتے ہین ابتو خوشی کی بچن — نہو گر خوشی تو نہین برہمن

مہاراج کی ہونگی مقصد شتاب — نصیبون نے کی آپکے یاوری — کہ آئی ہی اب پانچون مشتری

کہ آیا ہی اب پانچوان آفتاب — دلیکن مقدر ہی کچھ اور بھی — کہ ہین اس بھلی مین بری طور بھی

مقرر ترے چاہیے موہیر — کہ دیتی ہی یون اپنی پوتھی خبر — نہ آئی یہ خورشید بالای بام — بلندیسے خطرہ ہی اسکو تمام

یہ اولاد کا تو ہوگا دکھ کیا کہین — خطر ہی اسے بارھوین گھر مین

پلنگو نکا ہی بلکہ چیستا ہی — کمر آبند جاوے ہماری کوئی — خبر اوسکی سنکر یہ گیندا آپ چلا
جو کچھ دل مین گیندے کی آوے خیال — تو بھاگی اوس آگے سپر اپنی ڈال — کھڑی ارنی ہوئے ہین سر جوڑ جوڑ — کہ جی کون دیتا ہی بہدے ہوڑ
اطاعت کے حلقے دیکھا کے جو فیل — پلک اوسکی آنکھو نمین ہو رہی نیل — سو وہ تو اطاعت مین یکدست ہین — نشے مین محبت کی سب مست ہین
اوسکے لیے گو کہ ہین یہ بہادر — قدم اپنی رکھتے ہین سب گاڑ گاڑ — کہ شاید مشرف سوار یسی ہون — سرافراز چلکر عماری سی ہون

عجز و انکسار مصنف اور غرض کرنا داستان کا

چلن سب یہ کچھ جو ہوئے ہین حیوان کے — تو پھر حق بجانب ہو انسان کے
کہے نہ جو صحبت کی اوسکی ہوس — وے کیا کرین جو نہو دسترس
خلک بارگاہ ملک درگہا — جدا مین جو قدمو نسی تیری رہا — نہ کچھ عقل نے اور نہ تدبیر نے — رکھا مجکو محروم تقدیر نے
پر اب عقل نے میرے کھولے ہین گوش — دیا ہی مدد سے تری مجکو ہوش — دور فکر سے گوندھ لایا ہون کی
لے آیا ہون خدمت مین بہر نیاز — سو مین اک کہانی بنا کر نئی — بحق علی و بآل رسول
رہین شاد و آباد کل خیر خواہ — یہ امید ہی پھر کہ ہون سرفراز — مرا عذر تقصیر ہووے قبول
اب آگے کہانی کی ہی داستان — پھرین اس گھرانے سی دشمن تباہ — رہے جاہ و حشمت ترا یہ مدام — بحق محمد علیہ السلام

آغاز داستان

کسی شہر مین تھا کوئی بادشاہ — کہ تھا وہ شہنشاہ گیتی پناہ — بہت حشمت و جاہ و مال و منال — بہت فوج سی اپنی فرخندہ حال
کئی بادشہ اوسکو دیتے تھے باج — ختا و ختن سے وہ لیتا خراج — کوئی دیکھتا آکے جب اوسکی فوج — تو کہتا کہ ہی بحر ہستی کی موج
طویلے کے اوسکے جو ادنے تھے خر — اونھین نعلبند یمین ملتا تھا زر — جہانتک کہ سرکش تھے لشکر کے — وہ اوس شہر کی رہتے تھے قدمون لگے
رعیت تھی آسودہ و بیخطر — نہ غم مفلسی کا نہ چوری کا ڈر — عجب شہر تھا اوسکا نیو سواد — کہ قدرت خدائی کی آتی تھی یاد
لگے تھے ہر اک جا پہ دان سنگ و خشت — ہر اک کوچہ اوسکا تھا رشک بہشت — زمین سبز و سیراب عالم تمام — نظر کو طراوت دہان صبح و شام
عمارت تھی گچ کی وہان ہر طرف — کہ گذری صفائی سے جسپر نظر — کہین چاہ مینع کہین حوض نہر
کرون اوسکی وسعت کا کیا مین بیان — کہ جون اصفہان تھا وہ نصف جہان — ہنرمند واں اہل حرفہ تمام — ہر اک نوع خلقت کا تھا ازدحام
یہ بیچ بازار تھا چوک کا — کہ ٹھہرے جہان بس وہین دل لگا — جہانتک کہ رستے تھے بازار کے — کہے تو کہ دستے تھے گلزار کے
وہ پختہ مکانون کے دیوار و در — سپیدی پہ جسکی نہ ٹھہری نظر — صفا پر جو اوسکی نظر کر گئے — اوسے دیکھ کر سنگ مرمر گئے
کہون قلعے کی اوسکی مین کیا شکوہ — گئے دب بلندی کو دیکھا اوسکی کوہ — وہ دولتسرا خانہ نور تھا — سدا عیش و عشرت سے معمور تھا
ہمیشہ خوشی رات دن سیر باغ — نہ دیکھا کسی دل پہ جز لالہ داغ — سدا عیش و عشرت سے تھا اگ رنگ — نتھا زیست سے اپنی کوئی بہ تنگ
غنی وان ہوا جو کہ آیا تباہ — عجب شہر تھا وہ عجب بادشاہ — نہ دیکھا کسی نے کوئی وان فقیر — ہوی اوسکی دولت سے گھر گھر امیر
کہانتک کہون اوسکا جاہ و حشم — محل و مکان اوسکا رشک ارم — سدا ماہرویون سے صحبت رہی — سدا جامہ زیبونسی رغبت رہی
ہزارون پری پیکر اوسکی غلام — کمر بستہ خدمت مین جانثار مدام — مگر ایک اولاد کا تھا الم — کسی طرحکا وہ نہ رکھتا تھا غم

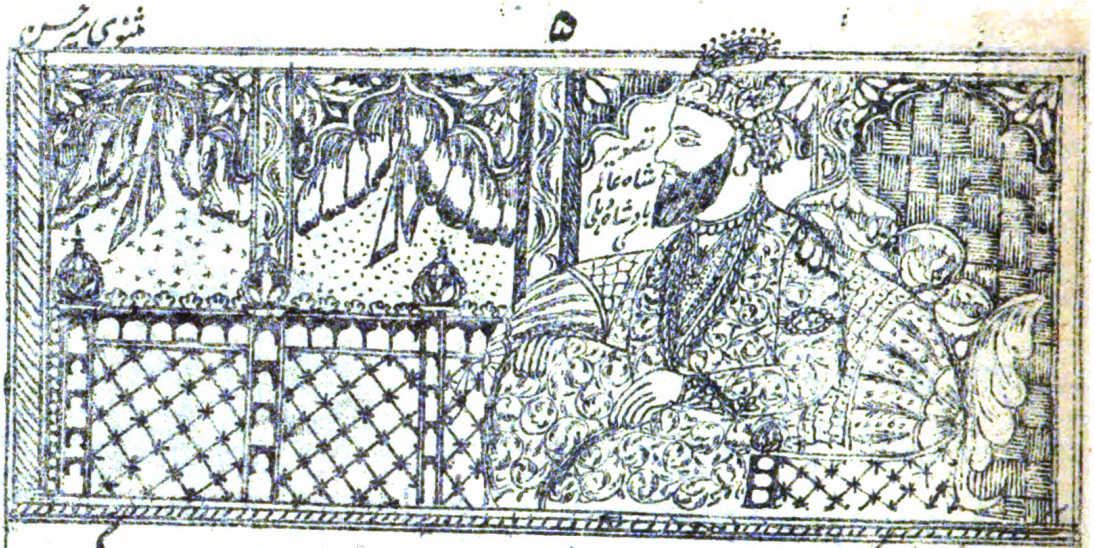
بیان شجاعت کا

ہر اک کام اوسکے جہانکی مراد — فلاطون طبیعت ارسطو نژاد
جب ایسا وہ پیدا ہوا ہی بشر — سب اوسکو دیا ہی یہ کچھ مال و زر
لکھون گر شجاعت کا اوسکی بیان — اجل کا طپانچہ قسم اوسکی کھائے
کری جسجگہ زور اوسکا نمود — نظر آئے دشمن سے میدان صاف
اگر بیحیائی سے کوئی عدو — کہ سر پکڑی اوسکی روئے اجل
نہو کیونکہ وہ تیغ برق غضب — نکل آئی یہ گر پڑے وہ اوگل
لگا دی اگر کوہ پر ایک بار — تہور سی ہیبت بھی اوسکی ڈری
اور اوس پر ہی یہ حلم و حیا — ہر اک فن مین ماہر ہی وہ شخص
سخندان سخن سنج شیرین بیان — غوامض ہین سب سہل اونکو مکان

قلم ہو مرا رستم داستان — غضب سے وہ ہاتھ اپنا جسپر اوٹھائے
دل آہن اوسپا پہ ہووے کبود — چلے تیغ گر اوسکی روز مصاف
ملا دیوی اوس تیغ سے منہ کبھو — تو ایسی ہی کھا کر گری سر کے بل
کہ برش کی تشدید جوہر ہین سب — ہوئی ہم قسم اوسکی تیغ اجل
گذر جای یون جیسے صابن ہی تار — غضب سے غضب اسکے کانپا کری
کہ ہی خلق کا جیسے دریا بہا — جہانتک کہ ہین علم و کسب و کمال
وزیر جہان و وحید زمان — سخن کی نہین اوس سے پوشیدہ بات

سلیقہ ہر اک فن مین ہر بات مین — نکلتی نئی بات دن رات مین
نہو اوسکو کیونکر ہوا شکار — تہور شعار اونکا ہی یہ شعار
تہا زاخر و دست عشق اگا — کہ آیدی صید دلہا بکار
ز مہر شش دل آہوان سوختہ — بفتراک او چشمہا دوختہ
نہو تا اگر اوسکو عزم شکار — درندون ہی بچتا نہ شہر و دیار
یہ انسان پر اوسکا احسان ہی — کہ بخوف انسان کی جان ہی
رکھا صید بحری پہ جسنے مدام — لیا پشت پر اپنی ماہی ذی جاں
نہ سمجھو نکلتی ہی دریا مین جس — مگر اپنا دستہ ہین جی جانکر
پرندونکو رہتی ہی اوسکی ہوا — چرندونکا دل اوسطرف ہی لگا


تصویر نواب آصف الدولہ بہادر کی



مدح وزیر الممالک جناب نواب آصف الدولہ بہادر کی

فلک رتبہ نواب عالیجناب — کہ ہی آصف الدولہ جسکا خطاب — وزیر جہان حاکم عدل و داد — ہی آبادی ملک جسکی مراد

جہان عدل سی اوسکی آباد ہی — غریبون فقیرون کا دل شاد ہی — پھری بھاگتا مور سی فیل مست — زبردست ظالم پہ ہی زیردست

کتان پر کری مہ اگر بد نظر — تو آدھا ادھر ہو اور آدھا ادھر — کسیکا اگر مفت لیوے نزف دل — تو کھایا کرے پیچ وہ متصل

وہ انصاف سی جو گذرتا نہین — کسی پر کوئی شخص مرتا نہین — نہو باگھ بکری مین کچھ گفتگو — اگر اوسکا چیتا نہو دی کبھو

گر آواز سن صید کی کچھ کہے — تو باز آئے چیخ کہ بہری رہے — پھری شمع کی گرد گر آکے چور — صبا کھینچ لیجاوے اوسکو بزور

نہ لے جب تلک شمع پروانگی — پتنگے کے پر کو نہ چھیڑی کبھی — اگر آپ سی اوسپہ وہ آگرے — تو فانوس مین شمع چھپتی پھرے

گر احیاناً اوسکے جلیسون مین بال ور — اوسے عدل کی جو طرح یاد ہے — کسیسے یاد ہی یہ خداداد ہے

ستم اوسکی باتھون سی رویا کرے — سدا فتنہ و شر سویا کرے — گھرون مین فراغت سی سوتی ہین سب — پڑی گھر مین چورانپڑوتی ہین سب

وہ ہی باعث امن خسرو کا ان — کہ ہی نام سی اوسکی مشتق امان — کہ ہی نام سی اوسکی مشتق امان

بیان سخاوت کا

بیان سخاوت کرون جو رقم — تو زر ریز کاغذ پہ ہووی قلم — نظر سے توجہ کی دیکھا جدھر — دیا مثل نرگس اوسی سیم و زر

سخاوت یہ اونسی کی اوسکی ہی — کہ اکدن دو شانی دیے سات کی — سوا اسکے ہی اور یہ داستان — کہ ہو جسپہ قربان حاتم کی جان

ہوئی کم جو اکبار کچھ زر نکال — غریبون کا دم سا نکلنے لگا — تو کل کا بھی پانون جلنے لگا

وزیر الممالک نے تدبیر کر — محلہ محلہ کیا حکم یہ — کہ ناڑی سی اس عملی کھولین گرہ

یہ چاہا کہ خلقت کسی طرح جیے — کئی لاکھ لاکھ ایکدن مین دیے — لیا ہاتھ نے اوسکی گر تونکو تھام

یہ بندہ نوازی یہ جان پروری — یہ آئین سرداری و سروری — تکلف ہی آگی سخاوت کا نام

فقیرونکی ہی یان تلک تو بنی — کہ ایک ایک یان ہو گیا ہی غنی — چٹک کی کلی کی نہو دی صدا

نہو اوسکا شامل جو برگرم — اثر ابر نیسان سی ہووے عدم — قوج لیکے نرگس جو ہووے کھڑی — تو مجلس سے جاوے وہین پین پڑی

علی کا عدو دوزخی دوزخی — علی کا محب جنتی جنتی — نبی و علی فاطمہ اور حسن — حسنین ابن حیدر یہ ہین پنجتن
ہوئی اونپہ وجگ کی عجب تی تمام — اونھونپر درود اور اونھونپر سلام — علی سے لگاتا بہ مہدی دین — یہ ہین ایک نور خدای برین
اونھون سے ہی قائم امامت کا گھر — کہ بارہ ستون ہین یہ اثنا عشر — صفیرہ کبیرہ سبی یہ پاک ہین — حساب عمل سی یہ بیباک ہین

تعریف اصحاب پاک رضوان اللہ علیہم

ہوا یان سے ظاہر کمال رسول — وہ اصحاب کیسے کہ احباب ہین — خدا نے اونھون کو کہا مومنین — کہ بہتر ہوئی سب سے آل رسول
سلام اونپہ جو اونکے اصحاب ہین — وہ ہین زینت آسمان و زمین
خدا اونسے راضی رسول اونسے خوش — علی اونسے راضی بتول اونسے خوش

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

ہوئی فرض اونکی ہمین دوستی — کہ ہین دل سے وہ جان نثار نبی
الٰہی بحق علی و باصحاب دین — بحق بتول و بآل رسول — کرون عرض جو مین سنو ہو وہی مقبول
الٰہی مین بندہ گنہگار ہون — گنا ہون مین اپنے گرانبار ہون — مجھے بخشیو میرے پروردگار — کہ تو ہے کریم اور آمرزگار
مری عرض یہ ہی کہ جبتک جیون — شراب محبت کو تیری پیون — سوا تیری الفت کے اور سب سے ہیچ — یہی ہو نہو اور کچھ ہیچ پیچ
جو غم ہو تو ہو آل احمد کا غم — سوا اس الم کے نہو کچھ الم — بحق حسن اور بحق حسین — رہے سب طرح سے مرا دل کو چین
کسی سے نکرنی پڑے التجا — تو کر خود بخود میری حاجت روا — صحیح اور سالم سدا مجکو رکھ — خوشی سے ہمیشہ خدا مجکو رکھ
مری آل و اولاد کو شاد رکھ — مری دوستونکو تو آباد رکھ — مین کہتا ہون بنکا نباہ ی کریم — سدا رحم کر اونپہ تو ای رحیم
جیون آبرو اور حرمت کے ساتھ — رہون مین عزیزون مین عزت کے ساتھ — بر آوین مرے دین و دنیا کے کام — بحق محمد علیہ السلام

تعریف سخن

پلا مجھکو ساقی شراب سخن — کہ مفتوح ہو جس سے باب سخن
سخن کی مجھے فکر دن رات ہی — سخن ہی تو ہی اور کیا بات ہی
سخن کے طلبگار ہین عقلمند — سخن ہی ہی نام نکویان بلند — سخن کی کرین قدر دان کار — سخن نام اونکا رکھے برقرار
سخن ہی وہی شخص رکھتے ہین کام — جنھین چاہیے ساتھ نیکی کی نام — سخن ہی سلف کی بھلائی رہے — زبان قلم سے بڑائی رہے
کہان رستم و گیو افراسیاب — سخن ہی رہی یادگار نقل خواب — سخن کا صلہ یاز میتے رہے — جواہر سدا مول لیتے رہے
سخن کا سدا گرم بازار ہی — سخن سنج اوسکا خریدار ہی — رہی جب تلک داستان سخن — الٰہی رہین قدر دان سخن

مدح شاہ عالم بادشاہ غازی بہادر کی

خدیو فلک شاہ عالی گہر — زمین بوس ہون جسکے شمس و قمر — جہان اوسکی پر تو سی ہی کامیاب — وہ ہی برج اقلیم مین آفتاب
اوسی مہر سے ہی منور یہ ماہ — جہان ہووے اور ہو جہاندار شاہ — وہ مہر منور یہ ماہ منیر — اور اوسکا یہ نجم سعادت وزیر



مدح وزیر الممالک جناب نواب آصف الدولہ بہادر کی

فلک رتبہ نواب عالیجناب — کہ ہی آصف الدولہ جسکا خطاب — وزیر جہان حاکم عدل و داد — ہی آبادی ملک جسکی مراد

جہان عدل سی اوسکی آباد ہی — غریبون فقیرون کا دل شاد ہی — پھری ہی بھاگتا مور سی فیل مست — زبردست ظالم پہ ہی زیردست

کتان پر کری مہ اگر بد نظر — تو آدھا ادھر ہو در آدھا اودھر — نسیکا اگر مفت لے زلف ل — تو کھایا کرے پیچ وہ متصل

وہ انصاف سے جو گذرتا نہین — کسی پر کوئی شخص مرتا نہین — نہو باگھ بکری مین کچھ گفتگو — اگر اوسکا چیتا نہو دی کبھو

گر آواز سن صید کی کچھ کہے — تو باز آئے چیخ کہ بہری رہے — پھری شمع کی گرد گر آکے چور — صبا کھینچ لیجاوے اوسکو بزور

نہ لے جب تلک شمع پر داغگی — پتنگے کے پر کو نہ چھیڑی کبھی — اگر آپ سے او سپہ وہ آگر سے — تو فانوس مین شمع چھپتی پھرے

گر احیاناً اوسکے جلیدن پہ بال — تو گلگیر لے شمع کا کاٹ سر — لوے عدل کی جو طرح یاد ہے — کسے یاد ہی یہ خداداد ہے

ستم اوسکی باتھون سی رویا کرے — سدا فتنہ و ہر سویا کرے — گھر و نمن فراغت سے سوتی ہین سب — پڑی گھر مین چور انپڑے ہین سب

وہ ہی باعث امن خسرو کلان — کہ ہی نام سی اوسکی مشتق امان

بیان سخاوت کا

بیان سخاوت کرون جو رقم — تو زر ریز کاغذ پہ ہووی قلم — نظر سے توجہ کی دیکھا جدھر — دیا مثل نرگس اوسی سیم و زر

سخاوت یہ اوسنے سی اکی اوسکی ہی — کہ اکدن دو شالی دیے سات سی — سوا اسکے ہی اور یہ داستان — کہ ہو جسپہ قربان حاتم کی جان

ہوئی کم جو اکبار کچھ زر نکال — غریبون کا دم سانسکلنے لگا — تو کل کا بھی پانون جلنے لگا

وزیر الممالک نے تدبیر کر — خدا کی دیا راہ مین مال و زر — محلہ محلہ کیا حکم یہ — کہ ناڑی سی اس عملی کھولکین گر

یہ چاہا کہ خلقت کسی حیف سے — کئی لاکھ لاکھ ایکدن مین دیے — یہ لغزش پڑی ملک مین جو تمام — لیا ہاتھ نے اوسکی گر تونکو تھام

یہ بندہ نوازی یہ جان پروری — یہ آئین سرداری و سروری — ہوئی فات پر اوس سخیکی تمام — تکلف ہی آگے سخاوت کا نام

فقیرونکی ہی یان تلک تو بنی — کہ ایک ایک یان ہو گیا ہی غنی — یہ کیا دخل آواز دی جو گدا — چٹک کی کلی کی نہو دی صدا

نہو اوسکا شامل جو برگ کرم — اثر ابر نیسان سی ہووے عدم — فوج لیکے نرگس جو ہووے کھڑی — تو مجلس سے جاوے زمین مین گڑی

علی کا عدو دوزخی دوزخی — علی کا محب جنتی جنتی — نبی و علی فاطمہ اور حسن — حسنین ابن حیدر یہ ہین پنجتن
ہوئی اونپہ جگ کی تمام — اونپہ سلام — علی سے لگاتا بہ مہدی دین — یہ ہین ایک نور خدای برین
اونھون سے ہی قائم امامت کا گھر — کہ بارہ ستون ہین یہ اثنا عشر — صغیرہ کبیرہ سی یہ پاک ہین — حساب عمل سی یہ بیباک ہین

تعریف اصحاب پاک رضوان اللہ علیہم

ہوا یان سے ظاہر کمال رسول — کہ بہتر ہوئی سب سے آل رسول
سلام اونپہ جو اونکے اصحاب ہین — وہ اصحاب کیسے کہ احباب ہین — خدا نے اونھون کو کہا مومنین — وہ ہین زینت آسمان و زمین
خدا اونسے راضی رسول اونسے خوش — علی اونسے راضی بتول اونسے خوش

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

ہوئی فرض اونکی ہمین دوستی — کہ ہین دل سے وہ جان نثار نبی
الٰہی بحق رسول امین — بحق علی و باصحاب دین — بحق بتول و بآل رسول — کرون عرض جو مین سنو ہو قبول
الٰہی مین بندہ گنہگار ہون — گنا ہون مین اپنے گرانبار ہون — مجھے بخشیو میرے پروردگار — کہ تو ہے کریم اور آمرزگار
مری عرض یہ ہے کہ جبتک جیون — شراب محبت کو تیری پیون — سوا تیری الفت کے اور سب ہے ہیچ — یہی ہو نہو اور کچھ ہیچ مدہیچ
جو غم ہو تو ہو آل احمد کا غم — سوا اس الم کے نہو کچھ الم — بحق حسن اور بحق حسین — رہے سب طرح سے مرا دل کو چین
کسی سے نکرنی پڑے التجا — تو کر خود بخود میری حاجت روا — رہے سب طرح سے مرا دل کو چین — خوشی سے ہمیشہ خدا مجکو رکھے
مری آل و اولاد کو شاد رکھ — مری دوستونکو تو آباد رکھ — مین کہتا ہون بنکے تمنای کریم — سدا رحم کر اونپہ تو ای رحیم
جیون آبرو اور حرمت کے ساتھ — رہون مین عزیزو مین عزت کے ساتھ — برآوین مرے دین و دنیا کے کام — بحق محمد علیہ السلام

تعریف سخن

پلا مجھکو ساقی شراب سخن — کہ مفتوح ہو جس سے باب سخن
سخن کی مجھے فکر دن رات ہے — سخن ہی تو ہے اور کیا بات ہے
سخن کے طلبگار ہین عقلمند — سخن ہے ہی نام نکویان بلند — سخن کی کرین قدر مردان کار — سخن نام اونکا رکھے برقرار
سخن ہے وہی شخص رکھتے ہین کام — جنھین نے بچایا ہے ساتھ نیکی کے نام — سخن ہے سلف کی بھلائی رہے — زبان قلم سے بڑائی رہے
کہان رستم و گیو و افراسیاب — سخن ہے ہی رہی یادگار نقل خواب — سخن کا صلہ یار دیتے رہے — جواہر سدا مول لیتے رہے
سخن کا سدا گرم بازار ہے — سخن سنج اوسکا خریدار ہے — رہے جب تلک داستان سخن — الٰہی رہین قدردان سخن

مدح شاہ عالم بادشاہ غازی بہادر کی

خدیو فلک شاہ عالی گہر — زمین بوس ہون جسکے شمس و قمر — جہان اوسکی پر تو سے ہے کامیاب — وہ ہے برج اقلیم مین آفتاب
اوسی مہر سے ہے منور یہ ماہ — جہان ہووے اور ہو جہاندار شاہ — وہ مہر منور یہ ماہ منیر — اور اوسکا یہ نجم سعادت وزیر

کہ عاجز ہی یان انبیا کی زبان — زبان قلم کو یہ قدرت کہان — اس عہدے سے کوئی بھی نکلا نہین — سوا عجز درپیش یان کچھ نہین

وہ معبود یکتا خدای جہان — کہ جسنے کیا کون مین کون و مکان — دیا عقل و ادراک اوسنے ہمین — کیا خاک سے پاک اوسنے ہمین

پیمبر کو بھیجا ہمارے لیے — وصی اور امام اوسنی پیدا کیے — جہان کو اونھون نے دیا انتظام — بڑائی بھلائی سو جھائی تمام

دکھائی اونھون نے ہمین راہ راست — کہ تا ہو نہ اوس راہ کی باز خواست

سو وہ کونسی راہ شرع نبی — کہ رستے کو جنت کے سیدھی گئی

نعت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کون یعنی رسول کریم — نبوت کے دریا کا دُرِ یتیم — ہوا گو کہ ظاہر مین امی لقب — پہ علم لدنی کھلا دل پہ سب

بغیر از لکھے اور کیے بے رقم — چلے حکم پر اوسکے لوح و قلم — ہوا علم دین اوسکا جا آشکار — گذشتہ ہوے حکم تقویم پار

اوٹھا کفر اسلام ظاہر کیا — جنونکو خدائی سے باہر کیا — کیا حق نے نبیونکا سردار اوسے — بنایا نبوت کا حقدار اوسے

نبوت جو کی حق نے اوسپر تمام — لکھا اشرف الناس خیر الانام — بنایا سمجھ بوجھکر خوب اوسے — خدائی کیا اپنا محبوب اوسے

کہون اوسکے رتبے کا کیا مین بیان — کھڑی ہون جہان بانده صف مرسلان — مسیح اوسکے خرگاہ کا پارہ دوز — تجلی طور اوسکی مشعل فروز

خلیل اوسکے گلزار کا باغبان — سلیمان ہے کئی مہرہ دار اوسکے وان — خضر اوسکی سرکار کا آبدار — زرہ ساز داؤد سے وان ہزار

محمد کے مانند جگ مین نہین — ہوا ہی نہ ایسا نہوگا کہین — یہ تھی رمز جو اوسکے سایا نتھا — کہ رنگ دوئی وان تک آیا نتھا

نہونی کے سایہ کا تھا یہ سبب — ہوا صرف پوشش مین کعبہ کی سب — وہ قد اسلیے تھا نہ سایہ فگن — کہ تھا گل وہ اک معجزی کا بدن

بنا سایہ اوسکا لطیف اسقدر — نہ آیا لطافت کی باعث نظر — عجب کیا جو اوس گل کے سایہ نہو — کہ تھا وہ گل قدرت حق کی بو

خوشا آیا نہ سائی کو ہونا جدا — اوسی نور حق کے رہا زیر پا — نہ ڈالی کسی شخص پر اپنی چھانون — کسیکا نہ منہ دیکھا دیکھی اوسکی یان

وہ ہوتا زمین گیر کیا فرش پہ — قدم اوسکے سایہ کا تھا عرش پر — نہونی کی سائے کے اک وجہ اور — مجھے خوب سوجھی یہ ہر شرط غور

جہانتک کہ تھے یانکے اہل نظر — سمجھ مایہ نور کحل البصر — سبھون نے لیا پتلیون پر اوٹھا — زمین پر نہ سائی کو گرنے دیا

سیاہی کی پتلی کا ہی یہ سبب — وہی سایہ پیغمبر ہی آنکھون مین اب — وگرنہ یہ تھی چشم اپنی کہان — اوسی سے یہ روشن ہے سارا جہان

منقبت حضرت امیر المومنین علیہ السلام

نظر سے جو غائب وہ سایہ رہا — کہ بھائیکا بھائی وصی کا وصی — ہوئی جو نبوت نبی پر تمام — ملائک کے دل مین سمایا رہا

نہین ہمسر اوسکا کوئی جز علی — نبی آفتاب و علی ماہتاب — علی دین و دنیا کا سردار ہے — ہوئی نعمت اوسکی وصی پر تمام

جہان فیض ہی اونکی ہی کامیاب — بہار ولایت کا باغ سُبل — علی راز دار خدا و نبی — کہ مختار کے گھر کا مختار ہے

ہوا رِ امامت کے گلشن کا گل — علی بندۂ خاص درگاہ حق — علی ولی ابن عم رسول — خبردار سرِ خفی و جلی

کہے یون جو چاہی کوئی بیر سے — یہ نسبت علی کو نہین غیر سے — خدا نفس پیغمبر ش خواندہ است — لقب شاہ مردان و زوج بتول

یہان بات کی آب بھائی نہین — نبی اور علی مین جدائی نہین — نبی و علی ہر دو نسبت بہم — دو تا و یکی چون زبان قلم — وگر ہر فضیلت بکس ماندہ است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرون پہلی توحید یزدان رقم
جھکا جسکے سجدہ کو اول قلم
سر لوح پر کھہ بیاض جبین
کہا دوسرا کونسی تجھسا نہین

قلم پھر شہادت کی انگلی اوٹھا
ہوا حرف زن یون کہ رب العلا
نہین تیرا کوئی نہوگا شریک
تری ذات ہی وحدہٗ لاشریک

پرستش کے قابل ہی تو ای کریم
کہ ہی ذات تیری غفور الرحیم
رہ حمد مین تیری عزوجل
تجھے سجدہ کرتا چلون سر کے بل

وہ الحق کہ ایسا ہی معبود ہے
قلم جو لکھے اوس سے افزود ہے
سبھونکا وہی دین و ایمان ہے
یہ ہین دل تمام اور وہی جان ہے

تر و تازہ ہی اوس سے گلزار خلق
وہ ابر کرم ہی ہوادار خلق
اگرچہ وہ بیفکر و غیور ہے
ولے پرورش سبکی منظور ہے

کسی سی نہ برآوی کچھ کام جان
جو وہ مہربان ہی تو کل مہربان
اگرچہ بیان کیا ہی اور کیا نہین
پر اوس بن تو کوئی کسیکا نہین

موی پر نہین اوس سے رفت و گذشت
رہا کون اور کسکی ہابت ہی
سوی اور جیتے وہی ہی وہی

نہان سب مین اور سب ہین اوسمین آشکار
یہ سب اوسکے عالم ہین ہزوہ ہزار
وہی سب ہین اور اوس سے وہ ہی سب سے بیمثل
ہمیشہ سے ہی اور رہیگا ہمیش

چمن مین ہی وحدت کے یکتا وہ گل
کہ مشتاق ہین جسکی یان جزو کل
اوسی سی ہی کعبہ اوسی کی کنشت
اوسیکا ہی دوزخ اوسیکا بہشت

جسے چاہی جنت مین یوی مقام
جسے چاہی دوزخ مین رکھی مدام
وہ ہی مالک ملک دنیا و دین
ہی قبضے مین اوسکی زمان و زمین

سدا بی نمود و نکی اوس سے نمود
دل بیگانگا ہی اوس سے کشود
اوسیکی نظر سی ہی ہم سبکی دید
اوسیکے سخن پر ہی گفت و شنید

وہی نور ہی سب طرف جلوہ گر
اوسیکے یہ ذری ہین شمس و قمر
نہین اوس سے خالی غرض کوئی شی
وہ کچھ شے نہین ہی ہر اک شی مین ہے

نگوہر مین ہے وہ نہ ہی سنگ مین
ولیکن چمکتا ہی ہر رنگ مین
وہ ظاہر مین ہر چند ظاہر نہین
پہ ظاہر کوئی اوس سے باہر نہین

تامل سے کیجے اگر غور کچھ
تو سب کچھ وہی ہی نہین اور کچھ
اوسی گل کی ہی بوی خوشبو گلاب
پھرے ہی لیے ساتھ دریا حباب

پر اوس جوش مین آکی بتا نہین
سمجھنے کی ہی بات کہنا نہین
قلم گو زبان لاوے اپنی ہزار
لکھے کس طرح حمد پروردگار

Masnavie Meer Hassan

INSTITUTE INDIAN

بعون صناع مکین و مکان فضل خلاق دو جہان

مثنوی میر حسن کی بافضیلت



مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ زینت چھپی

Masnawī-ē-Mīr Ḥasan.

15-D-4.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.